

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا تَنَالَتْ أُنُفُسُ كَرِيهَاتِكُمْ وَأَمَّا لَكُمْ مِنْكُمْ مَتَابِعُ

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

امام مہدیؑ کے متعلق احادیث و روایات کا سب سے جامع و مفصل
تفصیلی و تحقیقی مضمون ہے۔ اس میں امام مہدیؑ کے متعلق احادیث و روایات کا
تفصیلی و تحقیقی مضمون ہے۔ اس میں امام مہدیؑ کے متعلق احادیث و روایات کا

مؤلف
محترمہ ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب
استاذ کرامت و حقیقت

مؤلف
محترمہ ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب
استاذ کرامت و حقیقت

اسلام میں
امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

حضرت مولانا محمد رفیع خاں صاحب مدظلہ العالی

میرزا محمد تقی قزوینی
چاپخانه دارالشعائر

بیش العلوم

۲۰۰۶ء - ۲۰۰۷ء: ریسرچ سٹوڈنٹ، ایم اے، اسلامیات، جامعہ اسلامیہ، کراچی۔ ۲۲۸۳۸۳۳
 ۲۰۰۷ء - ۲۰۰۸ء: ڈاکٹر، ایم اے، اسلامیات، جامعہ اسلامیہ، کراچی۔ ۲۲۸۳۸۳۳
 www.baitululoom.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۵	تقریب (حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب)	۱
۱۶	کلمات بارگاہ (حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب)	۲
۱۷	تقریب (حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب)	۳
۱۸	پیش لفظ (حضرت مولانا محمد تقی خان صاحب)	۴
۲۱	عرض مؤلف	۵
۲۴	مقدمہ کتاب (حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب)	۶
	باب اول ﴿عقیدہ ظہور مہدی﴾	
۳۰	وہ آیات جن میں امام مہدیؑ کی طرف اشارہ ہے	۷
۳۳	ظہور مہدیؑ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ	۸
۳۵	ظہور مہدیؑ کی قطعیت	۹
۳۶	امام مہدیؑ کے لیے "رضی اللہ عنہ" کا خطاب	۱۰
۳۶	حضرت مہدیؑ کے لیے "امام" کا خطاب	۱۱
۳۷	حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں اہل حق کا فتویٰ	۱۲
۳۸	امام مہدیؑ سے متعلق روایات کے راوی صحابہ کرامؓ	۱۳
۳۳	علماء کرام کی احادیث مہدیؑ کی بابت آراء	۱۴
۴۷	وہ کتابیں جن میں ضد امام مہدیؑ کا تذکرہ ہے	۱۵
۴۸	امام مہدیؑ کے بارے میں مستقل تصانیف	۱۶

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

کتاب

اسلام میں
امام مہدیؑ کی حقارت کا تصور

مؤلف

مولانا محمد تقی خان صاحب
ناشر مولانا محمد تقی خان صاحب

پیش لفظ

حضرت مولانا محمد تقی خان صاحب
ناشر مولانا محمد تقی خان صاحب

باب اہتمام

مولانا محمد تقی خان صاحب

ناشر

بیت العلوم

پیش لفظ: مولانا محمد تقی خان صاحب
پیش لفظ: مولانا محمد تقی خان صاحب
www.baitululum.com

۱۷	امام مہدیؑ افضل یا شریفین؟	۵۱
۱۸	علامہ سید علیؑ کا جواب	۵۲
۱۹	علامہ ابن حجر مکیؒ کی کا جواب	۵۳
۲۰	علامہ سید محمد برزنجیؒ کا جواب	۵۴
	باب دوم	
	﴿حضرت امام مہدیؑ کا نام و نسب﴾	
۲۱	حضرت امام مہدیؑ کا نام	۵۹
۲۲	حضرت امام مہدیؑ کا نسب	۶۳
۲۳	لفظ "عسرت" کی تحقیق	۶۵
۲۴	حضرت امام مہدیؑ حسی ہوں گے یا حسی؟	۶۷
۲۵	ایک عجیب نکتہ	۷۰
۲۶	کیا حضرت امام مہدیؑ حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے؟	۷۱
۲۷	حضرت امام مہدیؑ کا لقب اور کنیت	۷۳
۲۸	حضرت امام مہدیؑ کی جائے پیدائش	۷۶
۲۹	حضرت امام مہدیؑ کی سیرت	۷۷
۳۰	امام مہدیؑ کی قیادت	۷۷
۳۱	امام مہدیؑ کا زمانہ	۷۸
۳۲	امام مہدیؑ کی صفات	۷۹
۳۳	حضرت امام مہدیؑ کی سیرت و اخلاق کریمانہ کا اجمالی نقشہ	۸۱
۳۴	حضرت امام مہدیؑ کا علیہ مبارک	۸۳
۳۵	حضرت امام مہدیؑ کی خلافت، ملی منہاج الملیمہؑ ہوگی	۸۶

۳۶	تجلیہ	۸۷
	باب سوم	
	﴿ظہور مہدیؑ کی علامات﴾	
۳۷	علامت نمبر ۱	۹۱
۳۸	علامت نمبر ۲	۹۲
۳۹	علامت نمبر ۳-۴	۹۳
۴۰	علامت نمبر ۵ مع قاعدہ	۹۴
۴۱	علامت نمبر ۶	۹۵
۴۲	علامت نمبر ۷	۹۶
۴۳	علامت نمبر ۸	۹۷
۴۴	علامت نمبر ۹-۱۱	۹۸
۴۵	علامت نمبر ۱۲-۱۳	۹۹
۴۶	علامت نمبر ۱۴-۱۵	۱۰۰
۴۷	علامت نمبر ۱۶-۱۸	۱۰۱
۴۸	علامت نمبر ۱۹	۱۰۲
۴۹	علامت نمبر ۲۰-۲۳	۱۰۵
۵۰	علامت نمبر ۲۴-۲۵	۱۰۶
۵۱	قائدہ	۱۰۶
۵۲	علامت نمبر ۲۸	۱۰۷
۵۳	علامت نمبر ۲۹	۱۰۸
۵۴	علامت نمبر ۳۰	۱۰۹

	باب چہارم	
	ظہور مہدیؑ سے قبل کے واقعات ﴿	
۵۵	خروج سفیانی	۱۱۳
۵۶	سفیانی کا نام	۱۱۴
۵۷	سفیانی کی حکومت اور مدت حکومت	۱۱۴
۵۸	تخت سفیانی کی تختی	۱۱۶
۵۹	خروج سفیانی کی کیفیت	۱۱۷
۶۰	حمید (لڑم استحقاقی لڑم تقطعی)	۱۱۹
۶۱	سفیانی کا جھنڈا	۱۲۰
۶۲	خروج سفیانی کا ایمانی نقشہ	۱۲۱
۶۳	فائدہ	۱۲۲
	باب پنجم	
	ظہور مہدیؑ کی ترتیب زمانی کے ساتھ	
	واقعات کے تناظر میں ﴿	
۶۴	دریا بے فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا	۱۲۷
۶۵	سفیانی کی المیہ اور اسباب و فیروہ سے جنگ	۱۲۸
۶۶	سفیانی کی ترک اور روم سے جنگ	۱۲۹
۶۷	سفیانی کا فساد برپا کرنا	۱۲۹
۶۸	امام مہدیؑ کا مکہ میں روپوش ہونا	۱۳۰
۶۹	گورنر مکہ کا دھوکہ دینا	۱۳۰

۷۰	حج کی ادائیگی کا امیر کے بغیر ہونا	۱۳۱
۷۱	سات بڑے بڑے علماء کا امام مہدیؑ کو تلاش کرنا	۱۳۱
۷۲	فائدہ	۱۳۱
۷۳	امام مہدیؑ کا حجر اسود کے پاس ملنا	۱۳۲
۷۴	فائدہ	۱۳۳
۷۵	امام مہدیؑ کا بیعت لینا	۱۳۳
۷۶	امام مہدیؑ کا پہلا خطبہ	۱۳۳
۷۷	امام مہدیؑ کے اہوان و انصار	۱۳۴
۷۸	ابدال، مصائب اور نجات سے کون لوگ مراد ہیں؟	۱۳۵
۷۹	مقام بیدار میں لشکر سفیانی کا وضو	۱۳۸
۸۰	اہل خراسان پر کیا جاتی؟	۱۳۸
۸۱	خراسان سے سیاح و جہنڈوں کے ساتھ روانگی	۱۳۹
۸۲	سفیانی کے ساتھ جنگیں	۱۴۰
۸۳	کلمہ حق کہنے کی سزا	۱۴۰
۸۴	امام مہدیؑ کی کرامت	۱۴۱
۸۵	سفیانی کا بیعت کرنا	۱۴۱
۸۶	مہد شکنی	۱۴۲
۸۷	سفیانی کا قتل	۱۴۳
۸۸	مال غنیمت کی تقسیم	۱۴۳
۸۹	استحکام اسلام	۱۴۴
۹۰	فائدہ	۱۴۴
۹۱	جنگ عظیم	۱۴۴

۱۳۳	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت
۱۳۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۵	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۳۶	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۷	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۸	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۹	حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۰	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۱	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۲	حضرت عذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۳	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۴	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۵	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۶	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۷	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۸	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۹	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۰	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۱	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۲	حضرت عمرو بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۳	حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۴	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

۱۵۵	حضرت اسماء بنت جمیس رضی اللہ عنہا کی روایت
۱۵۶	حضرت قرۃ العزنی رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۷	حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۸	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۹	حضرت ابو سعید بن ابی جراح رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۶۰	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۶۱	حضرت ذی بن جبر رضی اللہ عنہ کی روایت
	باب ہفتم
	منکرین و مدعیان مہدویت
۱۶۲	منکرین و مدعیان مہدویت
۱۶۳	منکرین ظہور مہدی
۱۶۴	تنبیہ
۱۶۵	مدعیان مہدویت
۱۶۶	امام مہدیؑ کے بارے میں علامہ ابن خلدون کے نظریات کی تحقیق
۱۶۷	مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تحریر
۱۶۸	ایک ضروری وضاحت
۱۶۹	مختصر موعودۃ القرون عن ابن خلدون
۱۷۰	امراول
۱۷۱	روایات مہدیؑ صحیحین میں مروی نہیں؟
۱۷۲	ظہور مہدیؑ پر اجماع مطلق صالحین
۱۷۳	کیا بخاری و مسلم میں تمام روایات کا ہونا ضروری ہے؟

۱۷۴	شیخ یوسف بن عبد اللہ کا جواب	۲۲۵
۱۷۵	علامہ ابن کثیرؒ کی تحقیق	۲۲۵
۱۷۶	مرتب کتاب البرہان شیخ جاسم کی وضاحت	۲۲۶
۱۷۷	امردوم	۲۲۷
۱۷۸	امرسہم	۲۲۸
۱۷۹	کیا ہر جرح مقدم ہوتی ہے؟	۲۲۹
۱۸۰	امر چہارم	۲۳۰
۱۸۱	امر پنجم و ششم	۲۳۰
۱۸۲	جرح مبہم پر تہمیل مقدم ہوتی ہے	۲۳۲
۱۸۳	علامہ ابن خلدونؒ کا احادیث مہدیؑ پر تبصرہ	۲۳۳
۱۸۴	مبہم الجبر کے وقت مفسر پر محمول ہوتا ہے	۲۳۵
۱۸۵	امر ہفتم	۲۳۶
۱۸۶	حدیث "لامہدی الا عیسیٰ ابن مریم" کی توجیہات	۲۳۸
۱۸۷	فائدہ	۲۳۷
۱۸۸	شیخ یوسف بن عبد اللہ کی تحقیق و تنقید	۲۳۹
۱۸۹	مرتب کتاب البرہان کی تنقید	۲۴۱
۱۹۰	شیخ احمد شاکر کی تنقید	۲۴۳
۱۹۱	مولانا مودودیؒ کا نظریہ مہدویت	۲۴۴
۱۹۲	علامہ اقبالؒ کا نظریہ مہدویت	۲۴۹
۱۹۳	مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا نظریہ مہدویت	۲۵۶
۱۹۴	مولانا ابوالکلام آزادؒ کا نظریہ مہدویت	۲۵۸
۱۹۵	سوالات و جوابات	۲۶۰

تقریظ

جامع العقول والعقول، استاذ العلماء والفضلاء، محقق زماں، مقرر شیریں دیاں

حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب مدظلہ العالی۔

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين اما بعد
حضرت علی مرضی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ
سربراہ آرائے خلافت ہوئے اور چھ ماہ بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت
سے دستبردار ہو گئے تو "الشاہدہ بقدر الجاہدہ" کے تحت بارگاہ خداوندی سے ان کو یہ انعام
دیا گیا کہ آخر زمانے میں ان کی اولاد میں سے ایک عظیم القدر خلیفہ ہونا مقرر فرما دیا جس
کو دنیا "مہدی" کے نام سے جانتی ہے۔

عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن ان میں سے
اکثر ناوردایاب ہیں اور جو دستیاب ہیں، ان سے اردو دان طبقہ مستفید نہیں ہو سکتا نیز اس
موضوع پر اردو میں ایک آدھ کتاب ہی کا حوالہ ملتا ہے جس میں مکمل تفصیلات نہ ملنے کی وجہ
سے قاری تحقیق کا فکار رہتا ہے اس لحاظ سے عزیزم محمد ظفر سلطانیؒ کی غائیہ پہلی کاوش ہے جو
اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کے عقائد کی آئینہ دار اور اس کی تفصیلات کو عاویٰ ہے۔
اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں اور عزیز مذکور کو مزید تصنیفی
خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین

عبدالرحمن اشرفی

خادم اللہ بیٹ جاسم اشرفی مسلم ٹاؤن لاہور۔

۱۶ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

کلماتِ بابرکات

بحر العلوم، نمونہ، اسلاف، در اس الاتقیاء
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ادام اللہ بقاؤہ علیہ

ہذہ المقالة من مولانا محمد ظفر اعز اللہ اباء، موجبات،
سالیات، رانعات، صادقات جری اللہ اباء.

اخبار المقالة

موجبات، سالیات، صادقات رانعات، مفرحات، باقرب
فہمہا علم الحق باحبیب اسمعوا سمعاً قبولاً بالیب
ماہیات، ثابتات، بارغیب فافروہا وانظروہا یا قریب

(نوٹ: اراقم الحروف کی درخواست پر حضرت الاستاذ نے پہلے نمبر میں مصنفہ جاسمات تحریر فرمائی تھی، بعد میں
اشعار کے بعد اپنی تقریر کو از خود ہی منتقل فرمایا، اور باقی حصہ سے یہ لے پایا کہ ان دنوں کو
ابن ابی کبیر نے تقریر مقالہ کا حصہ یاد کیا ہے۔
ابن ابی کبیر نے یہ کہ حضرت نے اس بات کی تائید ہی کی فرمائی ہے کہ مذکورہ اشعار بحر میں تمام کے
دوران پر ہیں۔)

تقریظ

استاذ اعلیاء، مقرر شیریں بیاں، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ
حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ

عزیز مولوی حافظ محمد ظفر سلمہ کا مقالہ کا مختلف مقامات سے معائنہ کیا و لی
خواہش پیدا ہوئی کہ یہ مقالہ اگر جلد از جلد طبع ہو جائے تو اس تحقیق اور ریسرچ سے بہت
سارے احباب کو فہم ہوگا۔

یہ مقالہ جو کہ اب پوری کتاب کی شکل میں تیار ہو چکا ہے اور جس میں تمام امور
کے حوالہ جات لکھے گئے ہیں اور پھر سلف صالحین کے اقوال اور احادیث مبارکہ سے ان کو
مزین کیا گیا ہے۔

میری دیانت دارانہ رائے ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقت پسندی کے ساتھ اس کا
مطالعہ کرے گا تو یہ بات بالکل عیاں ہو کر اس کے سامنے آ جائے گی کہ سیدنا حضرت امام
مہدیؑ کی آمد حقیقت پر مبنی ہے اور اس سے انکار تعصب اور عناد کی وجہ سے ہی کیا جاسکتا
ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ میرے اس عزیز اور اس کے اساتذہ اور اس
کتاب کے ناشر کے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنادے۔ آمین

(حافظ فضل الرحیم)

خادم اعلیاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ

پیش لفظ

استاذ العلماء، مقرر شعلہ بیاں، سر پرست و مربی من

حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب دامت برکاتہم

الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطلقوا

وجود مہدی، علامات مہدی اور عقیدہ تقیہ مہدی

یہ وہ معرکہ فائزہ، اہم اور شجیدہ موضوع ہے جس پر اردو ادب اور دینی لٹریچر میں کوئی شجیدہ اور اہم تحریر مکمل وضاحت و صراحت سے موجود نہیں، اگر ہے بھی تو وہ خارجیت یا رافضیت کے زیر اثر افراط و تفریط کا شکار۔

راہ اعتدال پر گامزن رہتے ہوئے، مناظرانہ رنگ لیے بغیر اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کا موقف مکمل احتیاط اور دلائل و براہین سے آراستہ فی الحال دستیاب نہیں۔ ممکن ہے کہ کبھی اس موضوع پر مناظرانہ مبالغہ آرائی کے بغیر کچھ لکھا گیا ہو جو اب موجود نہیں۔

اس موضوع کی سب سے اہم بات یہی ہے کہ اس میں راہ اعتدال اور مسلک اکابر کو ہر آن پیش نظر رکھنا ہی اس موضوع سے انصاف کے تقاضے پر اکر تا ہے، ایک بال برابر آگے پیچھے ہونا رافضیت کی اندھیر نگری میں گرنے یا خارجیت کے طہری جال میں پھنسنے کے مترادف ہے۔

زیر نظر مقالہ جو جامعہ اشرفیہ کے ہونہار اور ذی استعداد طالب علم حافظ مولوی محمد نظیر سہیل کی تحقیق و کاوش کا نتیجہ ہے، کئی اعتبار سے علم دوست اور صاحبان ذوق کے

لیے تسکین کا سامان لیے ہوئے ہے۔

(۱) از اول تا آخر تحریر اپنے موضوع سے مکمل مربوط اور زنجیر کی کڑیوں کی طرح جڑی ہوئی نظر آتی ہے۔

(۲) وہ تمام کتب جن کے حوالے درج کیے گئے ہیں، ان کے تمام حوالہ جات اصل کتابوں سے اخذ کر دیے ہیں۔

(۳) سب سے اہم اور خاص بات یہ کہ پورے مقالے میں کہیں بھی مناظرے، بھاد لے اور مکارے کا رنگ نظر نہیں آتا جو میرے خیال میں ایک مشکل ترین کام تھا جسے بخوبی انجام دیا گیا۔

(۴) ایک اور اہم ترین اور خاص بات یہ ہے کہ ملک کے مابین تاریخی مراکز اور دینی مدارس کے تصدیق شدہ فتاویٰ جات مسلک ہونے سے اس مقالے کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔

(۵) اسی طرح وہ حضرات علماء کرام جن کی رائے اس مسئلے میں کچھ اختلافی پہلو لیے ہوئے تھی، اس کو بطریق احسن فتاویٰ جات کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔

(۶) انداز انتہائی مرتب، مضبوط اور جامع ہے، طرز تحریر دلچسپ اور پُرکشش ہے جس کی وجہ سے یہ مشکل موضوع بھی قاری کی توجہ آسانی حاصل کر لیتا ہے۔

بہر حال ایہ ایک عمدہ بلکہ عمدہ ترین کوشش و کاوش ہے جسے جتنا بھی سراہا جائے، کم ہے اور خصوصی طور پر اس کوشش کے پس منظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا پرویز مسر ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ کی خصوصی توجہات اور مہربانیاں ہیں جنہوں نے مقالہ نگار کو انتخاب موضوع سے اختتام تحریر تک اپنے قیمتی ترین اوقات سے نجات و یارکات عنایت فرمائے اور یوں یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا اور پھر اکابرین علماء کرام کی تقریحات نے اس پر چار چاند لگا دیے۔

کے لئے جو شہر سے پہلے چلے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔
 شہر کے قریب سے چلے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔
 جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔
 جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔
 جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔
 جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔
 جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔ جس سے کہ وہ پہلے پہنچے گا۔

جس نے چاہا وہ خود مہدی سے مل گیا اور چتر گوب سے کوئی خدمت نہ
 ہوئی۔ میں بھی وہاں کے محسوس نہیں کیا۔ ساتھیوں نے پہلے سے متنبہ کیا تھا کہ
 رات بعد چلی قوری دروازہ مغلہ بنے۔ مغلہ بنے تو چھوٹا باب سے پہلے
 دھڑکنے لگا۔ یہ خبر سنتے ہی میں نے آگے سے نکل چلا۔ مہدی مڑے دھڑکے
 کی کوشش کی جس کا انجام ہوا خراگاہی ہوا۔

میں نے اس کی نسبت سے تقریریں کرتے ہوئے یہ فراموش نہیں کیا کہ میں ایک لکھنؤی تھا۔

(۱) کتاب میں ہم مہدیؑ سے متعلق احادیث و روایات سے مفاد حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا یہ امید ہے کہ اس مجموعہ سے متعلق احادیث و روایات سے مفاد مجموعی قارئین کے ذہن میں جگ پائیں گے۔

(۴) قصص و روایات کی بنیاد پر ہندو مت میں مصلحتوں کی بنیاد پر جو مذہب متفق کی مراد سے مانا جاتا ہے وہی مذہب ہے جس کی طرف سے یہ مذہب و مصلحت میں یکساں ہے۔

(۳) ہف ریڈیم میں متشاق قیوں کی آواز سے متعلقہ شریعت
معلوم ہے کہ ریڈیم کی متشاق قیوں کی آواز سے
بازو کی طرف سے متعلقہ شریعت کی آواز سے متعلقہ
شریعت کی آواز سے متعلقہ شریعت کی آواز سے متعلقہ
شریعت کی آواز سے متعلقہ شریعت کی آواز سے متعلقہ
شریعت کی آواز سے متعلقہ شریعت کی آواز سے متعلقہ

[illegible]

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کے خلیل اس رو سیاہ کی بھی مغفرت فرمادے۔ آمین

م

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ

واللہ اعلم

میں ایسی ایک تہا بھی درپہا ہے، اتہا سوچنی درختہ قریب سے
 اس سے یہ وقوع قیامت و عذاب قرار دیا گیا ہے، اس عذاب کی صورت صحیح
 احادیث میں کثرت سے موجود ہے۔

میدوں طور پر عذاب قیامت و انیسوں میں تفسیر کیا ہے چنانچہ محمد تانی
 عبدالرحمن المروسی اپنی کتاب "عقبة المسلم فی سوء لکتاب والسنۃ" کے ص
 ۳۳ پر رقم طراز ہیں:

'عذاب قیامت میں سے بعض عذاب چھوٹی ہیں اور بعض بڑی۔
 چھوٹی عذاب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وہ عذاب جو واقع ہو چکی
 ہیں۔ (۲) وہ عذاب جو اب تک واقع نہیں ہوئے۔ ان قسم میں
 وہ عذاب بھی شامل ہیں جو کہ پوری ہو چکیں اور وہ بھی کہ جن کا
 ظہور تک نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ ہوا، اسی طرح وہ عذاب بھی
 کہ جو مکرر واقع ہوئے اور وہ بھی جو مستقل میں عذاب سے واقع
 ہوں گی۔'

چرا آتے نہیں نے ہر ایک کی نصیحت مثالوں سے اور بچے پیش کی ہیں جن
 سے فی الحال یہاں بحث کرنا مخصوص نہیں۔

عذاب قیامت میں سے ایک عذاب 'ظہور مہدی' بھی ہے جس پر اس
 باب میں قدرے تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔ اللہ اعلم۔

"ظہور مہدی" سے متعلق عقیدے کی بحث سے پہلے اس موضوع سے متعلق
 قرآنی آیات کا ذکر کہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۰ وہ آیات جن میں امام مہدی کی طرف اشارہ موجود ہے

حضرت امام مہدی کا آقاؑ میں سے ہونا تو کس امت پر ۱۰ آیتوں

میں اس طرف اشارہ کیا جاتا ہے

۵ و من اظلم من مع ملحد اللہ ان یدکر فیہا
اسمہ و سقی فی حر بہا اولک ما کان لہم ن
بذخیرہا لا حانیس لہم فی الدنیا حوق و لہم فی
الآخرو عذاب عظیم (البقرہ آیت نمبر ۸۴)

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

جو کفر ہو لاء الحوی فی الدنیا مہدی
عمدی و عکرمہ و وائل بن داود (تیسرا بیان ص ۸۸)
اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے، یا میں رسولی
کی تفسیر مہدی، عکرمہ اور وائل بن داود کے نزدیک "خراب
مہدی" سے لگتی ہے۔

ترجمہ یہ تفسیر قول "یا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی اصل رسولی خراب مہدی
سے ملتی ہوگی، مہدی، عکرمہ اور وائل بن داود کے لیے چونکہ احادیث سے ثابت شدہ
اتحادت میں تاخیر کرتے ہیں اس لیے اس حدیث میں بھی کفر تک نہیں

(۲) ای طرح علامہ ابن کثیر کی آیت قرآنی

و بعد حد اللہ مثانی بنی اسرائیل و عنانہم انی

عشر عیناً (۱۰۰۰)

سے تین بارہ بار روایت کی گئی ہے اس امت میں بارہ عین و عین

و من اظلم من مع ملحد اللہ ان یدکر فیہا

اسمہ و سقی فی حر بہا اولک ما کان لہم ن

بذخیرہا لا حانیس لہم فی الدنیا حوق و لہم فی

الآخرو عذاب عظیم (البقرہ آیت نمبر ۸۴)

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

جو کفر ہو لاء الحوی فی الدنیا مہدی

عمدی و عکرمہ و وائل بن داود (تیسرا بیان ص ۸۸)

اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے، یا میں رسولی

کی تفسیر مہدی، عکرمہ اور وائل بن داود کے نزدیک "خراب

مہدی" سے لگتی ہے۔

ترجمہ یہ تفسیر قول "یا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی اصل رسولی خراب مہدی

سے ملتی ہوگی، مہدی، عکرمہ اور وائل بن داود کے لیے چونکہ احادیث سے ثابت شدہ

اتحادت میں تاخیر کرتے ہیں اس لیے اس حدیث میں بھی کفر تک نہیں

(۲) ای طرح علامہ ابن کثیر کی آیت قرآنی

و بعد حد اللہ مثانی بنی اسرائیل و عنانہم انی

عشر عیناً (۱۰۰۰)

سے تین بارہ بار روایت کی گئی ہے اس امت میں بارہ عین و عین

و من اظلم من مع ملحد اللہ ان یدکر فیہا

اسمہ و سقی فی حر بہا اولک ما کان لہم ن

بذخیرہا لا حانیس لہم فی الدنیا حوق و لہم فی

الآخرو عذاب عظیم (البقرہ آیت نمبر ۸۴)

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

جو کفر ہو لاء الحوی فی الدنیا مہدی

عمدی و عکرمہ و وائل بن داود (تیسرا بیان ص ۸۸)

اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے، یا میں رسولی

کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تو اتر معنوی کی حد تک پہنچی ہو چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجے مشہور ہے کہ وہ ان کے عقائد میں شمار ہوتی ہے بس امام مہدیؑ کے ظہور پر حسب بیان علماء و عقائد اہل سنت والجماعت ایمان آنا ضروری ہے۔

ان میں سے ایک روایت ہے کہ میں نے حضرت امام رضاؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

یہ روایت بھی صحیح ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

اس میں شک و شبہ نہیں ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

اس میں شک و شبہ نہیں ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

ظہور مہدیؑ کی قطعیت

ظہور مہدیؑ کی قطعیت اس لیے ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدینؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام علیؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت امام آدمؑ سے سنا ہے کہ میں نے حضرت آدمؑ سے سنا ہے۔

ہاں یہ سب سچ ہے لیکن لا یوم نعت لہ بعدی ورحلہ من اہل بیئہ یحلاھا عدلا کما علنت جوراء ورواہ اہل صحاح عن ابی ہریرۃ مرفوعاً لولہ یبق من الدنیا الیوم یطون اللہ ذلک لیوم حتی یملک رحلہ من اہل بیئہ یملک حیاں لہم ولعظمتہ

(مرفوعاً صحیحاً)

اے اللہ! صرف ایک دن ہے (اور مہدیؑ آئے گا) عذاب و قیامت پورن ہو جائیں (تب میں اللہ تعالیٰ میرے گھر و دین میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو میں کو حق تعالیٰ سے انصاف سے مجھ سے کہ جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اور انہی ہاتھ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن ہے (تب بھی ظہور مہدیؑ ہے) اللہ تعالیٰ اس کو اپنا ظہور کر دیں گے کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ظلم اور قطعیت کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔

۱۔ امام مہدیؑ کے لیے "رضی اللہ عنہ" کا خطاب ﴿﴾

اس مسئلہ کی وضاحت امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں کی جاتی ہے۔ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

"حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لیے "رضی اللہ عنہ" کے پر شکوہ

عبارتیں بار بار کہیں گے۔ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

امام ربانی کا مطالبہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کتب بات شریفہ

میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے حضرت مہدیؑ کو انہی الفاظ سے

یاد کیا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۷۷)

معلوم ہے کہ حضرت مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

اس لیے ہم نے اس مسئلہ کی وضاحت امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں کی ہے۔

۲۔ حضرت مہدیؑ کے لیے "امام" کا خطاب ﴿﴾

اس طرح حضرت مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

قرآن میں بھی یہ بات ہے کہ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

"جناب کو حضرت مہدیؑ کے لیے "امام" کا لفظ استعمال کرنے پر

بھی اعتراض ہے اور آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "قرآن مقدس اور

حدیث مطہرہ سے امامت کا کوئی تصور نہیں ملتا" اگر اس سے مراد

یہ ہے کہ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

جناب کو یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے کہ میں نے کسی "امام" کا

لفظ "امام" استعمال کیا ہے۔ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کا استعمال ہی اس امر کی شہادت

کے لیے کافی ہے کہ "امام" سے یہاں ایک خاص گروہ کا اصطلاحی

امام مراد نہیں " (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۷۷)

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

"امام مہدی علیہ الرضوان نبی نہیں ہوں گے اس لیے ان کا وہیہ

پیغمبروں کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو

حضرت مہدیؑ کے زمانے میں نازل ہوں گے وہ بلاشبہ پہلے ہی

سے اولوالعزم نبی ہیں" (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۷۷)

۳۔ حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں اہل حق کا فتویٰ ﴿﴾

حضرت امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں اہل حق کے فتویٰ یہ ہیں کہ

کرتے ہوئے حضرت مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب صحیح ہے۔

"حضرت مہدیؑ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے

جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خدا مدد دے گا۔

وہ حضرت امام علیؑ اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں گے اور جناب

الطہ میں سید ہوں گے۔ اس کا نام ثانی محمد اور والد کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔

اس طرح صورت و بیوت میں جناب آپ کے مشابہ ہوتے ہیں اس طرح

وہ شکل و شامہ میں عاقل و ثمال میں "حضرت مہدیؑ کے مشابہ۔

ہوں گے۔ وہ نبی ہیں ہوں گے۔ وہ نبی ہیں ہوں گے۔ وہ نبی ہیں ہوں گے۔

وہ نبی کریں گے۔ وہ نبی کریں گے۔ وہ نبی کریں گے۔ وہ نبی کریں گے۔

ان کی کلمہ سے خونریز چٹخیں ہوں گی۔ ان کے زمانے میں کانے

سارے راج ہوگا اور وہ کلمہ "ہاں" سے نکالے گا۔

نے ایک نماز فجر کے وقت وہاں قتل کرنے کے لیے سیدنا یحییٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی قضا میں پڑھیں گے نماز کے بعد وہاں کا رٹ کریں گے، وہ یحییٰ بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت یحییٰ علیہ السلام اس کا خوف نہ کریں گے، اس وقت اس کا قتل کیا جائے گا، اس کا تہ تیغ ہوگا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔ یہ ہے وہ عقیدہ جس کے آنحضرت ﷺ سے ملے کر تمام سلف صالحین و صحابہ و تابعین اور ائمہ مجددین معتقد رہے ہیں۔

(نہج البلاغہ، ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳)

امام مہدیؑ سے متعلق روایات

کے راوی صحابہ کرام علیہم الرضوان

اس سے قبل آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی روایات اس قدر ثابت سے مروی ہیں کہ ان پر تو ترجموں کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے یہاں اس صحیح حدیث کو درج کیا جاتا ہے۔ ان حادیث کے مجموعہ سے امام مہدیؑ سے متعلق روایات نقل کی ہیں اور ان روایات آپ کی کتاب سے باہر چشم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام صحابی	حوالہ جات
(۱)	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۲
(۲)	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۹، بحوالہ افراد للدارقطنی والتاریخ لابن عبد کبر

(۱۰)	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۳۵۹، المحصف لعبد البرواق ج ۱ ص ۳۷۳، ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ابن ماجہ ص ۳۰۸
(۱۱)	حضرت یحییٰ علیہ السلام	لذکرہ للبقرطی ص ۷۰۳
(۱۲)	حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۶۲، ترجمان البرہان ج ۲ ص ۵۰۲، مسند شریف ص ۷۲۳
(۱۳)	حضرت خضر رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۶۲، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۰۲، مسند شریف ص ۷۲۳
(۱۴)	حضرت عقیل رضی اللہ عنہ	الاشیاع لاشرائط الساعة ص ۲۲۲، ترجمان البرہان ج ۲ ص ۵۰۲، ابن ماجہ ص ۳۰۶۳
(۱۵)	حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۶۲
(۱۶)	حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ	ابو داؤد ج ۲ ص ۲۴۰، مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۵، مسند شریف ص ۷۲۳، ابن ماجہ ص ۳۰۶۰
(۱۷)	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	ترجمان ج ۲ ص ۴۶، ترجمان ج ۳ ص ۳۸۲، المحلی للفتویٰ ج ۲ ص ۷۰، مسند ص ۷۲۸، ابو داؤد ص ۳۰۸۲، ابن ماجہ ص ۳۰۸۲

(۱۲)	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ	المصنف لعبد البرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۱، ابوسوداؤد ج ۲ ص ۴۳۹، ترمذی ج ۲ ص ۳۶، ابن ماجہ ۳۰۸۳
(۱۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	ترمذی ج ۲ ص ۴۶ بحاری ۱۱۰ ۷۱۱۰ مسلم طریق ۷۲۷۲ ۷۲۷۵
(۱۴)	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ترجمان السنة ج ۳ ص ۳۸۱، ابن ماجہ ۳۰۸۳
(۱۵)	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۷۲۸ ابن ماجہ ۳۰۸۸
(۱۶)	حضرت انس رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۶۷، ابن ماجہ ۳۰۸۷
(۱۷)	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۷۵
(۱۸)	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ	ترجمان السنة ج ۳ ص ۳۹۹، الاشاعۃ لاشراط الساعة ص ۲۲۳
(۱۹)	حضرت ابوالولید رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۸۲
(۲۰)	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما	کتاب الفتن ص ۲۳۸
(۲۱)	حضرت عمار رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۳۶، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۱

(۲۲)	حضرت انس رضی اللہ عنہ	آثار القیامہ فی جمع لکرامہ ص ۳۵۶، الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۹۷
(۲۳)	حضرت محمد بن مسلمہ	کتاب الفتن ص ۲۶۴، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۱۳، ص ۷۳۱
(۲۴)	حضرت عبدالرحمن بن نوفل رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۶
(۲۵)	حضرت حسین رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۵۲
(۲۶)	حضرت علی رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۱۰
(۲۷)	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۶۷
(۲۸)	حضرت عمرو بن مہاجر رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۶۰
(۲۹)	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۶۰
(۳۰)	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۱۱، ترجمان السنة ج ۳ ص ۳۹۶، ابوداؤد ۴۲۹۲
(۳۱)	حضرت اسامہ بنت عمیس رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الفتن ص ۲۳۷
(۳۲)	حضرت قوام بن مہاجر رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۷۲
(۳۳)	حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۹۵

(۳۵)	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	اصحوی مطبوعہ ج ۲ ص ۱۰۲ اسو داؤد ۷۹۷۹ ۷۲۸۱ برمدی ۲۲۲۳
(۳۶)	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	مسلحہ شریف ۷۲۷۶
(۳۷)	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما	ابوداؤد ۲۲۹۲

۱۰ علماء کرام کی احادیث مہدی کی بابت آراء

احادیث مہدی سے روئی صحیحہ۔ کرام مہم و برصاں کی امتیازی حرمت آپ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ احمدیٹ مہدی کی ذات علماء کرام کی آراء میں مذکور نہیں
نہی یوسف بن حذافہ ہواہل اپنی کتاب "شرط السلام" سے سن ۱۵۹۹ھ "۱۶۰۰ھ
ماہیت مہدی" کے عنوان سے تحت قریہ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام مہدی سے پہلے
کی نورایات ذکر کی ہیں (اور اس سے زیادہ وہ روایات جو میں نے خوفِ خدا سے چھوڑ
دی ہیں) اور وہ اتر مہدی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ علماء نے اس کی تصدیق کی ہے،
میں نے چند علماء کے اقوال میں یہاں بھی درج کیا ہے۔

(۱) حافظ ابوالحسن آبرہی کی رائے:

امام مہدی کے تدریج سے متعلق علماء بیت زنی ثمت کے ساتھ
حضور مہدی سے تو اتنا متقول میں، نیز یہ کہ وہ آپ کے اہل بیت
میں سے ہوں گے، سات سال تک حکومت کریں گے۔ زمین کو
عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہازل
ہوں گے تو امام مہدی ان کے قتل سے پہلے میں نے نامہ دیا
کے اور یہ کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت یحییٰ علیہ
السلام ان کی اقتداء کریں گے۔

(۲) سید محمد برزنجی کی وضاحت:

"تیرا باب ابن ہادی اور قرعی طامات کے بیان میں ہے جن کے
بعد قیامت آجائے گی اور یہ طامات ست ہوں گی۔ لکن ان

کے ایک امام مہدی کا ظہور ہے جو کہ قیامت کی پہلی بڑی علامت ہے اور یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہیے کہ اس سلسلے میں مختلف روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔
اور یہ بات کہ امام مہدی کے وجود اور آخر زمانے میں ان کے ظہور اور حضور مہدیؑ کی آمد میں سے امت کا طرہ رنجی نہ مہیاں ملے ہو۔ یہ حدیث تو آخر معنی کی ہے یعنی ہونی میں لہذا ان کا انکار کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔

(۳) حدیث سفاریؒ کی کا بیان

امام مہدیؑ کے ظہور کی روایات کثرت سے مروی ہیں حتیٰ کہ وہ تو آخر معنی کی حد تک پہنچ گئی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان مشہور اور ان کے عقائد میں سے ہے۔ اس کے بعد علامہ سفاریؒ نے ظہور مہدیؑ سے متعلق احادیث و آثار اور ان کے راوی صحابہؓ کے نام ذکر کیے ہیں اور فرمایا کہ مذکورہ اور غیر مذکور صحابہؓ اور متعدد تابعین سے اس سلسلے کی روایات متعدد مروی ہیں کہ وہ سب مل کر قطعاً کا حوالہ دیتی ہیں لہذا امام مہدیؑ کے ظہور پر ایمان، تائید، اس سے جبراً کہ یہ بات اہل علم نے بیان ثابت شدہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل ہے۔

(۴) قاضی شوکانیؒ کی تحقیق

”امام مہدیؑ کی آمد سے بارے میں جس روایت پر آسانی ملے ہو ممکن ہے۔ وہ چنانچہ احادیث میں جس میں سے چھ بھیجے، پانچ میں اور پانچ ایسی ضعیف ہیں کہ اس نے ضعف کی صفائی ہو جاتی

ہے۔ شمس الدین نے روایت کی کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ اصول حدیث کی اصطلاح سے متعلق کئی سلسلے میں پیچیدگی ہے۔ روایات میں کئی قوت اس سے تو اثر حاصل ہو جاتا ہے۔ باقی رہے صحابہ کرامؓ کے وہ روایات جن میں امام مہدیؑ کے نام کی صراحت آئی ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں اور ان کا علم بھی وہی ہے جو مرفوع روایت کا ہوتا ہے اس لیے کہ اس قسم کے واقعات کے بارے میں اجتہاد کی بنیاد یہ ہے کہ ظاہر میں یا جائز۔

(۵) ذاب صدیق حسن خات کی رائے

امام مہدیؑ کے بارے میں مختلف روایات کثرت سے مروی ہیں تو آخر معنی کی حد تک پہنچ گئی ہیں اور یہ روایات عامی کتب کے مجموعہ جات مثلاً سنن، صحاح اور مسانید وغیرہ میں موجود ہیں۔

(۶) شیخ جعفر کتانیؒ کا حوالہ:

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدیؑ خطر کے بارے میں احادیث متواترہ موجود ہیں۔ اسی طرح روایات میں اور اس میں علیہ السلام کے بارے میں بھی متواتر احادیث موجود ہیں۔“ (یہ تمام قول کتاب ”اشرار اللہ“ ص ۳۵۹ تا ۳۶۲ سے اخذ ہیں)

(۷) حافظ ابو جعفر عقیلیؒ کی وضاحت:

”حافظ ابو جعفر عقیلیؒ اپنی کتاب ”تائید المصنوع“ میں علی بن عقیلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ امام مہدیؑ کے بارے میں کثرت سے روایات مروی ہیں اور ان کی صحت کی وضاحت کرتے ہیں۔“

آیت امانت میں :-

"امام مہدیؑ کے بارے میں اس حدیث سے ہے اس کا کوئی متنازع موجود نہیں اور نہ ہی یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سے مشہور ہے البتہ اس سند کے علاوہ امام مہدیؑ کے بارے میں بہت سی جید احادیث وارد ہیں۔"

ان میں زیادہ سے زیادہ آئی ن سنی حیات لیتے ہوئے بھی کہا ہے کہ۔
"امام مہدیؑ کے بارے میں بہت سی صحیح سند والی روایات موجود ہیں۔"

(۸) علامہ ابن حبان کی تحقیق

امام ابو حاتم ابن حبان البستی نے اپنی صحیح میں متعدد ابواب امام مہدیؑ سے متعلق ذکر کر کے ان سے استدلال لیا ہے جس سے اس کے ایک بھی ان روایات کا صحیح اور کامل استدلال ہوتا معلوم ہوتا ہے۔

(۹) امام ابوسلیمان خطابی کا بیان

امام ابوسلیمان خطابی، حضرت انس بن مالکؓ کی اس حدیث
﴿لَا تَعُودُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ الزَّمَانُ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ﴾ (طہریت)
پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"سال کا مہینے کے برابر اور مہینے کا جمعہ کے برابر ہونا امام مہدیؑ کے زمانے میں ہو گا یا حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہو گا۔"

(۱۰) امام بیہقی کی رائے

امام بیہقیؒ احادیث مہدیؑ پر یوں تبصرہ نگاری فرماتے ہیں
"امام مہدیؑ کے ظہور سے متعلق وضاحت احادیث میں یقینی طور پر صحت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ صحت سند کے اعتبار سے بھی ہے، نیز ان احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ امام مہدیؑ حضور ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔" (کتاب البرہان فی اس ۳۳۰-۳۳۲)

یہ چند علامہ کے قول آپ کے بارے میں ملتے جلتے ہیں۔
پیش کیے گئے ہیں اور بھی اس سے زیادہ پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن یہ صحت نہیں ترک کیا جاتا ہے۔

ابن حبان امام مہدیؑ کے بارے میں تصنیف شدہ کتابوں میں نہایت بھی ذکر کرتا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں ضمناً امام مہدیؑ کا تذکرہ آیا ہے ﴿

(۱)	انصاف لعبد لبراق	اس میں گیارہ احادیث مہدیؑ ہیں
(۲)	کتاب الفی	یہ سب سے زیادہ قدیم روایت مہدیؑ کے بارے میں امام بیہقیؒ کی کتاب سے منقول ہے۔
(۳)	المجمع للبرمندی	اس میں تین احادیث مروی ہیں۔
(۴)	معصف لاسی شبہ	اس میں سولہ روایات ہیں۔
(۵)	سبب اس مباحثہ	اس میں سات احادیث مروی ہیں۔
(۶)	سبب میں دود	اس میں تیرہ احادیث مروی ہیں۔

مذکورہ بالا کتابوں میں امام مہدیؑ کا نام صریحاً نہ آیا ہے بلکہ اشارت سے ہی کیا گیا ہے۔
ان میں سے کئی میں "سیدہ صفات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔"

علامہ مہدی کے بارے میں مستقل تصانیف

ردیف	موضوع	تقریباً سال
(۱)	ابن ابی خثیمہ بن زبیر بقول بکلی کے انہوں نے اس موضوع کی احادیث کو جمع کیا تھا۔	۱۵۵۰ء
(۲)	ابن النواوی	۱۵۵۰ء
(۳)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۴)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۵)	امام ابن کثیر	۱۵۵۰ء
(۶)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۷)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۸)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۹)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۱۰)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء

۱	کتاب اسرار فی علامات مہدی حر الرمان	۱۵۵۰ء
(۱۲)	مطبوعہ لورڈی فی مکتب المہدی	۱۵۵۰ء
(۱۳)	بقول ابن مئاوی کے اس رسالے کا نام "المواضع من الفتن القواصم" ہے۔	۱۵۵۰ء
(۱۴)	فرائد العکبر فی الامام المہدی المستظر	۱۵۵۰ء
(۱۵)	محمد بن اسماعیل الیمینی	۱۵۵۰ء
(۱۶)	قاسمی شافعی	۱۵۵۰ء
(۱۷)	شہاب الدین عسکری	۱۵۵۰ء
(۱۸)	محمد بن محمد الیمینی	۱۵۵۰ء
(۱۹)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۲۰)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۲۱)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۲۲)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء
(۲۳)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	۱۵۵۰ء

(۲۴)	امام مہدیؑ کی ولادت	امروہی میں کذب بالا حدیث تصحیحہ الوارثہ فی المہدی
(۲۵)	شیخ محمد عظیم مہدیؑ	الاحادیث لورثہ فی المہدی فی میران البحر و النہدین
(۲۶)		المحمد لثالث فی بیان المہدی من اولاد علی بن ابی طالب
(۲۷)		رسالة فی المہدی (ملخصاً از کتاب الکرم ج ۱ ص ۳۳۳ ص ۳۵۸)
(۲۸)	مؤرخہ اثنی عشری قادی	مؤرخہ اثنی عشری علی بن ابی طالب و غیرہ

امام مہدیؑ افضل یا شیعین؟

حضرت امام مہدیؑ کے متعلق علامہ ابن عربیؒ نے اس قول کی حقیقت بھی
مفسرہ بین صوری سے جس میں انہوں نے حضرت امام مہدیؑ و حضرت ابوہریرہؓ
اور حضرت عمر فاروقؓ کی مہم پر مصیبت کی سے چنانچہ فقہان میں ان سے اس قول کو
اس طرح نقل کرتے ہیں

عن ابن سیرین قبل له المہدی حیر و ابوہریرہ و عمر
رضی اللہ عنہما قال ہو احیر مہمما و بعدل بسی
(کنز العمال ص ۲۵۰)

”علامہ ابن عربیؒ نے یہاں سے چمکا دیا کہ امام مہدیؑ زیادہ بہتر ہیں یا
حضرت ابوہریرہؓ و عمر رضی اللہ عنہما؟ تو ابن عربیؒ نے یہاں سے کہا کہ امام مہدیؑ
ان دونوں سے زیادہ بہتر ہیں اور نبی کے برابر ہیں“

اس قسم کی روایتیں علامہ سیوطیؒ سے بھی لگادی گئیں ہیں ج ۲ ص ۹۲ پر نقل
فرمائی ہیں جن میں سے ایک روایت تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے اور دوسری سے
کہ انہوں نے ایک مرتبہ فتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

فلما اذکان دلتک فاحسوا فی ہر یکم حتی تسموا علی
الاسم بخیر من ابی ہریرہ و عمر قبل الیابی حیر من ابی ہریرہ
و عمر؟ قد کان یفضل علی بعضہ (الامالی للعلما ص ۴۸)

”جب فتوں کا زمانہ آجائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں
تک کہ تم حضرت ابوہریرہؓ و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر ہوئی کے
آنے کی خبر کا سنو (پھر یہ نکل) لوگوں سے پوچھا کہ یا حضرت
ابوہریرہؓ و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی افضل کون شخص ہے؟ کا ”نہایت“
تو بعض انبیاء پر فضیلت رکھتا ہو گا۔“

اس روایت کے الفاظ میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے، غالباً اس بات کی غلطی ہے۔
 علامہ ابن حجر میں اسی مکرر عصر کے بعد قال کا غلط ہونا چاہیے تو
 اس میں یہ ہے جو اب پر است۔ ہے۔ پھر قدک کے میں یہ اس کے بعد کا د معلوم
 ہوتا ہے یہ کہ علامہ ابن حجر کی پٹی کتاب میں تفسیر فی حاکمات مہدی ائمہ
 میں ہے کہ علامہ ابن حجر نے کہا ہے کہ میں نے اس میں غلطی کی ہے بعد میں یہ
 غلطی کو ناپا ہے میرا علامہ ابن حجر کی یہ روایت میں یہ غلط ہونا ہے۔
 علامہ سیوطی نے اس کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ سے تو ہے سے قبل ہی ہے
 جس میں ابن سیرین کا قول یوں نقل کیا گیا ہے:

فایکون فی هذه لامة حلیة لا یفصل علیہ یومکرو ولا

عمر (ابن ابی شیبہ میں ۹۳)

اس وقت میں یہ حلیہ ہوگا جس پر حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ
 عنہ ہوگی نصیبت ہوگی۔

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ اولاً تو علامہ ابن سیرین کا اپنا قول
 ہے، کتب حدیث اثر طاسمہ میں علامہ ابن سیرین (در خانا ایک در بزرگ) کے
 علامہ ابن حجر سے اس قسم کا قول نقل نہیں کیا گیا یہ روایت ضعیف سے یونکہ اس نے یہ
 روایت ابن سیرین و محدثین کے اس سے ضعیف قرار دیتے ہیں لہذا یہ کہ اس قول کو صحیح تسلیم
 نہیں کیا جائے تو اس میں ایسی تاویل کی جائے گی جس سے علامہ ابن سیرین کا قول بھی
 درست ہو جائے اور صحیح حدیث کے ساتھ حق میں بھی۔ آگے چنانچہ مختلف علماء کرام نے
 اس قول کی مختلف توجیہات ذکر کی ہیں۔

﴿علامہ سیوطی کا جواب﴾

علامہ سیوطی نے درود و صدرا دونوں روایات میں غلطی کے بعد یہ دونوں قرار دیا

امیر نے ایک دن دو سو حدیثوں کی ایک کتاب کی تھی
 اس حدیثوں کی حالتی ہے کہ حضور سید عالم سے روایت ہوئی۔
 مخاطب کر کے فرمایا کہ آخری زمانے میں نیک عمل کرنے والے
 کے لیے قرآن میں سے پچاس کے برابر اور ثواب ہوگا۔ یعنی قتلوں کی
 شدت اور کثرت کی وجہ سے پچاس کے برابر اجر ملے گا، اس کا یہ
 مطلب ہرگز نہیں کہ انہی زمانے کے مسلمان صحابہ کرام سے زیادہ
 جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کی فضیلت اتنی زیادہ ہے اسی
 طرح امام مہدی کو شیخین سے افضل قرار دینا اس وجہ سے ہے کہ
 امام مہدی کے زمانے میں قتلوں کی شدت ہوگی چنانچہ ایک طرف
 تو رومی حمد آور ہونے کے لیے پر قول رہے ہوں گے اور دوسری
 طرف احباب ان کا محض و کیے ہوگا، اس سے وہ نصیبت ہرگز مراد
 نہیں جو زیادہ ثواب اور ہمدی درجہ کی طرف لڑتی ہے اس لیے کہ
 صحیح حدیث اور احادیث اس بات پر وہاں ہیں کہ حضرت ابو بکر و عمر
 رضی اللہ عنہما، نبیاء و مرسلین کے بعد پوری مخلوق سے افضل ہیں۔

(الدر المنثور ج ۱ ص ۹۳)

﴿علامہ ابن حجر عسقلانی کا جواب﴾

علامہ سیوطی کے اس جواب کو علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی اپنی کتاب میں ذکر
 کیا ہے اور آخر میں تحریر فرمایا ہے:

”امام مہدی کی نصیبت اور ثواب کا اضافہ ایک امر تنسی ہے اس
 لیے کہ کبھی کبھار مفضول میں کچھ ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو افضل
 میں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے تو حاکم نے امام مہدی کا زمانہ پانچویں
 کی طرف کی ہے اس لیے کہ امام مہدی کے زمانے میں نیک کام

باب دوم

﴿حضرت امام مہدیؑ کا نام و نسب﴾

محمد بن عبد اللہ، حسنؑ یا حسینؑ، حضرت عباسؑ کی اولاد میں سے "عقب
اور کنیت، چائے پیدائش، سیرت اور علیہ ہمار کہ

﴿حضرت امام مہدیؑ کا نام و نسب﴾

حضرت امام مہدیؑ کا نام:

حضرت امام مہدیؑ کے نام و نسب کے سلسلے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کا نام حضور مہدیؑ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ان کے والد کا نام بعد از نبیؐ کے والد کے نام جیسا ہوگا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور مہدیؑ کا نام ہوگا۔

﴿المہدی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی﴾

(تاب ائس ص ۱۰۰)

”مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے جیسا ہوگا۔“

اسی طرح مشکوٰۃ شریف میں ترمذی اور ابو داؤد کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی

گئی۔

﴿عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ لا تلعب الدنيا حتى يهلك العرب وجبل من اهل بيتي یواطی اسمہ اسمی رواہ الترمذی و ابو داؤد﴾

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰۰)

”حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور مہدیؑ نے فرمایا: ”نہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، میرے عرب کا مالک نہ ہو جائے۔“

اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کا نام حضور مہدیؑ

سے نام حسینؑ کو کہا اس سے بدتر اسی سے نام لیا۔ انہیں نے بدتر اور زیادہ ایسا روایت میں یہ احاطہ کیا ہے۔

فلولہ یبق من الدنیا الا یوم لظول لله ذنک الیوم
حتی یبعث الله فیہ رجلاً منی او من اهل بنی یواطنی
اسمہ اسمی واسم ابہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً
عدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً (مشکوٰۃ المصابیح ص ۷۷)

”مرد دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا اور
مہدیؑ نہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو تمام کفریوں کے گناہوں میں
مجھ سے زیادہ (فرمایا کہ) میرے گناہ والوں میں سے ایک آدمی کو بھیجیں
جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد
کے نام کی طرح ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر
دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔“

اسی طرح امام قمیؑ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی ہے۔
”ذکر رسول الله ﷺ یملأ الارض عدلاً کما ملئت ظلماً
بعده الرجل ملحاً بلحا الیہ من الظلم فبعث الله رجلاً
من عترتی اهل بنی یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما
ملئت جوراً وظلماً“ (الدرر ص ۷۷)

نیز امام قمیؑ ہی نے امام ترمذیؒ کے حوالے سے حضرت محمد بن مسعودؓ کی یہ
روایت بھی نقل کی ہے۔

فلولہ یبق من الدنیا الا یوم قال رفته فی حدیثه لظول الله
ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلاً منی او من اهل بنی
یواطنی اسمہ اسمی واسم ابہ اسم ابی حرره الترمذی
بعده وقال حدیث حسن صحیح (الدرر ص ۷۷)

اسی حدیث میں یہ روایت داخل قاری نے حضرت ابوسعیدؓ کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے۔

”یوم یبق من الدنیا الا یوم لظول لله ذنک الیوم حتی
یبعثک رجلاً من اهل بنی یملأ الارض قسطاً وعدلاً
کما ملئت ظلماً وجوراً“ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۷۷)

”ایسی ہی مدت ختم ہوئے گی جس میں صرف ایک دن باقی رہ جائے
(اور مہدیؑ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو تمام کفریوں کے گناہوں
میں سے میرے گناہ والوں میں سے ایک آدمی بھیجیں اور قسط و عدل سے
پہاڑوں کا نام بھر جائے۔“

اس مدورہ روایت پر یہ طالب علمانہ شکال وارد ہوتا ہے کہ یہ تمام احادیث
میں اصل یا اصل کا عطف سے جوئے ہوئے ہیں، کسی صحیح شخص پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا چہ
نہ امام مہدیؑ کیسے ۷۷۰ سال پہلے تھے ہیں۔ اس سوال کا جواب حضرت مولانا سید محمد بدر
رحمہ اللہ نے دہلی کی رہائی کا حکم ہوا، حضرت سے صحیح مسلم کے حوالے سے امام مہدیؑ کی
ساتھ اس نے جو حدیث یہ ہے اور یہ تحریر فرمایا ہے کہ

”یہ تمام صفات صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین و
کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف قیاسات میں ہے۔ یہ
خلیفہ کیا امام مہدیؑ ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ؟ دوسرے قبر کی
حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدیؑ ہوں گے،
ہمارے یہ صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس حدیث کا تذکرہ
کیا ہے تو ہم دوسرے حدیثوں میں حسبِ اہل تفسیر اس
نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے
حکم میں سمجھا جائیے۔ اس لیے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام

مبدن کا ہوتے ہوئے صحیح مساجد میں نہ جانا اور اس کی کھال سے رہا

(12-13-14-15-16-17-18-19-20-21-22-23-24-25-26-27-28-29-30-31-32-33-34-35-36-37-38-39-40-41-42-43-44-45-46-47-48-49-50-51-52-53-54-55-56-57-58-59-60-61-62-63-64-65-66-67-68-69-70-71-72-73-74-75-76-77-78-79-80-81-82-83-84-85-86-87-88-89-90-91-92-93-94-95-96-97-98-99-100-101-102-103-104-105-106-107-108-109-110-111-112-113-114-115-116-117-118-119-120-121-122-123-124-125-126-127-128-129-130-131-132-133-134-135-136-137-138-139-140-141-142-143-144-145-146-147-148-149-150-151-152-153-154-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000-1001-1002-1003-1004-1005-1006-1007-1008-1009-1010-1011-1012-1013-1014-1015-1016-1017-1018-1019-1020-1021-1022-1023-1024-1025-1026-1027-1028-1029-1030-1031-1032-1033-1034-1035-1036-1037-1038-1039-1040-1041-1042-1043-1044-1045-

سہ ماہی 'امدودہ' روایات سے کہی، تو شیخ کوئی نہ حضرت امام مہدیؑ کا نام حضور شیخؑ کے نام کی طرح "محمد ہوگا اور اس کے والد کا نام حضور شیخؑ کے والد کے نام کی طرح "عبد اللہ ہوگا" اہل حق و مدہ کے حلقے میں کوئی روایت نہیں ملی، علامہ سید علیؒ سے بھی اپنی کتاب 'المثلثۃ' اثر اطہر ص ۱۸۱ میں تحریر فرمایا ہے کہ "تلاش کے باوجود مجھے آپ کی مدہ کا نام روایات میں نہیں ملا" (الامام ص ۱۰۵) لیکن حضرت سوانا محمد دریس کا مصلوکی اور سوانا محمد رحمہ اللہ نے بھی بحوالہ شاہ ربیع الدینیؒ کے امام مہدیؑ کی والدہ کا نام "مہ" تحریر فرمایا ہے چنانچہ حضرت کا مصلوکیؒ نے "تکلیف مہدی" کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

”اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہو

ۛ۔ اءطا ءالاسلام ءل مں ٲٳ

اور حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب تحفہ رومات ہیں

آپ کا اسم شریف محمد، والد کا نام عبداللہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ

ہوگے۔" (جموں سنگھ سنگھ ۱۹۷۷ء)

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رکھئے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام "محمد بن عبد اللہ" حدیث میں درآئیں بلکہ حدیث میں فقط اتنا ہے کہ ان کا نام حضور مہدیہ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور مہدیہ کے دو نام قرآن کریم میں صراحت بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) محمد ﷺ پورے قرآن میں چار مرتبہ استغاثی ہوا۔

(۲) اہم — پورے قرآن میں ایک مرتبہ استعمال ہوا۔

اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن

عبداللہ ہو گیا یا احمہ بن عبداللہ۔

﴿حضرت امام مہدیؑ کا نسب﴾

حضرت محمدؐ میں عداوت اس لیے نہ ہو کہ نام و ناموس میں شہو و شہوات سے
میں اس کے جیسا کہ یہ بات سچ ہے مگر اس کے لیے کہ نصیر
ہو اور میں سے ہوں کہ وہ بھی اس میں نہیں۔ سیدۃ عالم الیہ السلام
وہاں آپؐ کے چنانچہ خیر میں اس کے لیے کہ وہاں ہے وہاں ہے کہ میں نے
کہتے ہیں اس لیے کہ یہ سچ ہے۔

۳۔ یا امام مسہرہ کی مٹھوریت ہے۔

سعدی ماں باپ بچے

قدہ اور ان میں سے کس کے

سعدیہ قریش میں ہے!

تلاش کے کون سے حادہاں میں سے ہوئے؟

سید احمد شمس الدین

قرآن: سورتہ شمس سے سورۃ غافر تک کے سورہ کے

سعيد بن عبد المطلب ميں سے

تلاش: عہد المطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟

سید: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے!

۲۹

یہ طرح مختلف امام مہدوں کے نسب کے سلسلے میں تفہیم نہ ہوتی ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن رسول

الملك المهدي من أئمة الهدى أم من غيرنا؟ قال بل مناه.

بنايتهم الذين كما يفتتح، وبنايتهم من صلاة

الفتنہ کما استقلوا من حلالۃ الشریک، وینا یؤلف اللہ
بیں لہم بعد فی بدس بعد عدوہ لہم کما الی لہم
فلوبہم وحبہم بعد عداوۃ الشریک ﴿۱﴾

(کتاب الفتن ص ۲۶۶، کتاب ص ۲۷۱، ص ۲۷۲)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ! مہدی ہم اثربہایت میں سے ہوں گے یا ہمارے
علاوہ کسی اور خانہ ان سے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں! بلکہ وہ
ہم میں سے ہوں گے، اور جس طرح دین کی ابتداء ہم سے ہوئی
ہے اسی طرح اختتام بھی ہم پر ہی ہوگا، اور ہماری ہی وجہ سے لوگ
قدح و تحقیر سے نجات پائیں گے جس طرح کفر و شرارت سے
سے انہوں نے ہماری وجہ سے نجات پائی، نیز ہمارے ہی ذریعہ اللہ
تعالیٰ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد اسی طرح دینی
الفت پیدا فرمادیں گے جس طرح شرک کی عداوت کے بعد ان
کے دلوں میں دینی الفت پیدا فرمائی۔“

ان طرح نہایت ۲۰ صدیوں سے امام مہدیوں کے بارے میں مروی

ہے یہ قصہ سچ ہے یا

﴿۱﴾ ص ۲۶۶، کتاب ص ۲۷۱، ص ۲۷۲

”دو میں“، اس سے ہوگا۔

جہد فتنہ سے اس سورتی روایت میں امام مہدی ص ۲۶۶، کتاب ص ۲۷۱، ص ۲۷۲
اور حضرت سیدنا زین العابدین میں امام مہدی ص ۲۶۶، کتاب ص ۲۷۱، ص ۲۷۲

۱۰۰۰ میں۔ ۱۰۰۰

”الغظ“ ”عزت“ کی تحقیق

۱۔ عزت کی معنی ہے ”عزت“ ۲۔ عزت کی معنی ہے ”عزت“ ۳۔ عزت کی معنی ہے ”عزت“

﴿۱﴾ قال بعض الشراح العترة ولد الرجل من صلبه وقد
سكون لعترة لا قرباء بها وهي العترة فبالمعنى لا
يلاصقان بپانہ بقوله ”من اولاد فاطمة رضي الله عنها“
وفي السبحة عبرة لرجل حصل فاربہ وعبرہ لسی
بہر عدا مطلب وقل فریش کلہم وامنہور المعروف
انہم اللہیں حرمت علیہم الرکوة القول المعنی الاول هو
المناسک للمحرام وهو لا یقال ان یطلق علی غیرہ
بحسب ما یقتضیہ المقام وقیل عترة اهل بیتہ لخبر ورد
وقیل ازواجه وذریئہ وقیل اہلہ وعشیرتہ الا فربون وقیل
نسلہ الا ذہون وعلیہ القصر الجوهری قلت وهو الذی
بہی هنا ان علیہ یقتصر ویختصر ﴿۱﴾ (مرقاۃ ج ۱ ص ۱۰۰، ص ۱۰۱)

”بعض شراح میں سے ہے کہ عزت اور اس کی معنی ہے
میں اور بھی اس کا طریق قریبی رشتہ داروں مثلاً بیوی اور خدیوہ وغیرہ
ہوتے ہیں میں کہتے ہیں کہ یہ دونوں معنی حضور ﷺ کے ارشاد
وہ فاضل و... میں سے ہوں گے“ کے مناسب نہیں، بلکہ یہ
سے عزت اور اس کے حامل قریبی رشتہ داروں کو کہتے ہیں اور
اس کا یہ تصور صحیح ہے کہ یہ امتہاں ہو تو اس سے عزت کی
مہم مطلب ہوں گے، یہ تو یہ ہے کہ سارے قریش و مہاجرین
کے اور مشہور معروف قول یہ ہے کہ ”عزت“ سے وہ لوگ مراد ہیں

پھر اس کے بعد مدینہ منورہ میں آئے۔ یہاں تک کہ ان کے چار بھائیوں نے ان سے
 تین سو روپے کی رقم پیش کر دی۔ یہ رقم ان کے لیے ایک حد تک تسکین
 مرگ کی طرف رجوع فرمائی۔

حضرت امام مہدیؑ کی جائے پیدائش

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی جیسا کہ غیر
 منہ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں ہوئی تھی۔

﴿المہدی مولدہ بالمدينة﴾ (کتاب الفتن ص ۱۵۹)

علامہ سید برنجی نے بھی امام مہدیؑ کی ولادت مدینہ منورہ میں واقع
 کرتے ہوئے حضرت امام مہدیؑ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ میں بیان کیا ہے۔

علامہ قزطی نے اپنی کتاب "النداء" میں امام مہدیؑ کی جائے پیدائش مدینہ
 منورہ میں بیان کی ہے۔ ان کے بعد دیگر علماء کی امام مہدیؑ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۱۷۰۱ھ میں صحیح رہی ہے۔

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔
 ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔
 ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔
 ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔

﴿وَوَكَانَ أَبُو خَالِصَةَ﴾ (سورۃ الکہف آیت ۸۲)

"ان بچوں کا باپ نیک آدمی تھا۔"

معلوم ہو کہ والدین نے امام مہدیؑ کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں
 ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں
 ہوئی تھی۔ ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔

"لا تذهب الدنيا" کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

حضور مہدیؑ کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔
 ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔
 ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔
 ان کے والدین کی ولادت ۱۷۰۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔

امام مہدیؑ کی قیادت:

یہ بات میں ایسا وصف شجاعت کی شہادت ہے جس کا ظہور عام طور پر میسر
 نہیں آتا۔ ان کی قیادت میں مسلمانوں کو لڑنے پر ہوتا ہے، امام مہدیؑ ان لوگوں
 کو اپنے لشکر کا سربراہ بنائیں گے۔ ان کے لیے یہ ایک شہادت ہے کہ یہ بات

میں سے رہی نہ نظر

﴿فَإِنَّ الْمَهْدِيَّ خَيْرٌ مِنْ أَعْيُنِ بَصَرِهِ وَيَحْتَمِلُ مِنْ أَهْلِ كُرْهِ
وَالْبُغْضِ وَأَهْدَالِ الشَّعْرِ مَصْنَعَةَ حَبْرٍ وَمَنْعَةَ مِيكَائِيلَ مَحْبُوبِ
فِي الْخَلَائِقِ يَطْفِئُ اللَّهُ بِعَالِيهِ لَفْظَةَ الْعَمَاءِ وَلَهُنَّ لَارِصِ
حَتَّى الْمَرَاةِ لَتُحْبِجَ فِي حَمْسٍ سَوَهِ مَلْعَمِهِمْ وَحَلَّ لَا يَطْفِئُ شَيْبَ
إِلَّا اللَّهُ تَعَطَّى الْأَرْضَ وَكُومَهَا وَالسَّمَاءَ مَرَكَّهَا﴾

(ناب العین ص ۵۵)

”امام مہدیؑ کے ظہور کے قارئین ہتھیں ٹوٹ ہوں گے، ان کے
معاوان اور ان کی بیعت کرنے والے کوفہ، مصر اور یمن کے لوگ
اور شام کے ابدال ہوں گے، ان کے لشکر کا ہر اول دست حضرت
جبریل علیہ السلام پر چبھے گا وہی دست حضرت میکائیل علیہ السلام
ہوں گے، وہ محبوب حلق ہوں گے، نہ قتل نہ کے، ریجے
نہتی خطرناک قدر کو تمام میں گے اور زمین میں ایسا امن قائم ہو
جائے گا کہ یکہ عورت پانچ عورتوں کے ساتھ چل کر بغیر کسی مرہ کی
موجودگی کے زمین سے حج کرے گی، وہ صرف اللہ سے ڈرنے
والے ہوں گے، ان کے رہائے میں یمن اپنی پیداوار اور تمام
اپنی برکتیں برساتے گا۔“

امام مہدیؑ کا زمانہ

مذکورہ بالا مضمون سے آخری جہد کی وضاحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
عنه کی حدیث میں وارد ہوئی ہے حضور ﷺ نے فرمایا

﴿بِرَحْمَةِ عَمَّةٍ مَسَاكِنِ السَّمَاءِ وَمَسَاكِنِ الْأَرْضِ لَا تَنْدَعُ

السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْبَ الْأَحْمَرِ وَلَا الْأَرْضُ مِنْ سَائِهَا

شَيْبًا وَلَا حَرَّ حَرِّهِ حَتَّى يَمُوتَ الْأَحْيَاءُ لَا مَوْتَ

أَنْتَابِ عَيْنِ مِنْ مَدِينَةٍ

”امام مہدیؑ سے آسمان میں رستے والے حتیٰ زمین میں گے اور
زمین سے ہاتھ لے کر خوش ہوں گے آسمان پہ توبہ قتل کے
ہوئے گا، میں اپنی تمام پیداگل دے گی یہاں تک کہ
(تو شیوں پر) رندوں کو براہوں کی تہا سے نہیں گے۔“

ی مضمون روایت مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے اور یہ حدیث پہ مہدیؑ
لے حد سے مست واضح ہے۔ حضرت امام مہدیؑ علیہ الصلوٰۃ کا زمانہ ایسی خوشیوں اور
مہمانی کا ہوگا کہ نہ گندہ بھی ان سے خوش ہوں گے اور میں والے بھی، مارشیں نہت
لے دیں گی اور میں اپنی پوری پیداوار کا لے گی یہاں تک کہ نہتہ خوشیوں والے
ہوئے گے کہ یہاں تک کہ نہتہ کاش ہمارے آوازاں بھی رہے ہوتے وہاں خوش
ہوں گے طے ہوئے۔

امام مہدیؑ کی سخاوت

حضرت امام مہدیؑ علیہ الصلوٰۃ کی سخاوت کا قدر یہ ہوگی کہ مہدیؑ پرانی
دہلی رے کی اور اس قدر عام ہوگی کہ چمکیں تھیں، ان سے نہتہ نہیں تھیں کہ
رہا نہتہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مراد ہے حضور ﷺ نے فرمایا
﴿يَكُونُ فِي مَنَى الْمَهْدِيَّ أَنْ قُصِرَ لَبْعُ وَالْفَتَحُ،

سَعَمَ فِيهِ مَنَى بَعْمَةَ لَهُ بِسَعْوَا سَائِلَهَا قَطْرًا، يَوْمَ

أَكْلَهَا وَلَا مَرْكَ مَسْهُمَ شَيْبَا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَالْكَوَسِ،

فَيَهْوَى الرَّحْلُ فَيَمُوتُ بِأَمْرِهِ أَعْطَى فَيَمُوتُ حَذًّا

ن ۱۶۵۹

”یہی امت میں مہدی ہوں گے جو امرات یا عورتوں

(خلیفہ) رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ذخیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا کہ اے مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے کہ (حسب منشاء جتنا چاہو) لے لو۔“

اسی طرح حضرت ابوسعید خدریؓ ہی سے ایک اور روایت مروی ہے:

﴿عن ابی سعید الخدری قال: خشینا ان یکون بعد نبینا ﷺ حدث، فسالنا النبی ﷺ قال ان فی امتی المہدی ینخرج یعیش خمساً و سبعا و تسعاً زید الشاک قال قلنا وما ذاک؟ قال سنین قال فیجئ الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی اعطنی قال فیحیی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ﴾ (ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۲)

”حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہمیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد پیش آنے والے حادثات کے خوف نے آگھیرا تو ہم نے اس سلسلے میں حضور ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) میری امت میں مہدی کا خروج ہوگا جو کہ پانچ یا سات یا نو سال (بطور خلیفہ کے) زندہ رہیں گے۔ (سالوں کی تعداد میں راوی کو شک ہے۔) ہم نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ کب تک رہے گا؟ فرمایا کئی سال پھر فرمایا کہ ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہے گا کہ اے مہدی مجھے کچھ دیجئے مجھے کچھ دیجئے! تو وہ لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں اتنا ڈال

دیں گے جس کو وہ اٹھا سکے۔“ یعنی کسی آدمی میں جتنا وزن اٹھانے کی ہمت ہو سکتی ہے۔ امام مہدیؑ اس سے کم نہیں دیں گے۔

نیز حضرت ابوسعید خدریؓ ہی کی ایک مرفوع روایت میں یہ بات مزید مدحت کے ساتھ آئی ہے۔

﴿من خلفائکم خلیفۃ یحثو المال حثیا ولا یعدہ عدا﴾

(مسلم شریف ۷۳۱۷)

”تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا لوگوں کو مال لپ بھر بھر کر دیں گے اور اس کو شمار بھی نہیں کریں گے۔“

روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسا شخص بھی پورا نہیں اتر سکا اور اس سے امام مہدیؑ ہی مراد ہیں۔

حضرت امام مہدیؑ کی سیرت و اخلاق کریمانہ کا اجمالی نقشہ

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی سیرت و اخلاق کریمانہ کا سید برزنجیؒ نے ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچا ہے جس کا ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

”امام مہدیؑ حضور ﷺ کی سنت پر عمل کریں گے، کسی سوئے ہوئے شخص کی نیند نہ برب کر کے اسے جگائیں گے نہیں، ناحق خون نہیں بہائیں گے، ہاں! البتہ سنت کے خلاف کام کرنے والے سے جہاد کریں گے۔ تمام سنتوں کو زندہ کر دیں گے اور ہر قسم کی بدعت کو ختم کیے بغیر چین نہ لیں گے، آخر زمانے میں ہونے کے باوجود دین پر اسی طرح قمار ہوں گے جس طرح ابتداء میں حضور ﷺ قائم تھے۔ ذوالقرنین سکندر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح پوری دنیا کے فرمانروا ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر قتل کر دیں گے (جیسا نیت کو منادیں گے۔) زمین کو عدس و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی، لوگوں کو بے حساب لپ بھر بھر کر دیں گے۔ مسلمانوں میں الفت، پیار و محبت اور نعمتوں کو لوٹا دیں گے، اور تقسیم بالکل

ٹھیک ٹھیک کریں گے، آسمان میں ربّنا سے مدد بھی ان سے راضی ہوں گے اور زمین پر بسنے والے جاندار بھی ان سے خوش ہوں گے، پرندے فضاؤں میں، وحشی جانور جنگلات میں اور مچھلیاں سمندروں میں ان سے خوش ہوں گی۔ امت محمدیہ کے دلوں کو خفا سے بھر دیں گے حتیٰ کہ ایک منادی آواز دے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو، وہ آکر لے جائے تو اس کے پاس صرف ایک تائی آگے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے، منادی اس سے کہے گا کہ تم خزانچی کے پاس جا کر اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ وہ شخص خزانچی کے پاس آکر اسے پیغام پہنچا دے گا تو وہ کہے گا کہ تم حسب منشا جتنا چاہو لے لو، وہ شخص اپنی گود میں بھر کر مال جمع کرنا شروع کر دے گا کہ اچانک اسے شرم سی محسوس ہوگی اور وہ اپنے دل میں کہے گا کہ تو امت محمدیہ کا سب سے زیادہ لالچی انسان ہے، یہ سوچ کر وہ شخص اس مال کو واپس کرنا چاہے گا تو اس سے وہ مال واپس نہیں لیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ ہم لوگ کچھ دے کر واپس لینے والوں میں سے نہیں ہیں، ان کے زمانے میں تمام لوگ ایسی نعمتوں میں ہوں گے کہ اس سے پہلے اس کی مثال لوگوں نے سنی تک نہ ہوگی۔ بارشیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ آسمان اپنا کوئی قطرہ پس انداختہ نہیں چھوڑے گا، اور زمین اتنی پیداوار اگائے گی کہ ایک بیج بھی ذخیرہ نہیں کرے گی، ان کے زمانے میں جنگلیں ہوں گی، وہ زمین کے نیچے سے اس کے خزانوں کو نکال لیں گے اور شہروں کے شہر فتح کر میں گے، ہندوستان کے بادشاہ ان کے سامنے پابند سلاسل پیش کیے جائیں گے اور ہندوستان کے خزانوں کو بیت المقدس کی آرائش و تزئین کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ لوگ ان کے پاس اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ اور سردار کے پاس آتی ہیں حتیٰ کہ لوگ اپنی سابقہ نیک حالت پر واپس آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کولہوں پر مارتے ہوں گے، ان کے لشکر کے سب سے آگے جبریل علیہ السلام اور حفاظت کی خاطر سب سے پیچھے میکائیل علیہ السلام ہوں گے، ان کے زمانے میں بھیڑیے اور بکریاں ایک ہی جگہ چریں گے، بچے سانپ اور بچھوؤں سے

حمیہیں گے اور وہ نوجوان نقصان نہ پہنچائیں گے، انسان ایک مند (خاص مقدار) بوئے ہوگا، اس سے سات سوئی پیداوار ہوگی۔ سود خوری، واپسوں کا نزول، زنا اور شراب نوشی ختم ہو جائے گی۔ لوگوں کی عمریں لمبی ہوں گی، امانتوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا۔ شریروں کو ہر گز ہلاک ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ کی اولاد اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی نہ رہے گا، امام مہدی محبوب خلایق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنے کی آگ کو بجھائیں گے۔ اور زمین میں اتنا امن و امان قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کے پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کر آئے گی اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا کوئی خوف نہیں ہوگا، نیز انبیاء کرام علیہم السلام کے اسفار میں لکھا ہے کہ امام مہدی کے فیصلوں میں ظلم و نا انصافی کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوگا۔ (۱۱ شذ، شرط الساعۃ ص ۱۹۶-۱۹۷)

طاؤس سے منقول ہے کہ امام مہدی اپنے عمال کی کڑی نگرانی کرنے والے، نئی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔ (کتاب الفتن ص ۲۵۰)

الغرض! وہ تمام خوبیاں جو ایک عمدہ قائد اور اچھے امیر میں ہونی چاہئیں، وہ ان تمام سے متصف ہوں گے اور اخلاقِ رزویلہ سے پاک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی یہ حالت یکایک بنا دیں گے جیسا کہ اس سے قبل آپ یہ روایت پڑھا آئے ہیں کہ ”مہدی ہمارے گھر والوں میں سے ہوں گے جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک رات میں ہی کر دیں گے۔“

﴿حضرت امام مہدیؑ کا حلیہ مبارک﴾

حضرت امام مہدیؑ متوسط قد و قامت کے، لک، گندمی رنگ، کشادہ پیشانی، لمبی اور ستواں ناک والے ہوں گے۔ ابرو قوس کی طرح گول ہوگی، کھلتا ہوا رنگ ہوگا، بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں گے اور بغیر سرمہ لگائے ایسا محسوس ہوگا کہ گویا سرمہ لگائے ہوئے ہیں۔ مزید تفصیلات سید برزنجیؒ کی زبانی ملاحظہ ہوں۔

﴿و اما حلیہ فانه آدم ضرب من الرجال ربعة، اجلی

الجبہ اقلنی الانف اشمہ، ازج ابلج، اعین اکحل

العصبي، براق الشابا الوفاها، في هذه الايام حال اسود،
بعض وجهه كانه كوكب دري، كث اللحية، في كفه
علامة للنبي ﷺ، اذيل الصلدين، لونه لون عربي،
وجسمه جسم اسرايلى، في لسانه ثقل، وادابها عليه
الكلام ضرب لبعده الايسر بيده اليمنى، ابن اربعين
سنة، وفي رواية ما بين الثلاثين الى اربعين، خاشع لله
خشوع السر بوجاهه، عليه عبايتان فطوايتان يشبه
السي ﷺ في الحلولا في الحق (كتاب النور ص ۹۵، ۹۶)

”نام مہدی کا عید یہ ہے کہ دو اتنی کندی رنگ ملے ہیں اسم
والے، متوسط قد قامت کے مالک، خوبصورت کشادہ چہشتی
والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، اہر قوس کی مانند گول اور
رنگ حسن، ہوا کا، بڑے بڑے سیاہ قداری ریشیں آگے سے
ہوں گے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے
سے کچھ قاصطے پر ہوں گے (بالکل ملے ہوئے نہ ہوں گے) دائیں
رہا سپاہ تل کا شان ہوگا، روشن ستارے کی طرح نہ چہرہ
پیدا ہوگا مگر زمینی ہوگی، اندھے پر ہمارے شیطان طرح ولی
مست ہوگی شاد و در میں ہوں گی رنگ المی عسلی طرح اور
نہر راہیں صید ہوگا، مان میں دھمک ہوگا جس کی ہر سے
ہوئے نکت ہوا کرے گی اور اس سے نکل آ کر اپنی بانیں
مان پر اپنا دایاں ہاتھ مارا کریں گے، ظہور کے وقت ۳۰ سال کی عمر
ہوئی در یہ ایت کے مطابق ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہو
ہوگی، اللہ کے سامنے خشوع و خضوع کرتے ہوئے پرموں کی
طرح سپاہ پھیلان کریں گے (اصل میں سر کندہ ہوئے

میں اس کا ترس رہیں، ہوا یا پستہ (۱۰۰) عید میں
رست یہ ۳۰ سے ۴۰ سال کے، ساق میں صبر ستارے شاد
ہوں گے لیکن خلقی طور پر (کامل) مشابہ نہیں ہو گے۔“

حضرت امام مہدی کا عید حضرت عیسیٰ سے بھی اسی طرح حقوق کے لیکن میں
میں یہ عطا دے ہوئے ہیں، اس و خیر میں ہوا کی ربانی مدد دے گئے

کث اللحية، كحل العين، براق الشابا، في وجهه
حال افسى احسن، في كفه علامة النبي ﷺ، يخرج
بسرابة النبی ﷺ من شرط معلق صوابا مربعة،
فيها حمر لم ينشر عند نوفي رسول الله ﷺ ولا
تنشر حتى يخرج المهدي، يمد الله بثلثة آلاف من
الملئكة، يضرعون وجوه من خالفهم وادبارهم، يبعث
وهو ما بين الثلاثين والاربعين (كتاب النور ص ۹۵)

”نام مہدی کی زمینی مٹی ہوگی، بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں
گے، کھڑے دو دانت انتہائی سفید ہوں گے، چہرے پر گل کا نشان ہو
گا، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، کندھے پر حضور ﷺ کی
طامست ہوگی، فروغ کے وقت اس کے پاس حضور ﷺ کا چہرہ
سیا و روشنی رہیں، اور جھنڈا ہوگا جس میں (نیک روحانی) ہدایت ہو
گی جس کی ہر سے وہ حضور ﷺ کی وفات سے ملے، ظہور
مہدی سے قبل بھی میں پھیلایا جاتا ہوگا، (بلکہ نہیں جاتا ہوگا)
اندھ ذاتی میں ہر فرشتوں کے درجے ان کی مدد میں کے جان
سے نکلے گئے چہرے میں ہر وہوں پر دارتے ہوں گے، ظہور کے
وقت ان کی عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوگی۔“

باب ۱۰

﴿ظہور مہدیؑ کی علامات﴾

حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہ کے ظہور کی تقریباً ۳۰ علامات ہیں جن میں سے بعض ایسی ہیں کہ تخلیق کائنات سے لے کر اب تک اس کا ظہور نہیں ہو۔

علامات ظہور مہدیؑ

یہی تو حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی بہت سی علامات ہیں جن کے ظہور پر ہر
 زبان کھج جائے گا کہ یہی مہدیؑ موجود ہیں مثلاً امام مہدیؑ سے قبل سین ہزار سال
 میں ایسی علامات آئے ہوں گے جو آپ سے آج کے زمانے میں آئیں۔ مثلاً یہاں میں سے چند یہ
 ہیں جو آج کے زمانے میں آئے ہیں۔ مثلاً یہاں میں سے چند یہ
 آج کے زمانے میں آئے ہیں۔

حکومت غیبر:

امام مہدیؑ عجلہ فرماؤں گے پانچ سو سال قبل میں مہدیؑ کا
 جس سے ان کی شناخت ہو سکے گی چنانچہ علامہ سید مرتضیٰ تحریر فرماتے ہیں
 ﴿معه قميص رسول الله ﷺ، وسيفه، ورايته من مرط
 مخملة معلمة سوداء فيها حمر لمر قنشر منقوشة
 رسول الله ﷺ، ولا ينشر حتى يخرج لمهدي
 مكتوب على رايته "اليعة لله"﴾ (الشارح ص ۱۹۸)
 اس فقرہ ایک حدیث میں ہے پیش کی کتاب الفتن ص ۴۵۹۔ ۵۰۰ کے
 ہیں۔ وہ اب صدیق حسن خاں کے اپنی کتاب آلاء القیام میں لکھا ہے۔
 اس کا فارسی میں یوں ترجمہ کیا ہے

"واما علاماتہ کہ شناخت شود با تھا مہدیؑ موجود علیہ السلام پس از
 انجملہ آنست کہ پادے قمیص و سیف و رایت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم باشد و قنشر نمود این رایت از وقایع و معجزات و نشو
 تا آگہیرون آید مہدیؑ، وکتوب باشد بر روی این لفظ "الیعة لله"

تقریباً ۱۰۰۰ میں لکھ کے ہیں جس میں ۱۰۰۰ کی روایت و تفسیر اور
۱۰۰۰ میں سے ۱۰۰۰ کی ہیں۔ اور ۱۰۰۰ کے لیے ملاحظہ ہو۔

اسکالر میں حدیث ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰۔ اس حدیث میں ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰

فائدہ

میں اور اس کے بعد کے متعلق آپ پر تصدیقات تقریباً ۱۰۰۰ کے
۱۰۰۰ میں رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک اموی شخص ہوگا جس سے احادیث
میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

﴿وہندہ ہی قصۃ امارۃ السعیانی احدی علامات خروج
لمہدی وقد ورد فیہ احادیث کثیرۃ متواترۃ المعنی﴾
(الطریق اصح ج ۶ ص ۳۰)

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

﴿فلا ینجو منہم الا المعبور عنہم﴾

(الطریق ص ۳۰)

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

عامت نمبر ۶

۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ کا نام آیا ہے گا اس کے زمانے میں مسلمانوں کا اجماع اور

علامت نمبر ۹

امام مہدیؑ کا منہ میں دھن کی خوشبو ہوگی۔ اس کی سبیل اللہ تقسیم کر دیں گے۔ (حدیث میں ۱۹۹) اور خاندان کعبہ کے سر دھن سے ہوگا جو امام مہدیؑ کی تقسیم فرما دیں گے۔ "رتاج الکبر" کہا جاتا ہے۔ (آثار القیامہ ص ۳۹۹)

علامت نمبر ۱۰:

حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں اشرافیہوں مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدیؑ کو ثابت کیمنہ (جس کا قرآن کریم میں بھی یہ طور آیا ہے۔ "وقل لہم بیہد ان ایہ ملکہ ان یاتیکم الذلوت فہ مکینہ من دیکم" (نور ۴۱) اس کا جس کے ساتھ ہو دیں۔ یوں عقائد ثابت ہیں، اس سے وہ اس ثابت کو حضرت امام مہدیؑ کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ نواب مہدی حسن خان لکھتے ہیں:

"دار النعمہ آنکہ ثابت کیمنہ رہا رکھا یہ دار النعمہ وطم یہ ہر آدرہ در بیت المقدس نمبر ۱۳۰۰ بدین ۱۰۰ مسلمان شہداء الثقلین منہم۔" (آثار القیامہ ص ۳۹۹) حدیث میں ۱۹۹ پر بھی ہے۔

نعمت ان علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام مہدیؑ کی ثابت کیمنہ کو اطمینان کی خاطر دیکھ کر یہ سے نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو بیچ دیں گے۔ چنانچہ ایک سے باقی مارے یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔

علامت نمبر ۱۱:

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ روایت نکل چلا ہے کہ:

علامت نمبر ۱۲:

مغرب کی طرف سے کی محضوں کا سودا ہوتا (ظاہر ہے یہ حضرت محمدؐ کے ساتھ ہوتے ہیں) اور اس شخص کا سر اور قیدیہ اند کا ایک آبی رنگ چہرہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک قتل کی ہے۔

﴿علامہ حروج المہدی الیہ یقبل من المغرب، علیہا

رحل اعرج من کبدہ﴾ (تاب نقل ص ۱۳۰)

"امام مہدیؑ کے ظہور کی علامت وہ چند محضوں سے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے اور ان کا سر اور قیدیہ اند کا ایک آبی رنگ ہوا۔"

علامت نمبر ۱۳:

معدن الوراق سے ظہور امام مہدیؑ کی علامت کفر کا پھیل جانا یا اس کی ہے۔ چنانچہ فہیم بن حماد روایت کرتے ہیں:

﴿لا یخرج المہدی حتی یکفر باللہ جہور﴾

(تاب نقل ص ۱۳۰)

"امام مہدیؑ کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر نہ کیا جائے۔"

علامت نمبر ۱۴:

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل قتل و غارتگری اس قدر عام ہو جائے گی

روایت اس طرح نقل کی ہے،

﴿لَا يَخْرُجُ الْمُجَاهِدُونَ حَتَّى يَقْتُلُوا كُلَّ تَبَعَةٍ مَعَهُ﴾

1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 26

نہ ہوں لی ایک راایتِ صحت ملے، صحت مجھ پر ہے عطا ہو مقبس ہے۔

❖ لا يخرج المهدي حتى يقتل ثلث، ويموت ثلث،

ويبقى ثلث (١٠٠) (عشر مائة)

مہمندی کا نظور نہیں ہو گا یہاں تک کہ ایک تھانی تو اقل ہو جائے گا۔ ایک تھانی پتی چلی موت م جا میں گہ اور ایک تھانی باقی نہیں ہے۔"

نہیں مہر پر تقصیرات غفر یہ آپ سے سامنے میری۔ شاہد اللہ۔

علامت نمبر ۱۵:

نمبر، مہمندی سے قتل لوگوں میں فحاش، تمغہ جی میں قدر بھیل جاے۔
ایک آدمی جنہو بصورت کو نڈی واس کے ورت کے برابر۔ اس میں بیچنے کے لیے تیار ہو
جاے گا جیسا۔ کتاب الفتن ص ۲۳۲ میں قصہ کی روایت موجود ہے۔

علامت نمبر ۱۶:

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصدیق و اقرار امت مسلمہ کی عزت و
شرف اور اس کی بلند مقامیت کی سب سے اہم دلیل و دلائل ہوئی جو حضرت عیسیٰ علیہ
سلام حضرت امام مہدی کی تقدیر میں اقرار میں آئے۔ اسی کی تائید ۳۳۳۹ھ (۱۹۲۰ء)
تکین اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منصبِ نبوت و رسالت پر کوئی حرف نہیں آئے
کا وہ یہ بات ہی ہوگا جیسے حضور ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ
رضی اللہ عنہ مہدی کی تقدیر میں تمہارا ہی نام ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسالت میں کوئی کی نہیں آئی۔

اور جیسا کہ یہاں نواختہ ہو چکی تھی۔ سارے کاموں کا سامنا کرنے کی ہمت نہ کرنے
 والوں کی منہ دہشت و شرمندگی ہیں۔ اس کی ہمیں نصیحت ہے کہ آپ ہی رہائے۔
 باب ششم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

علامت نمبر ۷۱:

حضرت ہامد مدنی کی شہادت کے لیے ایک علامت یہ تھی کہ وہ غصہ و
ہمت اور سیرت میں تو حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گے ہی، حلیہ میں بھی کسی قدر
مشابہت رکھتے ہوں گے۔ مثلاً اس کی ریاں میں لکنت ہوتی جس کی وجہ سے دو ٹکڑے
رہتی تھیں اپنی ران پر ماتھے مار سکتی تھیں جیسا کہ بالتحصیل شہداء یہاں بھی اس سلسلے کی
یہ روایت آپ ﷺ کا ہے جس سے وہ مدنیوں نے اٹھائی مقلدوں میں حضرت
حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

﴿قُلْ لِمَ يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ بِآيَاتِهِ﴾

اسمى وخلقہ خلقی یکنی ابا عبد اللہ (الحادی رحمہ اللہ)

”اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے تب بھی اللہ

ایپ آئی ویجے کے کاغذ اور حقائق میں سے مشاہدہ ہوگا

اور اس کی -یت- اچھی رہے ہوگی۔

علامت نمبر ۱۸:

تکدور امام محمد بن قاسم کی خدمت سے بطور پر دریا کے فرائض کا پانی ختم ہو گیا۔ گا
اور اس میں سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔“ (الاشاعرہ ص ۱۹۹)

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے

فلاتقوم الساعة حتى يحسر الفرات في حبل من ذهب

اس مسئلے میں ائمہ نے متعدد روایات سے اس تصور کی تائید کی ہے۔

۱۰۹

﴿باتی قوم من قبل المشرق معهم رايات سود فيسألون الحير فلا يعطونه فيقاتون فيصرون فيعطون ما سألوا فلا يقبضونه حتى يدفعوا إلى رحل من هل يسي ليمطوهم قبطا كما ملأوها جورا فمن افرك ذلك محكم فليأثمهم ولو جوا على الفلج﴾ (الاشترار ص ۳۸)

”مشرق کی طرف سے ایک قوم سیاہ چھتروں کے ساتھ آنے کی اور وہ لوگ (ضرورت کی وجہ سے) مال کا مطالبہ کریں گے، لوگ اس مال میں سے ان کے قودوں کیلئے اور اس پر مال جمع کریں گے۔ اب وہ لوگ اس مال کا مطالبہ و چرنا کر پائیں گے تو اس کو قبول کریں۔ ان کے قودوں کے مال میں سے ان کی ریت میں سے ایک ٹھکڑے کے توالے کریں گے جو میں وہی طرح حد و مضاف سے جوڑے گا جیسے دوکوں سے پہلے اسے ظلم، ستم سے بھرا ہوگا سو تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو اس نے پاس آجائے نہ چہرہ پر چلے آجائے۔“

علامت نمبر ۲۹:

ایک کان کے پاس لوگوں کا جنس جانا۔

اس سید میں حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

﴿تخرج معادن مختلفة معدن منها قريب من الحجر بانه شرار الناس يقال له فرعون فينما هم يعملون فيه

اذحسر عن الذهب فاعجبهم معمله فينما هم كذلك اذ عصف به وبهم﴾ (الاشترار ص ۳۸)

”قیامت کے قریب لائق علاقوں سے (لائق (وہاتوں کی) تائیں برآمد ہوں گی جن میں سے ایک کان تھامے قریب ہی ظاہر ہوں گی۔ اس کے حصوں کے لیے ایک مدت میں آدمی جس کا قب (کی شہرت ظلم، ستم کی وجہ سے) ان کو پائے ہوگا، آئے گا (اور ان کو اس میں کام کرنے پر لگائے گا) تو اس میں کام کرنے والے ہوں گے کہ سونے کی ایک اور کان ظاہر ہوگی، اس کو یہ رو بھی خوش ہی ہو رہے ہوں گے کہ وہ اس کان سمیت زمین میں دفن دیے جائیں گے۔“

علامت نمبر ۳۰:

غیر مہدیؑ پر استغناء کی علامت میں سے ایک علامت وقت کا انہی کی تہمتوں سے گزرنا بھی ہے جس کی وجہ بظاہر وقت میں بے رقی کا پیدا ہو جانا ہوگا چنانچہ حضرت سید یرزقیؒ فرماتے ہیں:

﴿ومها طلوع القرن ذي السنين﴾ (الاشترار ص ۳۳)

”اس کی تائید ترقی شریف کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة وتكون الجمعة كالיום ويكون اليوم كالساعة ويكون الساعة كالصرمة بالدر﴾ (رواہ الترمذی و مشکوٰۃ ص ۷۷)

”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ روز قریب نہ ہو

جائے (اس تجزی سے نہ گزرنے گئے کہ) سال مہینہ کے برابر،
مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھنٹے کے برابر اور
ایک گھنٹہ آگ کا شعلہ لگنے کے برابر نہ ہو جائے۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ علی قاری نے امام خطابی کا یہ قول نقل

فرمایا ہے

فان سال الحسابی ویکون ذلک فی زمن المہدی
وعیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام او کلیهما قلت والاحیر
هو لا ظہر و ظہور هذا الامر فی خروج الدجال وهو فی
زمانہما (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۲۹)

”امام خطابی نے فرمایا ہے کہ ایسا امام مہدی یا حضرت عیسیٰ یا دونوں
کے زمانے میں ہوگا، میں کہتا ہوں کہ آخری قول ہی زیادہ ظاہر ہے
کیونکہ یہ معاملہ خروج اچان کے وقت پیش آنے کا اور اچان کا
خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ہوگا۔“

باب چہارم

ظہور مہدی سے قبل کے واقعات

خروج سفیانی، سفیانی کا نام وحید، کردار،
کنیت، خروج، تختہ فساد پھیلانا، وغیرہ

﴿ظہور مہدیؑ سے قبل کے واقعات﴾

چونکہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ارادہ سجدہ قیامت کی علامت میں سے جب علامت سے اس سینہ و تپان میں سے اس کے ارادے سے قبل کے واقعات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خروج سفیانی:

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل عرب و شام میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۱۰ھ میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو ۱۰۰ سال تک قتل کرے گا، حسب بیان سید برقی :-
 شخص خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا۔

(ترمذی ص ۳۳۲، کتاب البرہان ج ۲ ص ۳۳۹، بحار ص ۳۳۹، حضرت علیؑ)

شیخ الطبرانی ص ۱۰۱ سے بھی سفیانی کے خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے
 ۱۰۰ سال تک قتل کی ہے جس میں اس کا چھوٹا اور بیعت خروج بھی مذکور ہے۔

”سفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ہوگا، یہ

شخص بھاری بھرمار جسم والا ہوگا، چہرے پر چمک کے آثار ہوں

گے، آنکھ میں سفید رنگ کا نشان ہوگا، دھنسل کے نواحی علاقوں میں

سے ایک اولاد سے خروج کرے گا جس کا نام ”ادنیٰ“ ہوگا۔

۱۰۰ سال آئیں گی تک جہنم کے ساتھ خروج کرے گا، جس

میں سے ایک کے پاس ایک جھنڈا بھی ہوگا۔ لوگ اس کے

جھنڈے تلے ہڈا آنے کا خیال کریں گے اور اس کے آگے آگے

نہیں میل پھرتے ہوں گے، جو آئی بھی اس جھنڈے کو سرنگوں کرنا

پاسے گا وہ خواہی شکست سے ۱۰۰ بار ہوگا۔“ (کتاب المعصوم ص ۸۸)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ عیانی ۱۰۰ میں سے ایک شخص ہوگا جس میں ستر ہفت ہزار سال کا تجربہ ہوگا جس سے وہ ۱۰۰ ہزار سال تک جی رہے گا اور اس کی عمر ۱۰۰ ہزار سال ہوگی۔ (کتاب الفتن ص ۱۰۰)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿يُصْحَرُكَ سَابِقٌ وَرَجُلٌ عَمُورٌ الْعَيْنُ، فَيَكْثُرُ الْهَرَجُ،

وَيَحِلُّ النِّسَاءُ وَهُوَ الَّذِي يَحُثُّ بِجَيْشٍ إِلَى الْمَدِينَةِ﴾

(کتاب الفتن ص ۱۲۳)

”ایلیہ میں ایک کاٹھن مختصر ہوگا جو کثرت سے فتنہ پھیلائے

گا اور عورتوں کو حلال کرے گا اور یہی مدینہ کی طرف ایک لشکر روانہ

کرے گا۔“

سفینی کا نام:

سفینی کے نام کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں چنانچہ مولانا سید محمد بدیع عالم مدظلہ نے ”ترجمان القرآن“ میں امام قاضی کی تذکرہ کے حوالے سے سفینی کا نام مردہ ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ بن سادات نے کتاب الفتن ص ۱۰۰ پر سفینی کا نام عبداللہ ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب تذکرہ ص ۱۸۹ پر سفینی کا چار نام مہدی بن یزید ذکر کیا ہے۔

امام قرطبی نے اپنی کتاب تذکرہ ص ۱۹۳ پر یحییٰ بن محمد بن جعفر بن سنان کی روایت سے سفینی کا نام قسب بن یونس نقل کیا ہے۔

سفینی کی حکومت اور مدت حکومت:

مولانا سید بدیع عالم فرماتے ہیں کہ سفینی کا نصف شام و مصر نے اطراف میں چلے گا (ترجمان القرآن ج ۳ ص ۳۷۴) اور اس کی مدت حکومت نے بارے میں ایک

روایت یہ ہے کہ عیانی ستر سال سے حکومت کرے گا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کی مدت حکومت ۱۹ ہزار سال ہوگی۔ (کتاب الفتن ص ۱۸۸)

سفینی کی بیعت کرنے والے اہل شام ہوں گے (چاہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل خروج سفینی ہوگا) اس سفینی کے خروج سے پہلے یہ شخص ۱۰۰ سال تک زندہ رہے گا اور اس کی عمر ۱۰۰ سال ہوگی۔ (کتاب الفتن ص ۱۰۰) عیانی نام کے تین افراد ہوں گے جن میں سب سے آخری امام مہدی کے ظہور سے قبل خروج کرے گا یہاں اس ”حزب سفینی سے پہلے“ (سفینی بن کوثر) کے اہل مشرق سے قتال کرے گا اور ان فلسطین سے اٹھیں گے اور حجاز، مصر، جو کہ مشرق کے جنوب میں واقع ہے، تک جا پہنچے گا۔ وہاں تک کہ وہاں جنگ ہوگی جس میں اہل مشرق شکست کھا کر ہجرت کر دیں گے (حمیۃ القلوب) تک جا پہنچیں گے، وہاں مجتمع ہو کر پھر سفینی سے ٹکریں گے اور حسب سابق شکست کھا کر مصر کے قریب ”مصر“ نامی جگہ پہنچیں گے۔ وہاں پھر جنگ ہوگی اور اہل مشرق قریب آ پہنچیں گے۔ اس کے بعد وہ بغداد کے قریب ”ما قرقوا“ نامی جگہ پہنچیں گے اور قریب بیعت کر دیں گے۔ لیکن وہ اس میں بھی شکست کھا جائیں گے اور سفینی بن کوثر کے اموال کو تنہا کر کے مال غنیمت بنا لیں گے۔ اس کے بعد سفینی کے حلق میں ایک پھوڑا ٹپکے گا اور وہ ایک وقت کو فتنہ میں داخل ہو کر شام کو اپنے شکریں سمیت واپس روانہ ہو جائے گا اور شام کے قریب پہنچ کر راستے میں ہی اس کی وفات ہو جائے گی۔ اور جب اہل شام کو سفینی بن کوثر کی خبر معلوم ہوگی تو وہ بغاوت کر دیں گے اور سولہ گھنٹہ کے ایک شخص مہدی بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اس کی دلوں ”میں اندر کو دھنسی ہوں گی“۔ یہی بدعت ہوگا جبکہ اہل مشرق سفینی کی موت کی خبر سن کر کہیں گے کہ اب اہل شام کی حکومت ختم ہوگئی اور وہ نئے امیر کی امانت سے انکار کر کے باغی ہو جائیں گے۔ مہدی بن یزید (سفینی) و معلوم ہوگا تو وہ اپنے سارے لشکروں کو لے کر باغی ہو جائے گا اور ان سے خوب قتال کرے گا حتیٰ کہ اہل مشرق شکست کھا کر کوثر میں داخل

یہ دعائیں تھیں اور حیاتی ان میں سے نہ لے سکا۔ ان کو قتل کرے مگر توں اور بچوں کو قید کرے
اور نہ وہ رہا کرے گا۔ اس سے بعد تجارتی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا۔"

(کتاب الفتن، ص ۸۷)

فتنہ سفیانی کی سختی

سفیانی کا فتنہ اس قدر سخت ہو گا کہ ایک حدیث میں ہے
"مصور سجدہ کرے دیکھو ابوسفیانؑ کی آواز" میں سے ایک شخص اسلام
میں یہ سوراخ کھودے گا کہ پھر اس کو بند نہیں کیا جائے گا۔"
یہ حضرت ابو سعید بن ابی ریحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
"دین دایہ اور ٹھیک ٹھیک چلتا رہے گا یہاں تک کہ سب سے پہلے
اس کا مشہد سوامیہ دایہ فتنہ کرے گا۔" (کتاب الفتن، ص ۸۹)
اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ

"جو ہاشم میں سے ایک شخص غلو بن جائے گا وہ سوامیہ کو قتل
کرے گا چنانچہ سوامیہ میں سے صرف چند افراد ہی قتل ہونے سے
بچیں گے۔ پھر سوامیہ کا ایک شخص "سفیانی" بنے گا اور وہ جو ہاشم
نہ آئے ہوں کو س ایک آدمی کے ہاتھ قتل کرے گا جس کو جو
ہاشم سے قتل یا ہوگا (ایک آدمی کے ہاتھ میں دو قتل کرے گا۔)
یہاں تک کہ صرف مورثیں بچیں گی۔ اس کے بعد امام مہدیؑ کا ظہور
ہو جائے گا۔" (کتاب الفتن، ص ۹۳)

نیز ایک روایت میں ہے کہ

"سفیانی اس حال میں خروج کرے گا کہ اس کے پاس ہاس کی
تین لڑکیاں ہوں گی اور جس کو مکی ان لڑکیوں سے مارے گا وہ مر

جائے گا۔" (کتاب الفتن، ص ۹۵)

خروج سفیانی کی کیفیت:

ایک روایت میں خروج سفیانی کی کیفیت یوں بیان کی گئی ہے۔
"سفیانی کو خواب دکھایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ تھ کر خروج
کر۔ وہ اس ارادے کے ساتھ طے گا لیکن اپنی موافقت میں کسی تون
پائے گا، دوبارہ اسی طرح اس کو خواب آئے گا، پھر تیسری مرتبہ اس
سے کہا جائے گا کہ تھ کر خروج کر۔ اور دیکھو کہ تمہارے گھر کے
دروازے پر کون ہے؟ چنانچہ وہ تھ کر دیکھے گا تو اس مرتبہ اپنے گھر کے
دروازے پر سات یا نو افراد کو پائے گا جن کے پاس جھنڈے ہوں گے
اور وہ اس سے کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں (اس لیے تم ہمیں اپنا
بھائی سمجھو اور تمہارے کی کوئی بات نہیں) چنانچہ وہ ان کے ساتھ خروج
کرے گا اور وہ اپنی یا بس کی بستیوں میں سے کچھ لوگ اس کے تابع ہو
جائیں گے۔ ان کی سرکوبی اور ان سے جنگ کرنے کے لیے دمشق کا
گورنر روانہ ہوگا لیکن جو ہی اس کی نظر سفیانی کے جھنڈے پر پڑے
گی وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوگا، اس دنوں دمشق کا گورنر جو عباس
کی طرف سے مقرر ہوگا۔" (کتاب الفتن، ص ۹۵)

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ:

"سفیانی بدترین بادشاہ ہوگا کہ علماء اور فضلاء کو قتل کرے گا اور اس کو
خاک کے گھاٹ اتار دے گا، نیز وہ ان سے اپنی مدد کا مطالبہ کرے گا
اور انکار کرنے پر ان کو قتل کر دے گا۔"

یہ چند روایات بطور نمونہ کے پیش کی گئی ہیں جن میں سفیانی کے حالات کا بقدر

ساتھ لایا گیا ہے۔ یہ کتاب جدید، رواں دواں کی ہیئت پر ہوگی اس لیے میں اسے جلدی سے اپنی کتاب خانہ میں صفائی کے تقاضے پر روکتا ہوں۔ اری ہے۔

[illegible]

سے کوچ کا ارادہ کر کے روانہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے زمین کی
اور یوں لوہن کر کوہ زمین و پیتھ میں سے اور وہ اسی میں
بیابان میں جا پھنکے گا جہاں سفیانی کا شکر مذکورہ بدترین صورت
حال سے دوچار ہوگا چنانچہ محمد بن علی اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی
مدد و تاء کریں گے اور شیخ و تمید نے ساتھ نہ تھائی سے تمام مافیت
دقت کا سوال کریں گے۔ (۱۲۰ ص ۶۸)

سفیانی کا جھنڈا:

آخر زمانے میں اختلافات کی کثرت ہوگی، قیامت قریب پہنچی ہوگی اور
سفیانی کا خروج ہو چکا ہوگا جس کی علامت یہ ہوگی کہ بقول محمد بن حنفیہ اختلافات کے
وقت شام میں تین جھنڈے بند کیے جائیں گے، ایک جھنڈا بیض نامی شخص کا ہوگا، دوسرا
جھنڈا اسب نامی شخص کا ہوگا و تیسرا جھنڈا سفیانی کا ہوگا۔ (کتاب الفتن ص ۹۹)
اور ایک روایت میں ہے کہ ان تینوں میں سے سفیانی غالب آ جائے گا چنانچہ
مردی ہے کہ:

"جب لوگوں میں اختلافات بڑھ جائیں گے تو پھر وقت گزرنے
کے بعد مصر میں واقع نامی ایک شخص ظاہر ہوگا، وہ لوگوں کو قتل کرتے
ہوئے "ارم" تک جا پہنچے گا پھر اس پر ایک بد شکل شخص جھنڈا لے گا
چنانچہ ان دونوں کے ارمیان سخت جنگ ہوگی اسی اثنا میں دونوں
سفیانی کا ظہور ہو جائے گا اور وہ ان دونوں پر غالب آ جائے گا۔"

(توکل مدور)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"سفیانی مصر جا کر چار ماہ قیام کرے گا اور مصر میں قتل و غارتگری

کا ہزار گرم کروے گا اور لوگوں کو قیدی بنائے گا۔ (۱۲۱ ص ۶۸)

خروج سفیانی کا اجمالی نقشہ:

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "المعجم المختصر فی طبقات مشہورہ" میں
میں "دق سفیانی کی تفصیلات کا ایک عبارت اچھا اور جامع غلام تحریر فرمایا ہے، یہاں اس
کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

"امام مہدیؑ نے ظہور سے پہلے ۳۹۰ سواروں کے ساتھ مدینہ کا
خروج ہوگا اس کے بعد اس نے خیال ہو کلب کے قتل و رفرار
اس کے متبع ہو جائیں گے درود عراق پر حمد کے لیے اپنے لشکر و
روا کرے گا جو مقام ربار (ایک مشرقی شہر) میں قتل و غارت
کری گا، دربار گرم کر دے گا پھر اس کے لشکر کو فہ پر حملہ کرے گا
وہاں میں ہے (احمر تو یہ ہو رہا ہوگا اور احمر) مشرق کی طرف سے
ایک جھنڈا لٹا رہا ہوگا جس کی قیادت و تھیم کے شعبہ میں سات نامی
ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی درود قیدی کو لوں کو آ کر اس کا اور
سفیانی کے لشکریوں سے جنگ کرے گا، سفیانی پناہ دوسرا لشکر مدینہ
منورہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں بھی اس کے لشکر کی تیس دن تک وٹ
مار کرتے رہیں گے پھر مدینہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور
جب مدینہ نامی جگہ پر پہنچیں گے تو حضرت جبریل علیہ سلام و صم
خداوندی ہوگا اور وہ اپنے پاؤں ان پر ماریں گے جس کی وجہ سے پر
لشکر زمین میں غصص جائے گا اور صرف دو آدمی بچیں گے۔

وہ دونوں سفیانی کو آ کر اس ہولناک واقعے کی خبر دیں

سے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا، پھر وہ، اشاورم کے پاس
پیغام بھیجے گا کہ میرے پاس ان دونوں سواروں کو بھیج دو جو غلطیہ

میں نے یہ سنا ہے کہ ان کو دایم بھیج دے گا تو وہ جرم قرار کی سزا میں
مشتاق ہو کر رہے۔ اس میں ہمارے کا "مستحق مسجد" مشق
کے خواب میں اپنی ران پر ایک عورت کو بٹھائے گا اور جو اس پر
نا پسندیدگی کا اظہار کرے گا، اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ "اے محمد بن
قاسم! تم نے ظالموں، مفسدوں اور اس کے پیروں کو دور کر
نے پر بہت محنت کی ہے یہ بہترین کام ہے۔ اب اسے چنا چہ تم اس
سے کہ میں جا کر طو، وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبد اللہ
سے (الح) (قول محمد بن عبد اللہ مہدی ص ۴۰)

فائدہ:

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ اگرچہ محمد بن ہار سے روایت ظہور مہدی و
حرون عین پر بحث ہے، اس وقت مضمون میں نہیں لیکن یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ
امام مہدی کا ظہور اور حرون عین وغیرہ صرف صحیح روایات سے ثابت نہیں بلکہ ان میں صحیح،
نسب، ضعیف وغیرہ تمام روایات شامل ہیں حتیٰ کہ اس میں مضمون روایات بھی موجود ہیں۔
اس لیے اس روایت کا مضمون اور ظہور مہدی ایک ہی حقیقت ہے جس کا انکار
نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ آپ "ظہور مہدی کے متعلق عقیدے کی بحث" میں تفصیل کے
ساتھ پڑھ آئے ہیں۔

نیز امام مہدی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے متعلق مہدیہ میں کلمات بھی ذہن میں رکھنا
ضروری ہیں۔

(۱) امام مہدی کے ظہور ہونے پر ہمارے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، نیز ظہور
مہدی اور خود امام مہدی ہمارے عقائد میں سے کسی عقیدے میں تبدیلی کا تقاضا نہیں
کریں گے۔ اس لیے وہ حیات و حیات اور حیات و حیات کی طرف خوب متوجہ ہوں گے۔

(۲) امام مہدی بنی نہیں ہوں گے اور نہ ہی وہ معصوم ہوں گے، نیز وہ خود بھی اپنی

ت سے مدد نہیں ہوں گے۔

(۳) ظہور مہدی کے وقت امام مہدی کو اناراس کی بیعت و بیعت کرنا فرض ہے
مستحق ہونے کے خلاف نہیں ہوگا کہ اس کے مطابق ہوگا۔

(۴) امام مہدی اپنے وقت موعود پر پیدا ہوں گے اور عام معمول کے مطابق ان کی
پیدائش اور ان کی حیات کی تربیت ہوگی اور جس وقت اللہ کو منظور ہوگا اس وقت اس کے اندر
انہوں میں وہی صلاحیتیں اس میں وہ بیعت فرمائیں گے کہ وہ لوگوں کی قیادت کریں اور
پھر ان کا "امام مہدی" کے عنوان سے ظہور ہوگا۔

باب پنجم

﴿ظہور مہدیؑ ترتیب زمانی کے ساتھ
واقعات کے تناظر میں﴾

جنگیں، امام مہدیؑ کی تلاش، بیت و خطبہ اولیٰ،
استحکام اسلام، پوری دنیا کی حکمرانی، خروج و جال انروس مہدیؑ
وقات مہدیؑ اور ان کی مدت حکومت وغیرہ

﴿ظہور مہدیؑ ترتیب زمانی کے ساتھ﴾

واقعات کے تناظر میں ﴿

گزشتہ صفحات میں بیان شدہ تصدیقات و خاصہ یہ نکات کہ درام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور حق سے اس کا نام محمد بن عبد اللہ یا احمد بن عبد اللہ ہو گا اس کا سلسلہ نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہو کر حضور ﷺ سے جا ملے گا۔ اس کی روایت باسعادت مرید طیبہ میں ہوئی، ان کی سیرت و خصال، روایہ، علیہ صارت و وقت ظہور علامات اور قبل از ظہور واقعات آپؑ کا تفصیل پرچہ چکے، اب آپؑ اس واقعہ سے تسلسل کے ساتھ پرچس تو اس سے نثار، مدنیہ یا لطف حاصل ہو گا۔

لیکن یہ بات ضرور دامنِ شین رہے کہ واقعات کی اس ترتیب سے ظہور مہدیؑ سے نیچے مادہ اس کی میں قطعاً ناروا و غلط ہے، اس مضمون کے مقصد سے خارج ہے۔

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہو گا۔

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل دریائے فرات سے سونے کا ٹیپ پہاڑ نکلے گا، لوگوں کو جب اس کی خبر ہوگی تو وہ اس کے حصول کے لیے دریائے فرات کی طرف نہ ہوں گے، وہاں قیام آدنی کا دائرہ حیثیت سے اکٹھے ہوں گے، دریائے فرات پر سونے کے اس پہاڑ کے حصول کے لیے یہ قیام نام چاہے لشکر کے ساتھ کتب کی ہے، ان قیام میں سے ہر ایک کی تہ کی غیو یا شاہ کا بیٹا ہو گا، ان قیام کے لشکر کے درمیان اس قدر رش و بخل ہو گا کہ وہ سونے کے ٹانوں سے فراقت ہو جائیں گے۔

اور صحیح کی روایت میں اس موقع پر مت محمد یہ ہے کہ یہاں گاہوت سے یہ روایت نامہ موجود ہے کہ جو شخص اس موقع پر حاضر ہو گا وہ سونے میں سے ہونے لے۔

[illegible]

ہوئی تھی کہ وہ تھوڑے ہی عرصے میں اپنی زندگی بھر کی ساری باتیں کہیں گے۔
 ہے اس کو بھی ذکر کرتا لیکن اسی پر اکتفا کرتے ہوئے کہیے کہ یہ سب وہ سوانحی طرز
 وہ نہیں کہ جس سے ہم سب کو ملے ساتھ ساتھ اس کے دل میں بھی یہ مصائب ظہور فرمیں
 ۔

مقدمہ بیداء میں اشعر سفینی کا احضار

اب مہدی کو حضرت امام مہدی کے علم کی طرف اشارہ کیا اور اس سے یہ
 شعر پڑھ کر یہ خبر دی کہ جو تمہیں ان ملک پر سرور میں ہوگا قتل و غارتگی کا بار
 رکھے گا اور امام مہدی کی فاش میں ہوگا پھر وہ لشکر مدینہ سے روانہ ہوگا اور حسبِ تقدیر
 یہاں پہنچے گا کہ چوالیس لاکھ آدمی اس میں ہیں۔ (مسند احمد ج ۲ صفحہ ۲۴۰ تا
 ۲۴۳) (حدیث ۳۰۶۳ تا ۳۰۶۵) اس واقعہ کی تفصیل کے لئے یہاں سے ایک توضیح کے
 پاس یہ بات کہ یہ پہنچے گا اور اسے حضرت امام مہدی کو یہ خوشخبری سناے گا کہ اب
 امام مہدی کے واسطے تو فرما میں گئے کہ ہاں یہ فریق کا وقت آیا ہے چنانچہ وہ
 وہاں سے نکل کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور جو ہاتھ کے خوگے قید ہو چکے ہوں گے انہیں
 آزاد کر دیں گے اور ایسے ہی ایسے پوری سرزمین کا وقت آ رہا ہے۔

اہل خراسان پر کیا جتی؟

نہایت قبل آپ یہ پڑھتے تھے۔ حضرت ہامد صدیقؒ نے غلبہ کے قبل چھ
 ٹوٹے سال میں بیچوش خواب میں گدھن کا تاش سفید پر جاری رکھے کا میں ان
 برقاہتہ پائے گا کہ اس اثناء میں امام مہدیؑ کا ظہور ہو جائے گا۔

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد ان کی ہوا اور اہل فراسا کی عزت —
یہ سب وہی ہے، امام سے ملنے سے حالتِ پست کی محسوس و غیر محسوس ہے ۱۱

یہ ثابت کیا ہے کہ اس دور میں مسلمانوں کی فطرت کا اور ہندوؤں کی فطرت میں اتنا فرق ہے کہ جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ان کی فطرت سے ملتا جلتا ہے اور ان کے دل پر آشوب ہوگا۔

[illegible]

خزائن سے سپاہ جہنڈوں کے ساتھ روانگی

امام مدنی کا بچپن، بھائی کی اقسامشرق سے آغری کے میں ہوگا اور
 ان کا اقبالان کے کوئوں کوئے رچھوں چھوئے یہ محمدوں کے ساتھ وہ کہ
 ان کے مہل کا فخر جو محمد کے مہل میں سے متا طرہ واقامت و ان مہل تک
 علی (رحمہ اللہ) جو صرف غور پر ہوئی، ایک شخص شیبہ بن صحن نامی ہوگا وہ
 بات سے کہ اس کے ساتھ ٹھکانے کا اور ساتھ رہتی اور ہوگا ان میں سے رہتے میں مسعود
 مہل میں رہے ہو جائیں تو وہاں بھی رہتے سے بنا دے گا اور امام مدنی سے یہ
 ان کے گا اور مدینہ میں تاکہ اسے حضور میں رہنے فرمایا

➤ إذا سمعتم براءيات سيوفاء أفلت من خراسان فاقوها

ولوحوا على الملح) (تذييل ٥٦ ص ٥٦)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تے تو قرآن نے پاس چلے جائا چہرہ پر چل جائے۔

سنیائی کے ساتھ جنگیں:

غرض اس کا سنیائی کے لشکر سے متا سامنا ہوگا اور اس کے درمیان جنگیں شدید جنگ ہوگی پھر حسنا کی طرف سے اس باغی کی مدد کے لیے ایک بڑا لشکر آپہنچے گا جس کا سردار بوہری میں سے ہوگا اور یوں اللہ تعالیٰ "ری" کی اس جنگ میں اپنے دوستوں کی مدد فرمائے گا۔

"ری" کی اس جنگ کے بعد "مہائن" میں جنگ ہوگی پھر "مہاترقوہ" میں ایک مسیحی جنگ ہوگی اور سیاح جندے آکر ایک پانی وں جہ (کان دریائے اجد) کے قریب پڑاؤ لیں گے، دھ کوڈ میں جب سنیائی کے لشکریوں کو ان کے آنے کی اطلاع ملے گی تو وہ بھاگ جائیں گے اور مسلمانوں کو پہنچا رہم سو باہم کو را کر میں گئے۔

اس کے پچھ عمر بعد کوڈ کے کسی علاقے سے ایک قوم نکلا گی جس کا نام "مصب" ہوگا، ان کے پاس تھوڑا سا اسلحہ ہوگا، ان میں ہمد کے بھی ہتھیار ہوں گے جو سنیائی کے لشکر وغیرہ بادیہ چلے ہوں گے وہ ان کے ساتھ آئیں گے۔

جب بوہائم کوڈ کے قیدیوں کو آزاد کرالیں گے تو ان میں سے ہتھیاروں کو بیاد معذے دے کر (جو کہ بطور عداوت کے ہوں گے) امام مہدی کے پاس بیعت کے لیے بھیجیں گے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں گے اور سرزمین قدس میں امام مہدی کو پالیں گے وہ ان سے بیعت کر کے ان کو اپنے ساتھ شام لے آئیں گے۔

کلمہ حق کہنے کی سزا:

اس طرف تو یہ ہو رہا ہوگا اور دوسری طرف سنیائی زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ ایک عورت سے دن کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں شراب کی ایک مجلس میں بدکاری کی جائے گی، اسی طرح ایک عورت سنیائی کی راس پر کریمہ جائے گی جبکہ وہ جامع دمشق کی محراب میں میٹھا ہوگا، اس وقت ایک فیرت مند مسلمان سے مسجد

ن۔ کے وقت وہ یہ یہ مظلوم رہا۔ جائے گا اور وہ لڑاؤ کے کارہائوں سے قریب رہا۔ اس کے بعد اس نے سوائے یہ تھا۔ کے۔ ظاہر ہے کہ سنیائی و حق کی یہ بات ان کے لیے اور وہ اس دھڑلے حق سے ہوں پادش میں موت کے کھاتے اتارے گا اور یہ وہی نہیں بلکہ جس نے بھی اس کی تائید کی ہوگی اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے ایک منائی چارے گا کہ اے گو اللہ تعالیٰ کے قریب جاؤ، من قتل ایران کے مسلمانوں و اور کے امت محمدیہ کے بہترین آدمیوں پر میرا مقرر کیا ہے اللہ تم مدد کرے میں اس سے جا کر مل جاؤ (ان کے قدم میں شامل ہو جاؤ)۔ ان کا نام احمد بن عبد اللہ ہے اور وہی مہدی ہیں۔

امام مہدی کی کرامت

امام مہدی ان وارین سے بیعت کیے کے بعد اپنی فوج کو لے کر رستہ پر، ان قریب کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہاں ان کے پچھرا لایا جائیگا، وہ اس کے لشکر کے ساتھ ان سے آکر بیٹھیں گے اور نہیں گے کہ اے برادر علم اس امر خلافت کا حق ہے، ہر قدر ہوں کیونکہ میں حضرت حسن کی اولاد میں سے ہوں اور میں ہی مہدی ہوں، امام مہدی ان سے کہیں گے کہ نہیں امام مہدی تو میں ہوں احسنی کہیں گے۔ آپ کے پاس ان شالی بھی ہے جس سے آپ کا مہدی ہونا معلوم ہو جائے گا اور میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں؟ اس پر امام مہدی ایک ایک ہوتے ہوئے پڑے کی طرف اشارہ فرما دیں گے وہاں کے سامنے آکر گے گا اور میں نے ایک کونے میں یک جگہ ٹھیک گاڑ دیں گے، اسی وقت سر پہ ہو کر بڑے بار لانے لگیں گی۔ یہ کرامت دیکھ کر احسنی مسکائیں گے۔ امام مہدی آپ ہی کا منصب ہے اور آپ ہی کو مبارک ہو دینے پر امام مہدی نے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔

سنیائی کا بیعت کرنا:

اسی سے بیعت لینے کے بعد امام مہدی وہاں سے کوئی بیٹے کے دربار میں

میں وہ روئے گا اور تمام اوقات میں یہ روئے گا۔

رومیوں کا مطالبہ اور شکر اسلام کے تین حصے

مسلمانوں کو رومیوں کے اس خدشہ کی اطلاع کی تو عدینہ منورہ سے پہلی
بجہ میں فرما کر مشتمل ایک دو جماعت جو امام مہدیؑ کی سعادت میں وہ جہاد سے جنگی
کی نکلے گی اور مذہب و مقام پر جنگی صرف ہدیٰ کرنے کی و رانی بھی صرف رہے ہو
جائیں گے اس کے بعد اسوں میں سے ایک آٹھ ہجرت سے نکل مسلمانوں سے
مطالبہ ہو کر کہے گا کہ تم سے ہمارے جو آٹھ قیدی تھے اور وہ ہمارے دیں سے نکل رہے
تہارے دین میں داخل ہو چکے ہیں اور تمہارے ساتھ ہم سے لانے کے لیے آئے
ہوئے ہیں، تم ہمارے اور ان کے درمیان سے مت جاؤ تم صرف ان سے ٹرنے کے
جیتے ہیں تم سے ہمیں بولی ہو وہاں مسلمان اس کے جواب میں کہیں گے کہ یہ
میں نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مسلمانوں کے ہمارے بھائی ہیں چنانچہ میں اس لیے ہمارے
ایک نہیں چھوڑ سکتے۔

اس پر جنگ شروع ہو جائے گی اور مسلمان تیس سو ہوں میں ہت جا میں
گئے۔

(۱) ایک تہائی لشکر تو میدان جنگ سے ہٹ جائے گا، اس کی تو یہ اللہ تعالیٰ بھی
قول نہیں فرمائیں گے۔

(۲) ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا، یہ اللہ تعالیٰ سے ایک افضل الشہداء ہوں
گئے۔

(۳) ایک تہائی لشکر کو فتح نصیب ہوئی، یہ آسمان کی فتنے میں جتنا نہ ہو سکیں گے۔
(مسلم شریف ص ۷۸)

شام پر رومیوں کا قبضہ

اللہ تعالیٰ یہ تفصیل فرمادے گی۔ یہاں سے حلق سے جو شیخ نعیم بن حوائج

یہاں سے حلق میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے یہ روایت ہے کہ ان کے مرنے کے
بعد ان کے اہل بیت اور قتل کے بعد مسلمانوں کے درمیان میں سے کسی کو بھی
سلطنت پر یا مسلمان رومیوں کے ساتھ نہیں لے جائیں گے، ان کے خلاف ان کے درمیان
قدردانی دینی کے ساتھ نہیں لے جائیں گے، ان کو پیچھے چھوڑ جائے پر محصور رہیں گے اور ان سے
میں جہت حاصل کریں گے، رومی بھی مسلمانوں کو ان قیمت میں سے خریدیں گے۔

پھر عرصے کے بعد مسلمان اہل فارس سے جنگ کریں گے تو رومی ان کی مدد
دیں گے اور اہل فارس بغاوت کر کے ان کے بچوں کو قیدی بنا لیں گے جنگ میں کامیابی
سے نارغ ہونے کے بعد رومی مسلمانوں سے ماں قیمت تقسیم کرنے کا مطالبہ کریں گے
چنانچہ مسلمان انہیں مال و دولت و مشرکین کے نابالغ بچے بطور ماں قیمت کے دیں گے
میں اس سے تم سے بڑھ کر رومی یہ مطالبہ کریں گے کہ تمہیں مسلمانوں سے جو بچے قیدیوں
میں لے لیں، ہمیں ان میں سے بھی حصہ دو، مسلمان نہیں گے یہ بھی نہیں ہو گا کہ ہر
مسلمانوں کے بچے تمہارے حوالے کر دیں، اس پر رومی کہیں گے کہ تم نے ہمارے ساتھ
جور کیا ہے اور قسطنطنیہ کے بادشاہ کے پاس جا کر روٹائی دیں گے کہ عربوں نے ہمارے
ساتھ جو کر کیا ہے جبکہ ہم تمہارا وسیعہ و قوت میں ان سے زیادہ ہیں اس لیے آپ ہماری
مدد کریں تاکہ ہم مسلمانوں سے اقامت کے بغیر قسطنطنیہ کا بادشاہوں کی کسی قسم کی مدد
سے سے انکار کر دے گا، اس سے پہلے کہ میں مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہی اور
وہ وہائی نہیں رہتا اور یہ وہ ہم پر ہمیشہ غالب ہی رہیں گے۔

یہ وقت یہاں سے مابین سو کر بادشاہ اور اس کے پاس آئیں گے اور اس کو تمام
حالات سے مطلع کریں گے، وہ ان پر غم نہ کر سمندر کے راستے ۸۰ جہت روانہ
کے گا اور اس لشکر کے ہر جہت کے تحت ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے۔ درمیان راستہ
میں اس کا سپہ سالار رفیق سے مخفی ہو کر رہے گا کہ اسے میرے سپاہیوں جب قرشم کے
ساحل پر کر تو پہنچے سواروں کو جلاوا تاکہ تمہارے پاس وہاں جا کے رومی راستہ
سے ورت کر خوب جی داری سے مقابلاً نہ کر چنانچہ وہ اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے

پھر بعد تین دن پر تم آج اور آجوں سے ملک فارس سے بیت المقدس کے دل میں یہ بات اُن - وہ بیت المقدس جہاں اسرائیل کو آ رہا ہے، چنانچہ وہ بیت المقدس سے روانہ ہو کر مائیل پہنچا اور بقیہ کی اسرائیل و نجیبوں سے ہاتھ سے آزاد کر لیا اور بیت المقدس کے خزانوں و بھی وہیں جمادیا جہاں اسرائیل سے کہا کہ: "یکھو! اگر تم دوبارہ اپنی طاقت روشن پر دین آگے تو تمہارے ساتھ پھر بھی سوک ہو گا جواب ہوا اور ارشاد باری تعالیٰ "عسی دسکھ ان ہر حکمہ" "اُن سے کبھی مراد ہے لیکن اسرائیل بیت المقدس واپس آنے کے پچھلے بعد ۱۹۴۷ء میں جلا ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بادشاہ روم قیصر کو ان پر مسلط کر دیا، ارشاد خداوندی "فانذا جاء وعد الاحقرہ" "اُن سے کبھی مراد ہے۔

قیصر روم نے بروعر سے اس پر لشکر کشی کی اور خوب قتل و غارت کیا اور ان کے اموال اور عورتوں کو لے گیا اور بیت المقدس کے تمام خزانوں کو ختم کر کے ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر بیت المقدس میں لاد کر رکھ دیا اور وہ اب تک وہیں ہے جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ اس کو حاصل کر کے بیت المقدس واپس بھیجوا دیں گے اور ان کے رہانے میں مسلمان بشرکین پر غالب آجائیں گے۔ (تذکرہ ملا علی قاری ص ۷۰۲-۷۰۱)

نعرۂ تکبیر سے شہر فتح ہو جائے گا

قصہ کو تاہ یہ کہ امام مہدی بیت المقدس کے خزانے جموات کے بعد تاجوت سیکندریہ و شیاہ کو لے کر "قاصع" نامی شہر میں تشریف لائیں گے، جس کی لمبائی ایک ہزار میل، چوڑائی ۵۰۰ میل اور ۳۶۰ دروازے ہوں گے، امام مہدی اس کا محاصرہ کر لیں گے لیکن وہ شہر بھی سمندر پار ہو گا اور عجیب تر بات یہ ہوگی کہ اس سمندر کو عبور کرنے کے لیے کشتی بھی کام نہ آئے گی۔ سب سے کراہت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کشتیوں کا کام نہیں آئے گی، تو مایاں بنے کہ وہ دریا زیادہ گہرا نہیں ہو گا اسلئے مسلمان اس سمندر کے درمیان چلے ہوئے اس و عبور کر میں گئے اور وہاں پہنچ کر چار مرتبہ تبارک و تعالیٰ کو تکبیر بلند کریں

یہ سن شدت کا شہر ہے جس سے سن شہر پناہ جاتے کی اور مسلمان طاقتور ادارے میں داخل ہو کر مال قیمت حاصل کر لیں گے اور وہاں سات سال کے بیت المقدس کے باقیوں کے یہاں پہنچ جائیں گے، انہیں حراقت جہاں کی خبر معلوم ہوگی۔

پوری دنیا کی حکمرانی

یہ شہر جس میں غندرہ و القریں کا تھا۔ داخل ہوئے تھے اس تمام شہروں و اہل بیت امام مہدی فتح کر کے وہاں پر امن و ماحول قائم کر دیں گے اور انہیں کہہ دیں گے کہ تم اس سے پناہ لے دینا گے اور جس وقت دجال کا خروج ہو گا آپ بیت المقدس میں ہوں گے۔

امام مہدی کی اس شاندار فتح اور پوری دنیا پر حکومت کو حضور سید عالمؐ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿مملک العلیا مؤمنان و کافران اما المؤمنان فلو القریں و صلیحان و اما الکافران فسمرو و و بعت مصر و سملکھا حامس من عمرتی و هو المہدی﴾
 "پوری دنیا کے حکمران دو صنفوں میں اور دو کافر ہوئے ہیں، موسیٰ تو حضرت سلیمان اور ذوالقرنین تھے، اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے۔
 اور فقریب میری اولاد میں سے ایک آدمی جس کا پوری دنیا میں حکمرانی میں پانچواں نمبر ہو گا، "یک" (اور پوری دنیا کا مالک ہو جائے گا) اس کا نام مہدی ہو گا۔"

جنگ خلیج کے بعد کیا ہو گا؟

جنگ خلیج سے فارغ ہونے کے بعد مال قیمت کی تقسیم کے موقع پر یہ واقعہ سنائی دے گا کہ حال نکل آیا۔ لیکن یہ جرح مصفی ہوگی تاہم پچھلے بعد واقعہ حال نکل آئے گا اور اس میں خوب قصوف، پھیلائے گا (جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں) اور مخلوق

اجال سے جنگ کریں گے۔

وہ رات سخت تاریک ہوئی اور لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں

تھے۔ لیکن، انہیں اس بات کی خبر نہ تھی کہ یہ تو کسی حکم سر

تمہارا فریادیں آپہنچا (لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی حکم سر

کی آواز ہے۔ غرض (نماز فجر کے وقت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نازل ہو جائیں گے۔

اس سے ملتے ہوئے آپ اس بات کو فراموش نہ فرمائیے کہ

اس کے بعد اس وقت، اس میں ۳۵ سال ۵۵

اسی کتاب کے ص ۱۵ پر "مقام نزول وقت نزول اور امام مہدیؑ کا منوں

قائم کر کے تحریر فرماتے ہیں

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی مشرقی سمت میں سفید

میاں سے ہوگا۔ (ایت "مقدس میں امام مہدیؑ کے پاس ہواگا۔

اس وقت امام مہدیؑ کو فرمایا جائے گا کہ آپ کے پیچھے

ہوں گے اور نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی، امام (مہدیؑ) حضرت

عیسیٰ کو امامت کے لیے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے اور فرمائیں

گے کہ (یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ) اس کے بعض لوگ بعض کے

مہر میں رہیں۔ امام (مہدیؑ) پیچھے سے آئیں گے تو آپ (اس کی

پشت پر ہاتھ لگا کر) ان میں سے غریب و یتیم کو دیکھ کر فرمائی

قامت تیرے لیے ہو چکی ہے چنانچہ اس وقت کی امام مہدیؑ

کی یہ دعائیں تھیں: "وہمیت تین عیسیٰ کے پیچھے پڑھیں گے اور

رکوع سے اٹھ کر "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ جملہ

فرمائیں گے۔ "قل اللہ الذی لا یظہر المؤمنین۔"

"غرض نماز فجر سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ

معدن میں آئے۔ ان سے پہلے جان کا وہ ان سے بات کرتا۔

مسلم یہودی ہوں گے، آپ باحقہ کے اشارے سے فرمائیں گے کہ

میرے اور وہاں کے دو میان سے بہت جاؤ۔ الخ۔

روایت میں اس عیسیٰ کی نسبت یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت امام مہدیؑ

نے اس سے بعد ان کی عمارتیں و دیواریں سے غریب انہیں میں کی تھی۔

اس کے بعد (جنگ قسطنطنیہ) کے وقت اس کے بعد اس کا غرض یہ تھا کہ اس کو قتل

کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج اس کے پاس ہوں گے اور اس عیسیٰ سے بعد

اس کے امام مہدیؑ علیہ السلام کا پورا پورا پختہ ہونا کا اس سے یہ حکومت و سلطنت

و غیر تمام امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوں گے ان کے تابع ہو جائیں گے اور وہ

ان تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں رہا تھا فرمایا میں گئے۔

بعد ازاں امام مہدیؑ سے یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عیسیٰ کے بعد بھی کئی

مقامات حضرت امام مہدیؑ کے پاس ہی رہیں گے اور امام مہدیؑ کی ولادت سے بعد

امت میں بھی کئی وسعتیں ہیں گے۔ اس میں بھی کئی شکاں نہیں ہو سکتے، امام مہدیؑ

کی ولادت و تنظیم ہوں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشورہ کیے بغیر وہی قدم نہیں

چلیں گے۔

﴿حضرت امام مہدیؑ کی وفات﴾

اور ان کی مدت حکومت ﴿﴾

حضرت شہداء ربیع الاول صاحب اپنے رسالہ "علامات قیامت" میں تحریر

فرماتے ہیں:

"پہلی علامت کی یہاں سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ اس

دہے کہ سات سال عیسائیوں کے تختے اور ملک کے انتظام میں،

﴿بصلک عشر سنیں﴾

”۱۰ سال حکومت کریں گے۔“

اس موعودہ کی مدت دینے کے بعد مدبر و مشق پر مشتمل بیانیہ سے یہاں یہاں
 و شیخ صاحب نے اس مدت سے ۱۰ سال کی مدت سے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الکلام
 امام مہدیؑ کا انتقال طبعی ہوگا:

اس وقت کی مدت سے ۱۰ سال سے۔ مدت امام مہدیؑ کی تقریر مدت مہدیؑ
 سے۔ بعد ہی طبعی موت سے انتقال فرمائیں گے چنانچہ شیخ علی نقی نے کتاب
 البرہان ج ۲ ص ۸۳۶ پر نقل کیا ہے۔

﴿لقد يموت علي فراشه﴾

”پھر امام مہدیؑ کا اپنے بستر پر انتقال ہو جائے گا۔“

شیخ و طبعی طور پر ولادت پا جائیں گے۔ امام مہدیؑ کی ولادت حضرت جبریل
 علیہ السلام پانچواں میں گئے اور بیت المقدس میں پانچواں سال میں گئے چنانچہ
 حضرت کا ندھلوی تحریر فرماتے ہیں:

﴿وَيَمُوتُ عَلَيْهِ رُوحُ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَنْشُدُ فِي بَيْتِ

المَقْلَسِ كَلَامِي شَوْحَ الْفُؤَادِ الْمَعَارِفَةِ ص ۸۱ ج ۲﴾

(العلق الصبح ج ۲ ص ۲۰۴)

اور اس کی ساری تاریخ مدت سے۔ امام پانچواں میں گئے اور اس
 کو بیت المقدس میں دفن کریں گے۔“

باب ششم

﴿احادیث و آثار متعلقہ﴾

بالا امام مہدیؑ

تلمیذ مہدیؑ سے تعلق صحیحین کی آثار و آیات
 نیز ۳ صحابہ و صحابیات عظیم الرضوان کی
 تلمیذ مہدیؑ سے تعلق مراد ہے

ابن شہاب امامکم مکہ قال ابن ابی ذئب فی معناه
 امامکم کتاب ربکم ومنہ سبکم فی لفظی رحمہ اللہ
 فالضمیر فی "امکم" لعیسیٰ "ومنکم" حال ای یومکم
 عیسیٰ حال کونہ من دیکم ویحتمل ان یکون معنی
 "امامکم مکہ" کیف حالکم وانتم مکرمون عبد اللہ
 تعالیٰ و لہذا ان عیسیٰ یقول فیکم وامامکم مکہ
 وعیسیٰ یقندی بامامکم نکرمة لعلیکم

(امروز کے دن ۱۰ ص ۲۳۲)

"تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا" کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا امام
 تمہارے ہی میں سے ہوگا (اسی اور شریعت یا کتاب پر
 مائل نہیں ہوگا) اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد قریش ہیں
 (تمہارا امام قریش میں سے ہوگا) اور اس امام کا نام مہدی ہوگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا اور وہ
 نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے امام ہوں گے کیونکہ وہ
 مراد حینہ کے ہوں گے چنانچہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث
 میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ مت محمد یہ میں
 سے نہیں ہوں گے بلکہ مت محمد یہ کی تائید و امت محمد یہ کی
 اعانت کے لیے تشریف لائیں گے۔

شرح السنہ میں ہے کہ معمر نے اس حدیث کا یہ مطلب
 بیان کیا ہے کہ تم تو (مقتدی) ہو گے ہی تمہارا امام عیسیٰ تم ہی میں
 سے ہوگا۔ اور ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے "امامکم مکہ
 مکہ" کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی
 روشنی میں تمہاری امامت کریں گے۔

علامہ طحطائی فرماتے ہیں کہ اس صورت میں
 ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹنے کی اور "مکرم" ترکیب
 میں حال واقع ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 تمہارے دین کے مطابق تمہاری امامت کریں گے (انجیل پر نہ خود
 عمل کریں گے اور نہ وہ اس کی دلیل بنیں گے۔)

اور یہ بھی احتمال ہے کہ "امامکم مکہ" کا معنی یہ ہو
 کہ تم ایک معزز قوم ہو اور تمہاری عزت کا اس وقت کیا حال ہوگا
 جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم
 ہی میں سے ہوگا نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے دینی اعزاز و
 اکرام کی بناء پر تمہارے امام کی اقتداء کریں گے۔

حضرت سیدنا سیدہ راحمہؓ نے اپنی اس حدیث سے تحت زعم
 "حدیث مذکور میں امام مہدیؑ کی شان میں علماء سے یہ بیان
 کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نازل ہوں گے تو وہ
 شریعت محمدیہ ہی پر عمل کریں گے نہ کہ اس سے کوئی دوسری شریعت
 سے ہوں گے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد امام
 مہدیؑ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ایسے زمانے میں نازل ہوں گے جب کہ امام امام خود ہم ہی میں
 ایک کا منصب ہوگا۔ اس میں صورتوں میں امامت سے مراد امامت
 کبریٰ یعنی امیر و خلیفہ ہے۔

اس مضمون کے ساتھ صحیح مسلم میں "لیقول امیرہم
 لیسال صل لنا" کا دوسرا مضمون بھی آیا ہے یعنی کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو نماز کا وقت ہوگا اور امام مہدیؑ پر
 ہاتھ دے گا۔ یعنی امام مہدیؑ پر ہاتھ دینا چاہیے ہے۔

سے اور اس وجہ سے کہ ان صیغہ حدیث میں نہ ہو سکیں۔
 ”امام مہدیؑ“ نہ ہوں گے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو آپ اس امام کے
 امام مہدیؑ ہونے کے انکار کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے
 بالخصوص جب کہ دوسری روایات میں اس کے امام مہدیؑ ہونے کی
 تصریح موجود ہے۔ نہ کہ یہ کہ اس صحیح مسلم حدیث میں
 اس امام کی وصایت دہی ہے تو وصایت امام مہدیؑ کی وصایت میں تو
 پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدیؑ کی تحدید ثبوت تسلیم کرنا چاہیے۔
 اس کے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو آپؑ کی
 تہذیب و تمدن سے متعلق ہیں جن حدیثوں کے ساتھ مذکورہ بھی امام
 مہدیؑ کی آمد کی حجت کہا جاسکتا ہے۔“

(ترجمان القرآن، ج ۳، ص ۳۹۸-۳۹۹)

”صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی حدیث میں مذکور ہے کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَالِ خَائِفَهُ مِنْ
 امْتِنِ يَفْقَهُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْفَيْمَةِ قَالَ
 لِبِرِّلِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ امِيرُهُمْ تَعَالَى
 صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا رَيْبَ لَكُمْ عَلَيَّ بَعْضُ امْرِئٍ يَكُونُ لَكُمْ
 هَذِهِ الْاُمَةُ“ (مسند احمد، ج ۱، ص ۳۹۰، مسند احمد، ج ۱، ص ۳۹۰)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت
 قیامت تک مسلسل حق پر قائم رہے گی (اور امام ابورسولؑ کی)
 فرمایا کہ پھر میں بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا میر
 کہے گا کہ آئیے اور ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ کہیں گے کہیں اترتے
 ہیں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اس امت کی فائدہ دہندہ امت
 شرافت کی وجہ سے۔“

کا اور عرض کرے گا کہ آپ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں
 مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کو امامت کا حکم فرمائیں گے اور یہ
 نہ کہ ان سے پہلے ان میں سے کسی ایک کی امامت سے مراد
 امامت مہدیؑ یعنی نماز کا امام مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں مضمون بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں
 اور آنحضرت ﷺ سے اسی طرح علیحدہ علیحدہ معقول ہوئے
 ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں لفظ ”وامامکم
 منکم“ سے پہلا مضمون مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ میں عیسیٰ علیہ
 السلام کے لئے سے امام میں مسلمان ہوں اور یہ ایک شخص ہوگا
 میرا۔ نہ کہ ان حدیث میں ان کی وصایت ”جنتی سے مدد ملے
 جائیگا۔“ نہ کہ ان حدیثوں میں ”وامامکم منکم“
 کی بجائے ”وامامکم رجل صالح“ صاف موجود ہے۔ یہی
 تمہارا امام ایک مرد صالح ہوگا۔“ (۱) لہذا جب صحیح مسلم کی
 حدیثوں کی حدیث میں یہ متفق ہو گیا ہے کہ امام سے مراد وہی ہے جو
 تو اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح
 یا اسی امام مہدیؑ کی حدیثوں میں وہی ہے۔ یہ شخص۔ ظاہر ہے کہ
 ان دونوں روایات سے پرکھت ہوئے۔ اس امام اور رجل صالح
 سے مراد امام مہدیؑ ہی ہیں تو پھر امام مہدیؑ کی آمد کا ثبوت خود
 صحیحین میں ماننا پڑے گا۔ اس کے بعد جب آپؑ کی روایات ملاحظہ
 فرمائیں جس میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدیؑ ہی
 ہیں۔

یہ واضح بنا چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس
 سے مراد ہے کہ امام مہدیؑ کا ہونا جو اب صحیحین سے ثابت

اس روایت میں چہ امام مہدی کے نام سے تعلق نہیں تاہم دیگر قوی شواہد
قرنی راشی میں اس حدیث کا مصدق امام مہدی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔
۳۔ نئے صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت منقول ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَكُونُ فِي أَحْرَامِنِي خَلِيفَةُ يَحْتَضِرُ الْمَدِي حَتَّى لَا يَبْعُدَ
عَنْهَا قُلُوبُ لَاسِي بَصَرَهُ وَاسِي الْعِلَاءِ التُّرْبَانُ إِنَّهُ عَمْرُسُ
عَبْدِ الْعَرَبِ فَهَلَا لَا يَلْجُ رُوَاهُ مُسْنَدُ ۵۳۰
”میں نے امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو وہ لوگوں کو بغیر شمار کئے
پہنچے گا۔ (حدیث کے ایک روایت جبری کہتے
ہیں کہ میں نے ابو حنظلہ اور ابو العلاء سے پوچھا کہ کیا آپ کی
روایت میں وہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہیں تو ان دونوں نے ہی میں
جواب دیا۔“

اس قسم کی حدیث مسلم شریف میں ۳۱۵۷، ۳۱۹۳، ۵۱۸۱۵۷ فرمائی۔

حدیث مذکورہ میں گرچہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نام کی صراحت نہیں ہے
لیکن محدثین کے اس حدیث کا مصدق امام مہدی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے جس نے
حضرت ابن ابی ساریہ منہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں امام مہدی
رضی اللہ عنہ کے نام کی صراحت موجود ہے۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان نے اپنی
کتاب ”الاداعیہ“ کے آخر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مسلم کی اس روایت
پر امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق حدیث کو رقم کر کے تحریر فرمایا ہے۔

فَوَلِيسَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَهْدِيِّ وَلَكِنْ لَا مُحْمِلُ لَهُ وَلَا مَتَالِ
لَهُ مِنَ الْإِحَادِيثِ إِلَّا الْمَهْدِيُّ الْمَنْظَرُ كَمَا دَلَّتْ عَلَى
ذَلِكَ الْأَحْبَارُ الْمُتَقَدِّمَةُ وَالْآلُورُ الْكَثِيرَةُ ﴿﴾

اس حدیث میں ”چہ امام مہدی رضی اللہ عنہ“ کی جگہ پر
حدیث میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس کا کوئی نہیں اور
مثلاً موجود نہیں جیسا کہ اس پر مذکور حدیث اور کثرت وار شدہ
آثار و روایات کرتے ہیں۔“

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفہ امرائی سے جو کہ حدیث
مذکورہ سے اس کے اپنی طرف سے ایسی روایت کی گئی ہے کہ وہ روایت
مذکورہ سے اس کو سنا۔ یہ روایت صحیح مسلم میں اس پر کافی
ثبوت فرمائی ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

يَعْنِي عَدَالَتُهُ بِنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى
لَا يَقْسِمَ مِيرَاتٍ وَلَا يَصْرَحَ بِعِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بَيِّنُهُ هَكَذَا
مَحَاهِجُ الشَّامِ فَهَلْ عَدُوٌّ بِحَمَلُونَ لَاهِلِ الْإِسْلَامِ
وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا رَوَى عَنْهُ قَالَ يَوْمَ قَالَ
وَيَكُونُ عَمْدُ دَاكِمِ الْقَالَ رَدِّةً شَدِيدَةً فَيَنْتَرِظُ
الْمُسْلِمُونَ شَرْطَهُ لِلْمَوْتِ لِاتْرَجَعَ الْأَعْيَالُ فَيَقْتُلُونَ
حَتَّى يَحْجُرَ بِهِمُ اللَّيْلُ فَيَعْنِي هُؤُلَاءُ وَهُؤُلَاءُ كُلُّ غَيْرِ
غَالِبٍ وَنَفْسٍ لَشَرْطَةٍ ثُمَّ يَنْتَرِظُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَهُ
لِلْمَوْتِ لَا تَرَجَعَ الْأَعْيَالُ فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُرَ بِهِمُ
الْبَيْلُ فَيَعْنِي هُؤُلَاءُ وَهُؤُلَاءُ كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَنَفْسٍ
الْشَّرْطَةُ ثُمَّ يَنْتَرِظُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَهُ لِلْمَوْتِ لِاتْرَجَعَ
الْأَعْيَالُ فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجُرَ بِهِمُ اللَّيْلُ فَيَعْنِي هُؤُلَاءُ وَهُؤُلَاءُ كُلُّ
غَيْرِ غَالِبٍ وَنَفْسٍ الشَّرْطَةُ فَيَدَا كَانِ يَوْمَ الرَّابِعِ
يَهْدِيهِمْ فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ فَيَحْمِلُ اللَّهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ
فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَهُ أَمَا قَالَ لَا يَرَى مَشْهَدًا وَ أَمَا قَالَ لَهُ يَوْمَ مَقْتَلَهُ

حتى ان الطائر ليعبر بحضانتهم فما يحلفهم حتى
يحرموا فيها فيشعوا بستر الاب كانوا عالة فلا يجدونه بقي
منهم الا الرجل الواحد فياي غنمة يفرح او اي ميراث
يقاسم فيبناهم كذلك اذ سمعوا بباس هواكبر من
ذلك فجاءهم الصريح ان الدجال قد خلفهم في
دراهم فيرثون من في ايديهم و يعلون فيعلنون
عشر فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وآله
اسماؤهم و اسماء آبائهم و الوان خيولهم هم خير
فوارس او من خير فوارس على ظهر الارض يومئذ

(رواه مسلم ۲۸۱، مشکوٰۃ الصحیح ص ۳۶۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ (یہ وقت نہ آجائے کہ) میراث تقسیم نہیں ہوگی اور ماں خیمت سے خوشی نہیں ہوگی (یہ تک کہ جب وہی ورثہ ہی نہیں رہے گا تو ترکہ کو نہ مانے گا اور جب کوئی مرنے والی سے رمدہ ہی نہیں بچے گا تو مالہ خیمت کی یہ خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف سے اشارہ کر کے فرمایا۔ اہل اسلام کے ذمے سے دشمنیں بیچ ہوں گے۔ مسلمان بھی ان سے ٹرنے لگے گئے انکے ہوں گے اور انی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا دشمنوں سے مراد وہی ہیں؟ فرمایا ہاں اور اس واقع پر شدید دہائی ہوگی چنانچہ مسلمان ایک جماعت کوڑنے سے بچیں گے جو یہ شرط لگا دیں گے کہ یا تو مر جائیں گے یا پھر خاک ہو جائیں۔ میں نے چنانچہ ادھر برتاؤ نہیں کیا۔ رات اس کے وہاں جا ملے ہوئے تھے کہ وہاں سے دو آدمیوں کو بھیج کر اہل بیت کے اہل بیت کو

آجائیں گی اور مرنے کی نیت سے جانے والا اسلامی دستہ مکمل شہید ہو جائے گا اور قہرِ دل تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

چوتھے دن بقیہ تمام مسلمان حملہ کے ارادہ سے بڑھیں گے، اللہ تعالیٰ اس دن کافروں کو شکست دے دیں گے اور انکی ہلاکت ایک سو گنا سے پہلے۔ (پیش روی دن ۱۱)۔

۱۱۔ اٹھن کا اس قدر اظہار لگ جائے گا کہ (ایک پر خدا ان پر سے انکر نازل ہوا ہے) کا میں اشدت غصہ باطن مسالمت نہ دے گا۔

میدان کو مجبور کرنے سے پہلے گر کر مر جائے گا، اسی کے بعد جب مر رہا ہوئی نہ جائے کی تو اشدت غصہ کی آگ سے سوئے تھے۔

۱۲۔ صوفیہ یہ روایت ہوگا کہ باقی سب شہید دیکھتے ہوں گے تو یہی حالت میں میں سے مال صیغہ سے خوشی ہوئی۔

۱۳۔ وراثت تیس ہوئی۔ مگر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے۔

۱۴۔ اسی وقت میں میں گئے چنانچہ ایک شخص نے کہا۔

۱۵۔ اچھا ان سے پیچھے نہ گئے چوں میں تمہارے۔ مسلمان پانچ

۱۶۔ سنتے ہی پہ پاؤں سے جو تہہ میری اس کو چھوڑ چکا۔

۱۷۔ روانہ ہوا میں گئے اور (تحقیق حال کے لئے) مقدمہ پیش کرنے

۱۸۔ طور پر اس سو دن کا یہ امت سبکیں گے جس سے بارے میں تصور

۱۹۔ میں نے کیا کہ میں نے سواروں اور اسے پاؤں سے کام لیا

۲۰۔ میں نے ٹھوڑے کے رنگوں تک کو جاتا ہوں اور وہ اس وقت رہے

۲۱۔ زمین کے بھرتی شہسواروں میں سے ہوں گے۔

اگرچہ اس حدیث میں کچھ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے مگر اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کے ساتھ ہو گا وہ اللہ کے ساتھ ہو گا۔ اس حدیث میں کچھ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے مگر اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کے ساتھ ہو گا وہ اللہ کے ساتھ ہو گا۔

۱۰۰

۱۰۱

عمر بن الخطاب قال البتة النبي ﷺ في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فقال اعدد منابني يدي الساعه موسى ثم فتح باب المقدس ثم قوال باحد فيكم كفعمي لعمري ثم استعاضه الصل حتى يعطى برجل ماله دينار فيظل مساعطاهم فسنه لا يقضي بيت من العرب الا دخلته ثم هدية تكون بينكم وبين بني الاصفه ليعددون فيها تو مسكو تحت لسانهم غايه تحت كل غايه اثنا عشر الفا (رواه البخاري ومسلم)

اس سے ملتی جلتی حدیث ابن ماجہ میں بھی ۴۰۳۲ پر موجود ہے۔
 ”حضرت عمر بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں آیا جب کہ آپ ﷺ چڑے
 ۱۔ یہ بے میں تھے۔ (نہی، یور) ۲۔ قیامت سے پہلے
 ۳۔ چیزوں کو شمار لو۔ ۴۔ میرا اس دنیا سے انقال۔ ۵۔ بیت المقدس کی فتح۔ ۶۔ عام موت جس طرح بکریوں میں وبا کی مرض آجائے (اور وہ بکثرت مرتے لگیں)۔ ۷۔ مال کی اتنی بہتات کہ ایک
 ۸۔ سال ۱۰۰۰ روپے بائیں کے تو اس پر بھی ہار میں ہوگا۔ ۹۔
 پھر میرا فتنہ پہلے گا کہ عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ ۱۰۔
 پھر تمہارے اور دوسروں کے درمیان صلح ہوگی وہ وہو کہ باڑی سے
 کام لے کر تمہارے پاس (اس کثرت سے فوجیں لے کر) آئیں
 ۱۱۔ وہ ان تعداد میں سے نیچے ہوں گے اور نہ تھن۔ ۱۲۔
 بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔“

۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵

المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فادنا تصالوا فالت
الروم خلوا بيما وبس الدين سوا ما فعلتهم فيقول
المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اعراننا
فيقاتلهم فيهم ثلث لايوب الله عليهم ابدًا و يقتل
ثلثهم الفصل الشهداء عبد لله و يفتح لثلاث لا يقتل
ابدًا فيفتحون فسطحية فيماهم يقتسمون الفائم قد
علقوا سوفهم بالربون ادصاح فيهم الشيطان ان
المسيح قد حلفكم في اهلكم فيحرقون و ذلك
باطل فادنا حازا الشام خرج فيماهم بعدون للقتال
يسرون لصقوف اد اقيمت الصلوة فيرن عيسى ابن
مريم فامهم فادنا راه عمرو الله داب كما يدوب الماء
في الصلح فلو تركه لانداب حتى يهدك و لكن يقتله
الله بيده فيهم دمه في حريقه

(روہ مسلم ۸/۷۷، مشکوٰۃ ص ۳۶۶)

”حضور عیسیٰؑ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی
جب تک کہ رومی احمق یا دانت نامی جگہ پر پڑاؤ نہ کریں چنانچہ ان
سے لڑنے کے لئے زمین والوں کے بہترین افراد پر مشتمل ایک
 لشکر یہ منورہ سے روانہ ہوگا، (وہاں پہنچ کر) جب دونوں لشکر
مقابلہ کر رہے ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے درن لوگوں
کے درمیان سے ہٹ جاؤ جن کو ہم میں سے قیدی بنالیا گیا ہے
تاکہ ہم بھی سے لڑیں (کیونکہ میں نے مسلمان ہو کر ہمارے
ساتھ ہزاری ہے)۔ مسلمان کہیں گے کہ اللہ قسم! یہ نہیں ہو
سکتا چنانچہ وہاں سے لڑیں گے حتیٰ کہ ایک تہائی مسلمان شکست کھا

کر بھاگ کرے ہوں گے، ان کی تو اللہ بھی قہور میں رہے گا،
ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے ایک افضل
الشہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمانوں کو قتل حسیب ہوگی اور یہ
آئندہ کسی تختے میں جتنا نہ ہوں گے۔

مسلمان قحطیہ کو فتح کر کے اپنی کمزوریوں کو زخموں کے درخت پر
لٹکا کر ابھی اس غیبت قسیمہ کر رہے ہوں گے کہ اپنا تک شیطان
اس میں آکر چلے گا کہ تمہارے پیچھے دجاں تمہارے گھر والوں میں
آکھ (یہ خبر سننے ہی) مسلمان رونے ہو جائیں گے لیکن یہ خبر
جھوٹی ہوگی تاہم مسلمان جب شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل
آئے گا۔

مسلمان اس سے بڑی کی چاری کر کے صفوں کو برہ کر رہے ہوں
گے کہ غمراہ کفری ہو جائے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو
جائیں گے اور (آئندہ غمراہوں میں) مسلمانوں کی ہمت کریں
گے۔ جب اللہ کا دشمن دجال ان کو دیکھے گا تو ایسے کھٹکنا شروع ہو
جائے گا جیسے نلک پانی میں پھلتا ہے چنانچہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ
السلام اس کو قتل نہ کریں تب بھی دو کھل کر ختم ہو جائے گا لیکن
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کر کے مسلمانوں کو
اس کا خون اپنے غرے پر لگا ہوا دکھائیں گے۔“

فائدہ:

- (۱) اس حدیث میں دو باتیں غور طلب ہیں۔
- (۲) ”بیش من المہدی“ میں مہدیؑ سے کون سا شہر مراد ہے؟
- (۳) ”قامم“ سے کیا مراد ہے؟

تکلیف و صحت کرتے ہوئے عامی قاری قاریات ہیں
 وحیش من المدینة فقال اس الملك قبل المراد
 بها حلب، والا عماق وذاق موضعان بقریه وقيل المراد
 بها دمشق وقال في الارهار واما ما قبل من ان المراد بها
 مدينة السی سنة لضعف لان المراد بالحیش الحارح
 السی الروم وحش المهدي مدلهن آخر الحديث ولان
 المدينة المنورة تكون غير هاهنا ذلك الوقت

(مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۳۶)

”مدین“ سے کیا مراد ہے؟ ابن ملک کہتے ہیں کہ اس میں ایک قول
 یہ ہے کہ اس سے شہر حلب مراد ہے اور اتفاق و اتفاق اس کے قریب
 دو جگہیں ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے دمشق مراد ہے اور
 کتاب الارحام میں ہے کہ اس سے مدینہ منورہ و لینے کا قول
 ضعیف ہے اس لیے کہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
 رومیوں کی طرف جانے والا لشکر امام مہدی کا ہوگا (اور امام مہدی
 اس وقت مدینہ منورہ میں نہیں ہوں گے) کیونکہ اس زمانے میں
 مدینہ منورہ ویران ہوگا۔“

جبر و قریب کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ قاری رقمراز ہیں
 فافهم وفي رواية قدم المهدي معللا بالصلوة اما
 القيل لك واشعارا بالمطابقة وانه غير متبوع استقلالاً
 بل هو مقرر ومؤيد بعد ذلك يؤم بهم على الدوام
 وقوله فافهم فيه تغليب او ترك معار اي امر امامهم
 بالا صراحة ويسكون الدجال حينئذ معاصرا

للمسلمين (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۳۸)

”اس روایت میں حضرت عیسیٰ کی امامت کا تذکرہ ہے اور ایک
 روایت میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ یہ کہتے ہوئے امام مہدی کو ہمارے
 کے لیے آئے گے پڑھائیں گے کہ اقامت تمہارے لیے ہوئی ہے
 اور اپنی متابعت کا احساس دل میں گئے ہیں یہ کہ امام مہدی مستقل
 طور پر متبوع (امام) نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ اس کی تائید و تقویت
 فرما رہے ہیں پھر اس کے بعد مستقل طور پر حضرت عیسیٰ ہی
 لازمی پڑھائیں گے لہذا حدیث کے اس لفظ ”فامهم“ میں تخطیایہ
 ترکیب مجازی کے طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ امامت
 کریں گے یعنی امامت کا حکم دیں گے اور اس وقت دجال
 مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوئے ہوگا۔“

(۷) اسی طرح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے

فقال رسول الله ﷺ يوشك المرات ان يحصر عن
 كنز من ذهب فمن حضر فلانا فاحملنه شيئا

(مشق طبع بخاری ج ۱ ص ۱۳۹، مسلم ج ۱ ص ۱۳۹، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۹)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ مقترب دریاے فرات کا پانی خشک
 ہو کر اس سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا تم میں سے جو اس موقع
 پر حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ لے۔“

فائدہ:

اس کی تفصیل باب پنجم میں مزرعہ کی ہے اور یہی روایت مسلم شریف میں
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ اضافے کے ساتھ بھی مروی ہے۔

فقال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتى يحصر
 المرات عن جبل من ذهب يقتل الناس عليه فيقتل من

کل مائة تسعة و تسعون و بطول كل رجل منهم لعلى
اكون اما المدي النجوى (رواه مسلم ۵۷۲، مشکوٰۃ ۳۶۹)
"انصار سید" سے فرمایا: قیامت تو آسکے ہوئے، فیکر دریاب
فراش کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو
جائے۔ اس کے حصول کے لیے آئیں گے اس میں اس قدر آئیں گے
کہ ہر سو میں سے نانوے افراد مارے جائیں گے اور اس جنگ
میں ہر آدمی بھی کیجے گا کہ شاید میں نک جاؤں۔"

(۸) صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع روایت بھی
منقول ہے:

«عن ابي هريرة ان النبي ﷺ قال سمعته بمدينة
حلب ميا في البر وحلب ميا في البحر قالوا نعم يا
رسول الله قال لا تقوم الساعة حتى يعروها سمون
العاص من اسحق فاذا حازها ملوا فلم يقاتلوا سلاح
ولهم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط
احد جانيها قال لا اعلمه الا قال الذي في البحر ثم
يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها
الاخر ثم يقولون الثالثة لا اله الا الله والله اكبر فيخرج
لهم فيدخلونها فيسمون فيسماهم يقتسمون المعام ان
حاء هم الصربخ فقال ان الدجال قد خرج ويتركون
كل شي ويرجعون (رواه مسلم ۳۳۳، مشکوٰۃ ۳۶۹)

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا تم نے کسی سے شہ کے متعلق سنا ہے جس نے ایک جانب جنگل اور دوسری جانب سمندر ہو؟ صحابہ

نے عرض کیا جی ہاں ہر سال نہ مریا۔ قیامت اس وقت تک
کام نہیں ہوئی جب تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اس شہر سے
لوگوں سے جدا نہ ہوں چنانچہ کھدائی جب وہاں پڑاؤ کریں گے
تو نہ اسلحہ سے آئیں گے اور نہ تیر بھینٹ کی وجہ سے آئیں گی، صرف
ایک مرتبہ "لا اله الا الله والله اكبر" کہنے سے شہر ہوا کا یک
حصہ رہ جائے گا۔"

پھر میں برید کہتے ہیں کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میرے شیخ نے یہ کہا
تھا کہ اس سے مراد سندھ کی جانب والی دیوار ہے۔ پھر مسلمان
دوبارہ غزوہ نکلیں جند کریں گے تو شہر ہوا کا دوسرا حصہ بھی گر جائے گا
اور تیسری مرتبہ غزوہ نکلیں جند کرنے سے اتنی کشادگی ہو جائے گی کہ
سارے مسلمان شہر میں داخل ہوا کریں پر قابض ہوا جائیں گے
اور ماں خیمت حاصل کر کے ابھی اسے تقسیم کر رہے ہوں گے
کہ ایک آدمی بیچ کر آئے گا کہ اچال نکل آیا۔ مسلمان یہ خبر سن کر
سب کچھ چھوڑ پھاڑ کر واپس چلے جائیں گے۔"

فی البدہ:

اس حدیث میں وہ تو یہ بات ملحوظ رہے کہ یہاں بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد کا
شہر سے اور بعض روایات میں بنو ساسان کے ستر ہزار افراد کا ذکر ہے اور بقول علامہ اس
تجزیاتی معنی کے بنو ساسان ہی رائج ہے۔ (علامہ ابوالحسن علی نقی ص ۳۸)

ثانی یہ کہ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے جو حضرت
امام مہدیؑ کے زمانے میں فتح ہوا کہ لہذا اس روایت سے بھی ظہور مہدیؑ کا ثبوت ملتا ہے۔
مولانا بدر عالم اس موقع پر فرماتے ہیں:

"دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے۔"

یہاں جو عجیب سے شہ کے فتح ہونے پر تمکیر کے وقت مسلمانوں کو غور و فکر کے ساتھ ایک بار اپنی مذمت تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی توحید کی تاریخ میں قسم کے عجیب سے تصور ہے اور یہ ہے کہ اگر اس قسم کی غیبی حادیں اس کے ساتھ نہ ہوتیں تو اس زمانے میں جہد نہ دعائی ہو رہے، نہ فضائی طیارے اور نہ موٹر۔ پھر ریل سکوں میں اسلام کو پھیل دینا یہ کیسے ممکن تھا آج جب کہ ہادی طاقتوں نے یہ سیاست کا مسئلہ مکمل آسان کر دیا ہے جس جہد میں ہم دیکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہم سے پہلے وہاں تک پہنچا تھا۔ علامہ ابن حجر مکی صحابی و راوی مسلم خوارزمی کا مع اپنی فوج کے مسند کو جنگی کی طرح عبور کر جانا تاریخ کا واقعہ ہے۔ خالد بن ولید کے سامنے مقام حیرہ میں رہ کر کا پناہ پیش ہونا ورنہ ان کا بسم اللہ کہہ کر نوش کر لینا اور اس کا نقصان نہ کرنا بھی تاریخ کی ایک حقیقت ہے۔ سفینہ (آپ ﷺ کے غلام کا نام ہے) کا روم میں ایک جگہ گم ہو جانا ورنہ ایک شیر کا گردن جھکا کر ان کو لشکر تک پہنچانا اور حضرت عمر کا مدینہ میں منہ پر اپنے جزل ساریہ کو آوارہ دینا اور مقام نہاوند میں ان کا اس پیرا اور حضرت عمرؓ کے خط سے درپائے نکل کا جاری ہونا یہ تمام تاریخ کے مستند حقائق ہیں۔

”ان واقعات کے سوا جو مسلسل سند ثابت ہیں ہندوستان کے بہت سے عجیب واقعات ایسے بھی ثابت ہیں جن میں سے کئی ایک کی شہادت تو انگریزوں کی زبان سے ثابت ہے۔“

(نور اللغات ج ۳ ص ۳۹۳)

(۹) خاندان پر محمد کیلئے سفیانی کی طرف سے بھیجے جانے والے لشکر اور اس کے زیر زمین دھنسنے کا واقعہ بخاری شریف میں بھی حدیث نمبر ۲۱۱۸ پر موجود ہے۔ جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس واقعے سے بھی شراۃ امام مہدیؑ کا ثبوت بخاری میں قائل جاتا ہے۔

﴿روایات صحابہ در بارہ امام مہدیؑ رضوان اللہ علیہ﴾

امام مہدیؑ سے متعلق سمیعین روایات آپ ﷺ کا مظهر، پتے سے ملتا ہے۔ صحابیات کی روایات نقل کی جاتی ہیں جو امام مہدیؑ سے متعلق روایات کے نقل میں اور ان کے ساتھ مگر آپ ﷺ کی روایت میں پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہاں ناموں کی اس ترتیب سے اضافہ مسموعات روایات مع ترجمہ کے نقل کرنا مقصود ہے۔ تشریحات گذشتہ باب میں گزر چکی ہیں۔ امید ہے کہ اس سے قارئین فائدہ جدید حاصل کریں گے اور انکسار محسوس نہ کریں گے۔

(۱) ﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

خزائن بیت اللہ کو تقسیم کرنے والے:

﴿عن عمر بن الخطاب انه ولع البيت وقابل والده
صافوي ادع خزانة البيت وعاليه من السلاح والاموال
او قسمه في سبيل الله فقال له علي بن ابي طالب امض
يا امير المؤمنين فلست بصاحبه العا صاحبه مناصب من
لقریش بقسمه في سبيل الله في آخر الزمان﴾

(کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۲)

”ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور مائے شہ کے
اللہ کی قسم اٹھتے بچھ نہیں آ رہے۔ میں بیت اللہ کے خزانے اس کے
اسلحے اور اس دولت کو چھوڑے رکھوں یا روخد میں تقسیم کروں؟ تو
حضرت علیؓ نے فرمایا اب امیر المؤمنین اس کو چھوڑ دیجئے کہ آپ
اس تقسیم کرنے والے نہیں جہاں تقسیم کرے۔ اقریش میں سے
ہم میں کا ایک سو سو خرمانے میں ہوگا جو اس تقسیم سے کہ۔“

محدثین سے اس حدیث کا مصدق امام مہدیؑ فرمادے گا۔ یہ ایک امام مہدیؑ کا تصور حق ہے۔ ہوتا آج کے ترمیم شدہ حدیث میں اس بات کا انکار ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ امام مہدیؑ کا علم یہ حق ہے۔

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ﴿

امام مہدیؑ، اولاد عباسؑ میں سے؟

عن عثمان بن عفان قال سمعت النبی ﷺ يقول المہدی من ولد العباس عمنی ﴿ (کتاب البرہان ج ۳ ص ۵۸)

”حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی، میرے چچ عباسؑ کی اولاد میں سے ہوں گے۔“

اس حدیث پر غلط یہ افکار وارد ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے اور اس روایت میں حضرت عباسؑ کی اولاد میں سے ہونے کا ذکر ہے؟ اس کا جواب کی رسالے کے باب دوم میں گزر چکا ہے۔ ہاں ملاحظہ فرمائیں

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ﴿

خلافت کے لیے امام مہدیؑ کو تیار کرنا:

عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ المہدی مکرم اہل البیت یصلحہ اللہ فی البلد ﴿ (سنن بیہقی، مسند علی ج ۱ ص ۱۵۹)

”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہدی تم (میرے) اہل بیت میں سے ہوگا جس کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں کر دیں گے۔“

(۴) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ﴿

طہور مہدیؑ سے قبل کے واقعات

﴿روی من حلیث معاویہ بن ابی سفیان فی حلیث لہ طول عن النبی ﷺ قال مسح بعدی حریرۃ تسمی بالاندلس فصب علیہم اہل الکفر لیا خلدوں من اموالہم واکثر مللہم ویمسوا بساءہم واولادہم ویہکون الانصار ویحربون الدیار ویرجع اکثر البلد لابی وفار ویتجلی اکثر الناس عن دیارہم و اموالہم لیا خلدوں اکثر الحریرۃ ولا یبقی الا القبا ویکون فی المغرب المہرج والحواف ویستولی علیہم الحوۃ والعلاء ویکثر الفتنة ویاکل الناس بعضہم بعضا بعد ذلک یخرج رجل من المغرب الاقصی من اہل لاطمة بنت رسول اللہ ﷺ وھو المہدی القائم فی آخر الزمان وھو اول اشراف الساعۃ ﴿ (تذکرہ لکبری ج ۱ ص ۷۰۳)

”حضرت امیر معاویہؓ کی ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا فقیر یہ میرے بعد اندلس نامی جزیرہ فتح ہوگا اور اس پر کفار غالب آکر اسے امول اور اشرافیوں پر قبضہ کر دیں گے۔ اس کی عورتوں اور ۱۰۰ قید کر لیں گے۔ ان کی عصمت دری کریں گے، شہروں کو اس طرح ویران کر دیں گے کہ اکثر شہر جنگوں کی مانند ہو جائیں گے، اکثر لوگ اپنے شہر اور مال و دولت کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور تھوڑے سے حصہ کے علاوہ پارے بچ رہیں گے۔ ان کا قبضہ ہو جائے گا اور مغرب میں قتل اور خوف و ہراس پھیل جائے گا۔“

جائے گا۔ لوگوں پر بھوک اور مہنگائی عاید آ جائے گی، جسے زیادہ ہو جائے گا تو ایک ایک دوسرے کو کاٹ کھا لے گے، اے بچے جو اس کے، اس وقت مغرب آگئی سے حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں سے مہدیؑ مائی شخص کا ظہور ہوگا جو آخری زمانے میں ہوگا اور اس کا آنا علامات قیامت میں سے پہلے علامت ہے۔"

(۵) ﴿حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

جہاد مہدیؑ سنت کی روشنی میں ہوگا

﴿عن عائشة عن النبي ﷺ قال هو رجل من عترتي
يفتاتل على سني كما قتلت اما على الوحى﴾

(کتاب النسخ ص ۲۶۲)

"حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مہدیؑ میری اولاد میں سے ایک آدمی ہوگا جو میری سنت کی روشنی میں جہاد کرے گا جیسے میں نے وحی کی روشنی میں جہاد کیا ہے۔"

(۶) ﴿حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

مقام بیداء میں لشکر کا جنس جانا

﴿عن حفصة رضي الله عنها انها سمعت النبي ﷺ
يقول ليؤمنن هذا البيت جيش يغررونه حتى اذا كانوا
ببداء من الارض يخسف باوسطهم ويأبى اولهم
آخرهم ثم يخسف بهم فلا يبقى الا الشريد الذي
يحبوهم﴾ (مسند شریف ص ۷۳۲)

"حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے یہ فرماتے

ہوئے سنا کہ ایک لشکر اس بیت اللہ کا صحرانہ قاعدہ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہو گا تو درمیان والا حصہ زمین میں جس میں جائے گا یہ دیکھ کر لشکر کے اگلے لوگ پچھلوں کو آواز دیں گے لیکن ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے خبر کے کوئی بھی نہ پہنچے گا۔" (بعض روایات میں دو آدمیوں کے پہنچنے کا تذکرہ ہے جن کا نام دبر اور دیر ہوگا۔" (کتاب النسخ ص ۲۶۸)

(۷) ﴿حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

یتوں پر لوگوں کو اٹھایا جائے گا

﴿عن صفية ام المؤمنين رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ لا يتهي الناس عن غرو هذا البيت حتى يغررو جيش حتى اذا كانوا بالبدااء او ببداء من الارض خسف باولهم و آخرهم ولم يبق اوسطهم قلت يا رسول الله انهم كرههم؟ قال يهتفهم الله على مايلي انفسهم﴾ (رواح السالكين ص ۱۰۵)

"ام المؤمنین حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بیت اللہ پر لوگ ہمیشہ لشکر لٹائی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کی نیت سے روانہ ہو کر جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو سارا لشکر زمین میں جنس جائے گا۔ اور کوئی بھی نہ پہنچے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس لشکر میں بعض لوگوں کو زبردستی شامل کر لیا گیا ہو (تو ان کا کیا حکم ہے؟) فرمایا کہ قیامت کے ان اللہ تعالیٰ انہیں اس کی یتوں پر اٹھائیں گے۔"

(۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ﴿

ایک شرقی لشکر کا حملہ:

﴿عَنْ ام حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يَرْبِلُونَ رَحِلًا عَسَلَالِيَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا أَبْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يَخْشَفُ بِهِمْ﴾ (کتاب الطہران، ج ۲ ص ۶۴)

”حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق سے کچھ لوگ بیت اللہ میں موجود ایک آدمی (مہدیؑ کو شبیہ کرنے) کے واسطے سے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ مقام یدیعہ میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔“

(۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ﴿

امام مہدیؑ کی اجمالی سوانح حیات:

﴿عَنْ ام سلمة فروج السمریة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ بَكْرٌ أَحْلَافٌ عَمْدُ مَوْتَ حُلَيْفَةُ فَيَخْرُجُ رَحِلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيَخْرُجُوهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبْعُوهُ بَيْنَ لُرُكٍ وَالْمَقَامِ وَيَبْعُثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ مِنْ لُثَامٍ فَيَخْشَفُ بِهِمْ بِالْبِدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَاذَا رَأَى النَّاسَ ذَلِكَ أَتَاهُ أَيْدَالُ النِّسَاءِ وَعَصَابُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبْعُوهُ ثُمَّ يَشَارُ رَحِلًا مِنْ قُرَيْشٍ حَوْلَهُ كَتَبُ الْبَيْعِ الْبِهْمِ مَعًا فَيَطْهَرُونَ عَنْهُمْ وَدَبْكُ بَعَثٍ كَتَبُ وَالْحَيَّةِ لَمْ يَلَمْ يَشْهَدُ عِيْمَةً كُلُّهُمْ فَيَسْمُوهُ الْمَالُ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ

سَمِعَهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَيَقْبَلُ لَاسْلَامًا بِحَرَامَةِ نَبِيِّ لَارِصٍ يَمْلِكُ سَبْعَ سَنِينَ ثُمَّ يَقُولُ وَيَقْبَلُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَابُو يَحْيَى وَالتَّطَائِبِيُّ (الملائی المتحدی، ج ۲ ص ۷۷، ابورو، ۱۳۸۶ء)

”حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”مگر یہ ایک عید کی صفت کے وقت کے عید ہے۔ اتفاق میں لوگوں کا اختلاف ہوگا مدینہ وادوں میں سے یہ آتی ہوگا۔ رکتہ جائے گا۔ جو مال کدان کے پاس آ کر رہتی اس سے حج اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر ان کے مقابلے کے لیے شام سے ایک لشکر روانہ ہوگا جو مدینہ وادوں کے مابین مقام یدیعہ میں جھڑپ کا ہوگا۔ جب اس رامت و دیکھیں گے تو شام کے حال اور اہل عراق کے مصائب ان سے پاس آ کر ان سے بیعت کریں گے۔“

پھر قریش کا ایک آدمی جس کے خیال والے ہو گئے ہوں گے۔ اس سے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا تو یہ لوگ اس پر غلبہ آجائیں گے۔ اس کو ”شکر کلب“ کہتے ہیں اور وہ قمیض بڑا محروم ہے جو سوطب سے حاصل شدہ مال خیمت کی تعمیر کے موقع پر موجود ہو۔ پس امام مہدیؑ مال خیمت تعمیر کریں گے اور لوگوں کے معاملات میں سنت نبویؐ کے پیرو ہوں گے۔ ان کے سامنے میں اسلام اپنی کرات میں پر ڈال دے گا (اسلام و استحکام غیبی ہوگا) وہ سات سال تک اسی حال میں رہیں گے پھر ان کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان اس کی خبر جنازہ کی آوازیں (کر کے ان کی تدفین) کریں گے۔“

(۱۰) ﴿حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کی حکومت

عَنْ عَنِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَهْبُكُمُ الدُّبَا
حَتَّى يَهْلِكَ الْعَرَبُ وَجُلُ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَافِيلَ اسْمُهُ
اسْمِي دَوَاةُ أَحْمَدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَالْقُرْمَدِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹، المعجم الصغیر ج ۲ ص ۷۰)
”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
کہ دباؤں کا مارنا وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک کہ میرے مہی بیت
میں سے ایک آدمی اس کا نام میرے نام کے موقع ہوگا، عرب میں
عرب کا مالک نہ ہو جائے۔“

(۱۱) ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت﴾

امام مہدیؑ کے اخوان و انصار:

﴿رَوَى ابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اللَّهِ عَنْهُمَا مَرْثُومًا
قَالَ اصْحَابُ الْكَهْفِ اخْوَانُ الْمَهْدِيِّ﴾ (المشاعر ص ۲۳۳)
”ابن ماریہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ
یہ ہے صحابہ کرام مہدیؑ کے اخوان و انصار ہوں گے۔“

(۱۲) ﴿حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کا علیہ:

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمَهْدِيُّ مِنْ أَجْلَى الْعَبَةِ النَّبِيِّ الْأَنْفِ بِمَلَأَ الْأَرْضَ

فَسَطَا وَهَدَا كَمَا مَنَنْتَ ظِلْمًا وَجُورًا وَهَمَلَكُ مَسِيحُ
مَسِيحٌ﴾ (مجموعہ روایات ص ۲۳۳، انجیل الانام ایسا)

”حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
مہدیؑ مجھ سے (میری اولاد میں سے) ہوں گے، خواہ صورت کشادہ
پیشانی و سر کی ستونوں کے درمیان میں کسی طرح میں
انصاف سے مروی ہے جیسے وہ پتہ ظلم و ستم سے مروی ہوئی ہوگی
اور سات سال حکومت کریں گے۔“

(۱۳) ﴿حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

دریائے فرات سے سونے کے ستون کا ٹکڑا:

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْبُكُمُ الدُّبَا
حَتَّى يَهْلِكَ الْعَرَبُ وَجُلُ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَافِيلَ اسْمُهُ
اسْمِي دَوَاةُ أَحْمَدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَالْقُرْمَدِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹، المعجم الصغیر ج ۲ ص ۷۰)

”حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قریب
دریائے فرات کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا ایک ٹکڑا
خارج ہوگا (ختم میں سے) اس موقع پر ہمارے وہاں میں سے
کچھ نہ لے۔“ (صحابہ النعمان ص ۲۳۳) یہ کہ اللہ کی حمد ہی کے ساتھ ہی
روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہو چکا ہے۔

(۱۴) ﴿حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کی بیعت کرنے کی تاکید:

﴿عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَطْعَمُ الرِّيَابِ
السُّودِ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ لِيُقَاتِلَ بَيْنَكُمْ قَتَالًا ضَعِيفًا لَمْ

بفائده فوہ مثله فادار ایسودہ لدیوہ و یو حوا علی التلح
فانہ حبیبہ اللہ المہدیؑ (۱۵) (نہج ۱۳۰)

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ سیرۃ کے قیام کے قریب (شرق کے رخ سے یہ جھنڈا نکالے ہوں گے اور تم سے اسی سمت جنگیں ہوں گی جس کی طرف ان قسطن قوم سے نزہتی ہوگی۔ جس جب تم ۱۰۰ یو تو (اس سے قادمے) بیعت کرو اگرچہ تمہیں (بیعت کے لیے) ایک پرچا کرتا پائے یہ کہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہوگا۔"

(۱۵) ﴿حضرت عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

قیام خدافت مہدیؑ کے معاونین

عن عبداللہ بن العازث بن حرہ الریدی قال قال رسول
اللہ ﷺ یحوج ماس من المشرق فیوطون للمہدی یعنی
سلطانیہ ﴿اخرجه ابن ماجہ والطبرانی (۱۳۰۸)

"حضرت عبداللہ بن عازث فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا
شرق سے ہجرت ہوگی ظہیر کے جو نام مہدیؑ کے لیے (مسند)
خداقت کو آسان کر دیں گے۔"

(۱۶) ﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

سرورن اہل جنت:

عن انس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یحی ولد
عبدالمطلب مآدہ اہل الجنة ابا و حمرة و علی و حمیر
والحسن والحسین والمہدی ﴿اخرجه ابن ماجہ وابو

مہدیؑ (۱۷)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے
سنا کہ عبدالمطلبؑ کی اولاد میں ہم (ساتھ ساتھ) اہل جنت کے
سرور ہوں گے میں خود (حضورؐ سیرۃ) احمد علیؑ حضورؐ میں
ہیں اور مہدیؑ رضی اللہ عنہ۔

(۱۷) ﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کی داود و ہش

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ یكون فی آخر امتی
خلیفة یحیی المال حیاً ولا بعدہ عدا ﴿اخرجه احمد و
مسلم﴾ (مسند ۱۳۱۵)

"حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری
امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو سچ بچھڑ کر بغیر شمار
کیے مال و دولت سے نوازے گا۔"

فائدہ:

علامہ سیوطیؒ نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ مصنف عبداللہ رقیؒ نے
اس میں حضرت جابرؓ کی روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے لیکن صحیح ہے کہ یہ روایت
مرفوعہ ہی ہے جیسا کہ صحیح مسلم و مسند احمد میں ہے۔

(۱۸) ﴿حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

نزلات بیت المقدس اور امام مہدیؑ

عن انس قال سمعت رسول اللہ ﷺ

المصنفات من قبله من كتب في الفقه والحديث والسير
 "حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا امام
 مہدی اس حال میں ظہور کریں گے کہ اس سے پہلے یہ نہ ہوگا جو
 یہ دعا پڑھتا ہوگا۔ (اسے دیکھو) یہ مہدی ہیں اس لیے ان سے تاج مروا۔"

(۲۳) ﴿حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدی کی صورت و سیرت:

عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله ﷺ
 ليحدثن الله تعالى من عتوقتي وجلا الخرق الثياب اجلي
 الجبهة بعلا الارض عدلا ويبيض لسان قبيح في حروجه
 ابو نعيم الاطلسي ج ۲ ص ۴۶، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۳۶

حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
 فرمایا اللہ تعالیٰ میرے عتوقی میں سے یہ ثوب نکالے گا اور میری
 گے جس کے سامنے کے دلوں و انت انتہائی کشادہ اور پیشانی
 روش ہوگی اور میں کوہوں سے میرے گاموں و گونوں و خوبوں
 اے گا۔ (پانی کی طرح بہے گا۔)

(۲۵) ﴿حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

علامات ظہور مہدیؑ

عن محمد بن حاتم قال قلت لابي عبد الله الحسين بن
 علي رضي الله عنهما ائمن علامات بين يدي هذا الامر حتى
 ظهور المهدي؟ فقال بلى قلب وما هي؟ قال هلاك بني
 العباس وخروج السفهاني والحسف بالبداء قلت حدثت

فداك اصناف ان يطول هذا الامر قال اما هو كظلم الخوارج
 ببيع بعضه بعضا ﴿کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۵۶﴾

"محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین سے پوچھا کیا
 اس امر ظہور مہدی سے قبل جو علامات میں رہیں ہوں گی؟
 فرمایا میں یوں کہیں میں سے پوچھا اور یہ علامات میں "اور
 مہدی کی آمد، مہدی کا آنا، اور یہ کہ میں یہ ایک شہر کا رہیں
 میں جس کا نام میں سے ہوگا میں آپ پر قتل ہو جائوں، مجھے تو یہ
 اندیشہ ہے کہ یہ معاملہ طویل ہو سکے۔ بعد قتل پھر دیکھا فرمایا کہ
 یہ مہدی کی زندگی کی طرح ہوگا کہ ایک سے پیچھے آجاتا ہے۔
 (اسی وقت سے بعد اس پر اس وقت سے اور بھی گزر جاتا
 ہے ان طرح یہ واقعات میں بے حد بیکار پیش آجائیں گے۔"

(۲۶) ﴿حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

قتلوں کی آگ:

عن طلحة بن عبيد الله عن النبي ﷺ قال ستكون
 فتنة لا يهدأ منها جانب الا حاش منها جانب حتى ينادي
 مناد من السماء ان امرو كذا فلان ﴿المخرج الطبراني
 الاطلسي ج ۲ ص ۴۶، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۴۰﴾

"حضرت طلحہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عتق رب ایک
 ایسا فتنہ پڑے گا کہ ایک جانب سے ختم نہ ہونے پائے گا کہ دوسری
 جانب بڑک اٹھے گا اور یہ فتنہ برابر جاری رہے گا یہاں تک کہ
 آسمان سے ایک نداوی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں آدمی ہے۔"

(۲۷) حضرت عمرو بن اعاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

نہو رمہدی کی ایک علامت

عن عمرو بن اعاص قال علامة خروج المهدي اذا
حلف جيش في البداء فهو علامة خروج المهدي
اخرجه بعض رواين عن ابي عبد الله عليه السلام
انما تخرج المهدي في اخر الزمان في اخر الزمان
في اخر الزمان في اخر الزمان

(۲۸) حضرت عمرو بن مرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

خراسان سے سیاہ جھنڈوں کا آنا:

عن عبد الرحمن الجعفي عن حماد بن عمار عن
الحسن صاحب رسول الله صلى الله عليه وآله
خراسان ربه سوداء حتى يربط حيولها بهد
الربون لدى بيت لبيبا وحرثا فلب ما بين هاتين
ربونة فان مصلحتا بينهما ربون حتى يربطها
تلك الربية فربط حيولها بها

”میں نے دیکھا ہے کہ میں نے کئی برس حضرت مرو
بن مرو سے کہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خراسان سے سیاہ جھنڈ
مروارے گا یہاں تک کہ (میں جھنڈے کے تحت کھڑے ہوں)
یتیموں کو دے دوں گا اور یتیموں کے دانت پر پھوڑوں و
دھجیوں کے سہارے چھڑکائیوں کو دے دوں گا اور یتیموں کے
دولت کے لئے ان کو دے دوں گا“

تاکہ وہ ایک سال پہلے سے ہوا ہو۔

(۲۹) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

رمہدی کا نام

عن ابي الطفيل رضي الله عنه ان رسول الله صلى
قال المهدي اسمه اسمي واسم امه اسم امي
انما يخرج من
حضرت ابو الطفیل سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے
مہدی کا نام میرا ہے اور اس کے والد کا نام میرا ہے والد کے
نام پر ہوگا۔

(۳۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

یہ بعد دیگرے فقہوں کا ظہور

عن عوف بن مالك ان لسي سنة قال تعني فيه
غيره مظلمة ثم سيع الفل بعصها حتى يخرج رجل من
اهل بيبي هناك له المهدي فان ادركته فاقبعه وكن من
المهديين

”میں نے عوف بن مالک سے سنا کہ ایک سال تک وہ
عوف بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے
(تقریباً) میں نے اس میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ
اس سے بعد پہلے سے ہوا اور اس نے جو جہاں میں گئی ہے
وہاں سے اس کی روایت میں سے مہدی کی ایک شخص کا نام ہوگا اور
پاکستان کی اجازت کر کے ہجرت یافتہ لوگوں میں سے ہو جائے گا۔“

(۳۱) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے

آسمان سے ایک ہاتھ کا ظہور:

عن الزهري قال اذا النبی السعید و المهدی للعالم
یومئذ یسمع صوت من السماء الا ان اولیاء الله
اصحاب فلان یعسی المهدی قال الزهري وقالت
اسماء بنت عمیس ان اعادة ذلك الیوم ان کلام
السماء مدلاة بنظر الیها الناس (کتاب النبی ص ۳۷)

امام زہری فرماتے ہیں کہ جب نبیؑ و امام مہدیؑ قیام کے
یہ آئے گا تو اس وقت آسمان سے ایک آواز آئے گی
کہ "اے لوگو! خیر و برکت کے وقت قیام ہے مہدیؑ کے
ساتھی ہیں۔ امام زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت ۳۱ ہجرت
میں نے فرمایا اس کی علامت یہ ہوگی کہ آسمان سے ایک لٹکا
ہوا ہاتھ (خدا ہو گا جو) امام مہدیؑ کے شرکی طرف اشارہ کر رہا
ہوں گا اور لوگ بھی اس ہاتھ کو دیکھیں گے۔"

(۳۲) حضرت قرۃ العیزیؑ کی روایت ہے

امام مہدیؑ کی عدت حکومت:

عن قرۃ السمری قال قال رسول الله ﷺ لعلن
الارض جوراً وظلماً فاذا ملئت جوراً وظلماً بعث الله
رجلاً من اسمی واسم ایه اسم ابی فیملأها عدلاً
و یسطا کما ملئت جوراً وظلماً فلا ینزع السماء شیئاً
من قطرها ولا الارض شیئاً من ماتھا یمکت فیهم سباً

اولیاء فلان اکثر فصحاء (طہاری ص ۷۲)

حضرت قرۃ العیزیؑ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
میں زمین کو ضرور ظلم و ستم سے بھر کر رہوں گا، چنانچہ جب یہاں
جائے گا تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو
بھیجیں گے جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام
میرے والد کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف
سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ ان
کے زمانے میں آسمان اپنا تمام پانی سرسبز و سرسبز کر دے گا اور زمین اپنی تمام
جائزات اگل دے گی، وہ لوگوں میں سات یا آٹھ یا نو یا دہ سے
زیادہ نو سال رہیں گے۔"

(۳۳) حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

امام مہدیؑ کے بعد قحطانی خلیفہ ہوگا:

عن قیس بن جابر الصنعی ان رسول الله ﷺ قال
سیكون من اهل بیتی رجل یملأ الارض عدلاً کما
ملئت جوراً ثم من بعده القحطانی والذی نفسی بیده
ما هو ذوبہ (طہاری ص ۷۵)

"حضرت قیس بن جابر الصنعیؑ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
میں نے فرمایا عتق رب میرے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو
زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہو
گی پھر اس کے بعد قحطانی ہوگا اور اس وقت میں اس کے قبضے
میں میری جان ہے، وہ ان سے کم نہ ہوگا۔"

(۳۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

باروخنا، وال روایت

عن جابر بن سمرہ عن رسول اللہ ﷺ انه قال

لا يزال هذا الدين قائما حتى يكون النوا عشر حيلة

كلهم يجمع عليه الامه (ابن ماجہ ۱۰۴)

”حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا یہ

ابن عیسیٰ قائم رہے گا حتیٰ کہ بارہ خیل ایسے ہو جائیں جن پر پوری

مت متفق ہوگی۔“

فائدہ

علامہ سیوطی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے

فرمایا ہے کہ اس حدیث میں امام مہدی کے وجود کی طرف اشارہ ہے اور وہی بارہویں

خیل ہوں گے جو گیارہ حلفہ کے بعد اب تک کوئی بارہویں خیل اب نہیں آیا کہ اس کی

خلافت پر پوری مت متفق ہو سکی ہو۔

(۳۵) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

دین کا مشہور

عن ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ ﷺ لا يزال هذا الامر قائما بالقسط حتى يكون

اول من يثمنه رجل من بني امية (ابن ماجہ ۱۰۵)

”حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا: ”ابن کا یہ معاملہ ٹھیک ٹھیک چلا رہا ہے گا یہاں تک کہ بنی امیہ

میں سے ایک شخص سب سے پہلے اس کا شکار کرے گا۔“

یہ روایت جو یقینی روایت کہی ہے اور ان میں یقینی حاکمیت ہے

مہدی کی۔ گویا اس روایت سے بھی مہدی کی کائنات کا ثبوت ملتا ہے۔

(۳۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ

عن عبد اللہ بن العاص عن نوفل قال قال كعب

ابی بن کعب فقال لا يزال الناس مختلفين اعاقيهم في

طلب الدنيا قلت احل قال ابی سمعت رسول اللہ ﷺ

يقول يوشك الفرات ان يحسر عن جبل من ذهب

فاداسمع به الناس ساروا اليه فيقول من عبده بنو تركا

الناس يا حدود من ليدعوا به كله قال فيقتلون عليه

فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون (مسلم ۱۷۶۹)

”عبداللہ بن عاص بن نوفل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب

کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت ابی نے فرماتے گئے طلب دنیا میں لوگوں کی

گردنیں ہمیشہ مختلف رہی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں اچھا فرمایا کہ

میں نے حضور ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غلبہ یب دروئے

فرات میں سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔ جب اُس کی خبر سنی

گئے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے، وہاں موجود لوگ یہ سوچیں گے کہ

اگر ہم نے لوگوں کو اس کے پھانسنے کی چھوٹ دے دی تو لوگ یہ سارا

ہی لے جائیں گے (اور ہمیں کچھ بھی نہ ملے گا) چنانچہ وہ تاقال ہیں

گئے کہ ہر سو میں سے نالوے اٹھ اٹھ کر ہوجائیں گے۔“

﴿منکرین و مدعیان مہدویت﴾

علامت قیامت کے بارے میں بہت سے لوگ شہادت پڑھا کر ہیں چنانچہ بعض لوگ تو ان کا سر سے بنی انکار کر دیتے ہیں اور انھیں ایک خاص علامت سے دعویدار بن کر لڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ وہوں کا یہ حال ہے۔ بہت کم سنت والسماعت کے مقابلہ میں جس طرح مستقیم شام و پانچ گزرت ہیں اس سے کہ تو وہ ان علامات کا انکار کرتے ہیں ورنہ ہی ان میں سے کسی علامت سے دعویدار بن جاتے ہیں۔ بلکہ انہیں اگر سرور دو عالم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ان میں سے کسی قسم سے ہوتے ہیں۔

منکرین ظہور مہدیؑ

علامت قیامت میں سے ایک علامت ”ظہور مہدیؑ“ بھی ہے جس کے متعلق آپ تعصبات پر چڑھ چکے ہیں۔ ظہور مہدیؑ کی علامت بھی ہی ”شہادت پڑھا کر ہوں“ چنانچہ بعض لوگوں نے اس کا سر سے لگا ہی کر دیا جیسا کہ شیخ جعفر بن محمد نے اوائل جی کتاب ”اثر الطائفة“ سے ص ۲۶۵ پر فرماتے ہیں

”یہ اجتہادی افسوس ناک بات ہے کہ اس زمانے میں یا تو لوگ ظہور مہدیؑ کے منکر پیدا ہو گئے ہیں۔“

اور کتاب مدور میں اسی سلفی کے بارے میں ظہور مہدیؑ کے منکرین میں مندرجہ ذیل نام مذکور ہیں۔

(۱)	علامہ ابن خلدون	مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۱
(۲)	علامہ رشید رضا معری	تفسیر مسماۃ الاسلام ۳۹۹/۹ ۵۰۳
(۳)	محمد یوسف	دائرة معارف القرآن العشرين ۳۸۰/۱۰

(۴)	امام حسن	صحیح لاسلام ۳۰۱ ۲۳۷ ۲۳۸
(۵)	مدرسہ محمدیہ	تعمیلاتہ علی سطحہ الاحادیث ۳۰۱ ۲۳۷ ۲۳۸
(۶)	محمد بن عبد اللہ	مواقف حاسمہ فی تاریخ الاسلام ۳۰۱ ۲۳۷ ۲۳۸
(۷)	محمد بن عبد اللہ	تعمیلاتہ علی سطحہ لاس کتب ۱ ۳۰۱
(۸)	میدانہ الشیخ	المسبح فی السرا والسنواری والاحادیث ۵۳۹
(۹)	شیخ محمد بن عبد اللہ	لامہدی بظہر بعد الرسول حیر البشر

اور مولانا محمد منیر قرنی اپنی کتاب ”ظہور مہدی ایک اہل حقیقت“ ص ۸۰ کے حاشیے میں یہ نام مزید ذکر کیے ہیں

(۱۰)	سید محمد حسن	المہملیۃ فی الاسلام ص ۱۷۴ ۲۹۳ ۳۰۱
(۱۱)	اشیخ الاسلام سید ابن عبد اللہ	بدر الطلام وسیہ الیم الی خطر النسج علی المسلمین والاسلام ص ۳۸۱ ۳۷۳ ۳۹۶
(۱۲)	مولانا مودودی صاحب	سوانہ لامہدی بظہر للنسج ال محمود، الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحۃ الواردۃ فی المہدی للامام ص ۱۳۷ ۱۳۸ والاحتجاج بالاکثر لتوبیخ ص ۹۳

(۱۳)	محمد بن عبد اللہ	اسی المطالب فی احادیث مختلفہ بمراقب ص ۲۹۶
------	------------------	--

رقم آخری کی تحقیق سے ثابت ہوئی ہے کہ امام مہدیؑ کی آمد دراصل حضرت
کے نام ہی آتی ہے۔

- (۱۴) علامہ اقبال
- (۱۵) مولانا عبد اللہ سندھی
- (۱۶) مولانا ابوالکلام آزاد
- (۱۷) شیخ محمود غلامی مفتی مسر
- (۱۸) علامہ قمری علامہ

تتبعہ علامہ ابن خلدون، علامہ ابن کثیر، مولانا عبد اللہ سندھی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے
نظریات پر تفصیلی مکتوبات آپ کے سامنے آجائے گی۔ انشاء اللہ۔ نیز یہ کہ اس بعد
مولانا مودودیؒ کی ظہور مہدی کے مضمین میں شمار کیا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وہ ظہور
مہدی کے مکتوبیں ہیں اس سلسلے میں ان کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ احادیث
میں وارد شدہ پیشین گوئیوں کے مطابق آئے والے امام مہدیؑ کو تسلیم کرنے کے لیے تیار
نہیں بلکہ اس کے لیے ان کے دہن میں یہ ایک حاکم کہ جس کی تعینات بھی مقرب
آج چاہتی ہیں۔ انشاء اللہ۔

مذہب ان مہدویت:

مشرکین ظہور مہدیؑ کے بعد ان تذکرہ کے بعد ان دوسوں کا تذکرہ رہا مگر
من سب معلوم ہوتا ہے کہ مہدویت کا تصور دعویٰ کیا ہے۔ اس سلسلے میں صاحب
مطالعہ حقیقی جدید کا یہ بیان قابل مطالعہ ہے۔

”اس موقع پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس
بات کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدیؑ ہیں، ان میں سے بعض لوگ خود

۱۰۰۰ روپیہ دینے کے لئے جس نے حج یا عمرہ کے لئے سفر کیا ہے۔
موصوفہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ایک عورت تھیں جو اپنے
جس مہاشا کے متعلق موصوفہ کے حج کی تعبیر کو بے جا کہا
ایسے قوی قرائن موجود ہیں جن سے اس شخص کا امام مہدی
ہونا ظاہر ہے۔ وہ جانتے تھے کہ امام مہدی کے عطا کی قدرت کی
بڑی صفات ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ اصل میں مہدی کے لئے مہدی
کے عطا کیے نہیں ہیں۔ حضرت جیسا کہ یہ سلام سے رہائے میں
ایک حدیث ہوتا ہے۔ اسی حامل صحت کا حامل ہونا جو قبولِ روایت
میں مہدائے جیسے شخص میں بھی نہ تھیں۔ علامت ہے کہ تو اس اعلیٰ منت
کا مقصد کئی بات سے پورا ہو جاتا ہے۔ تاکہ مہدی تو صرف ایک
نقشبند سلمہ دار نام نہیں۔ (احوالِ امت ص ۳۸۶-۳۸۷)

ایک فہرست

حاصلہ میں غلطیوں کے ظہور کی تحقیق میں حضرت تھانوی کا ذکر و رد صدر رسالہ
حاجی محمد رانا نے یہ غرض سے لکھی غرض سے اس کا خلاصہ اپنے احوال میں نقل
یا حقائق اور میں میں نہیں کہیں ہاں صرف محبت اور میں اس رسالے کا حوالہ بھی
نہیں دیتا۔ یہ بات میں اس میں رہے کہ حضرت تھانوی کے مذکورہ رسالے کو مکمل طور پر نہیں
یا یہ جس میں ہندو مت اور قصداً پہنچا دیا گیا ہے۔ اور یہ بات بھی ملحوظ رہے۔
اس بات تھانوی کے سامنے جو مقدمہ ابن عابدی تھا، انہوں نے اسی کے صفحات کا حوالہ دیا
ہے۔ اس جدید ایڈیشن جو کہ مکتبہ مشرق استنبول قرآن سے شائع ہوئے
ہے صفحات کا حوالہ اس میں دیا گیا ہے تاکہ قارئین متاثر نہ رہیں۔ اس میں سہولت ہو۔
اب آپ حضرت تھانوی کا تبرہ مطالعہ فرمائیں۔

تلخيص مؤامرة الظنون عن ابن حلدون

مردان

علامہ ابن خلدون سے انکار بلکہ جو مصنف کی پہلی دلیل یہ ہے کہ روایت مصنف میں جو روایتی ہے میں جن پر محدثین کی طرف سے جرح و ثبوت موجود ہے اور یہ قانون سے جرح و ثبوت دلیل پر مقدم ہوتی ہے۔ مصنف ابن خلدون ص ۱۳۲

نیکس چر علامہ ابن خلدون و اس دلیل کی حیثیت معلوم ہوگئی۔ اس طرح تو یہ صحیحین کی روایات بھی قابل قبول نہیں ہوں گی کیونکہ ان میں سے بھی جرح و ثبوت کے ہوں پر جرح و ثبوت ہے لہذا ان کو بھی قبول نہیں کیا جانا چاہیے؟ تو علامہ ابن خلدون نے فرمایا جواب یہ آیا ہے کہ اگرچہ صحیحین پر بھی یہ شبہ وارد ہوتا ہے لیکن چونکہ علامہ و محدثین سے صحیحین کی حدیث و ثبوت قویست سے وارد ہوئے و اس کی حکمت پر بعد از سوچنا اس لیے ان کے لیے یہ شبہ مغلطہ نہیں۔

معلوم ہوا کہ علامہ ابن خلدون کے رد یک بھی اجماعی مسائل میں راویوں کے
تفاوت ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب آپ یہ سمجھیں کہ جس طرح صحیحین
وایت کی صحت پر علماء کا اجماع ہے اسی طرح ظہور مہدی کی جو بھی اجماعی ہے اور یہ ابھی
آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ اجماعی مسائل میں راویوں کا بخروج ہونا معتبر نہیں تھا ظہور
مہدی کی روایات میں راویوں کا بخروج ہونا معتبر نہیں اور وہ قابل قیاس ہوں گی یہ تلامذہ
دست پر ظہور ملہ کا اتفاق ہے اور غیہ مہجور کا قیاس مہجور کے قیاس کے مقابلے میں وہ

یہی محمد منیر نے بعض ریویو میں رقم میں لکھا ہے کہ میں نے اسے پہلا ٹھکانا ہونا چاہیے تھا، میرا منہ اس وقت سے ہی
روایت کرنے اور جاننے ہے۔

پہلی کی ادنیٰ سے تھیں۔ مگر یہاں پہلے میں وہ کسی راوی کی نظر پر نہ ٹکرتے تھے۔
غریبوں کے لیے تو ان کی ہر بات ایک نیا عالم تھا۔

جوئے اس زمانہ کو کاظمی افسانہ قلم سے لے کر جاتا ہے۔

ہوئے اس باعث کو مکمل اظہار قریب دیا جاتا ہے۔

وقت نہیں رکھتا۔

چنانچہ کسی مستند عالم و محدث سے اس کی بحث اور کارمناں میں جلد نقول
کا مدار اس حدیث کی ہے ظہور مہدی کی روایات و ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم،
طبری، ابویعلیٰ موسلی کے صحاح، کرشنی، یافعی، مختلف مسندوں سے ذرا
ہے۔ (مستند مسندوں میں ۱۳۱ اصحاب کے آپ کی رسالے کے باب اول میں احادیث
مہدی کے روایتی ہیں۔ رابطہ کے انہماک کی مع حالہ جات اور باب ششم میں ان کی
مرویات ملاحظہ فرمائیے۔)

لہذا جس طرح اجماعیت کی بناء پر صحیحین کے بعض روایوں سے بخروج ہونے
کی وجہ سے چھوڑ دیئے جاتے ہیں، وہاں اس طرح روایات مہدی کے بعض روایوں کا بخروج ہونا بھی
محتمل نہیں ہے بلکہ اگر یہ نہ جائز ہے کہ روایات مہدی پر جو اجماع ہوا ہے وہ اس اجماع سے
زیادہ قابل قبول ہے جو روایات صحیحین کو ملے لینے پر ہوا ہے تو بے جا نہیں ہوگا کیونکہ اس
کا مدار نفس سے اور روایات صحیحین کا مدار ان حدیثوں کے نفس اپنی راے سے معتد اور
جست سمجھا ہے۔

چنانچہ کسی حدیث میں یہ نہیں آتا کہ جس روایت کو بخاری و مسلم ذکر کریں تو
اس کو قابل اعتبار و رجحان سمجھنا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس حدیث میں حدیثوں کی راے سے نیز
حضرت امام مہدی کا ظہور بولی کی چیز نہیں جس کا خلق کی راے سے ہو لہذا اگر ظہور
مہدی کے بعد ان حدیثوں کا معلوم نہ ہو تو تب بھی ہمیں وہی سے ماخوذ ماننے اور
اس سے بھی بڑھ کر متیقن کا تو یہ کہتا ہے کہ اجماع کی سند کا معلوم ہو ضروری نہیں، تو
جب سند معلوم ہو جائے وہ بطریق اولیٰ قابل قبول ہوگا۔

روایات مہدی صحیحین میں مروی نہیں؟

نعم، کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اگر کسی مسئلہ سے متعلق بخاری یا مسلم کی روایت موجود
ہو، خواہ وہ قدر ثقہ کے قریب ہو، یہ معتبر سے حاملہ علامہ ابن حجر عسقلانی سے

ترجیح دیتے ہیں، روایات و ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم،

(۱) متعلق طبرستان (۱) روایت جو بخاری اور مسلم دونوں میں ہو۔

(۲) صرف بخاری کی روایت۔

(۳) صرف مسلم کی روایت۔

(۴) وہ روایت جو بخاری اور مسلم کی شرائط پر پوری اترتی ہو۔

(۵) وہ روایت جو صرف بخاری کی شرائط پر پوری اترتی ہو۔

(۶) وہ روایت جو صرف مسلم کی شرائط پر پوری اترتی ہو۔

معلوم ہوا کہ روایت صحیحین میں۔ سویش کی شرائط پر پوری اترتی ہو

تو وہ بھی بالتحقیق مقبول ہوگی۔ اس لیے روایات مہدی کے صحیحین میں نہ ہونے کا

نتیجہ اوجہ سے درست نہیں۔

(۱) او تو یہی بات میرے سامنے ہے کہ امام مہدی سے متعلق روایات صحیحین میں

۱۰۰ روایتیں بلکہ مسلم شریف میں ہیں روایات موجود ہیں جو نہ صحیحین میں معلوم

حدیث کے قاعدے کی بناء پر جب مسلم و مسلم پریموں پر ہیں کہ تو اس مسئلہ سے حیدر علی

۱۱ ہوگا جو مسلم سے مراد ہے۔ اور آپ اسی رسالے کے باب ششم میں امام مہدی سے

متعلق صحیحین کی آئندہ کی روایات پڑھا آئے ہیں ظہور مہدی پر ثابت دینی ہیں۔

(۲) کسی بات پر اجماع ہے۔ لیکن تمام محدثین اور علامہ کا ایک ایک قول میں

۱۲ وہ نہیں بلکہ قابل ہوتی ہے۔ وہ بات نہیں ہے اور اس پر کیا کا ملاحظہ۔

۱۳ جب تک اس مسئلہ میں تحقیق کے بارے میں تہقیر ہے۔ لہذا یہی جائز ہے وقت تک میں

سمجھا جائے گا کہ ان کے نزدیک بھی ظہور مہدی برحق ہے۔

ظہور مہدی پر اجماع سلف صالحین:

پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ صحیحین سے پہلے ظہور مہدی کے مسئلہ میں

۱۴ امام کا اجماع ہو چکا ہے اب ائمہ اربعین میں سے کوئی کارمناں سے

اس کتاب میں یہ بات ہے کہ یہ کتاب کا مقصد یہ تھا کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔ اس کتاب میں یہ بات ہے کہ یہ کتاب کا مقصد یہ تھا کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تصانیف میں سے ہے چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں

فَاعْلَمْ أَنَّ الْمَشْهُورَ فِي الْكَافَّةِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ عَلَى

مَعْرِضِ الْأَعْيَانِ لَهُ (مقدمہ ابن کثیر ص ۳۸)

”جان لو کہ اس قدر زمانہ گزرنے کے باوجود تمام اہل اسلام کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ امام مہدی کا ظہور ضروری ہے۔“

یا بخاری و مسلم میں تمام روایات کا ہونا ضروری ہے؟

اسی طرح ”کتاب البرہان فی علامات المہدی آخر الزمان“ ج ۱ ص ۳۱

”احادیث مہدی سے تحقیق میں یہ بات ہے کہ مہدی کے مندرجہ ذیل جواب دیے گئے ہیں۔“

(۱) احادیث مقامہ کا صرف بخاری و مسلم میں ہی ہونا شرط نہیں ہے۔

(۲) کسی حدیث کا بخاری و مسلم میں نہ ہونا امام بخاری و مسلم کے نزدیک اس

حدیث سے ضعیف ہونے کی دلیل نہیں ہے امام بخاری و مسلم سے یہ قوس کہیں

مفتوح ہیں۔ اس سے اپنی کتاب میں تمام صحیح احادیث کو بیان کرنے کا التزام یا

نہ کسی حدیث سے یہ کہیں کہ جو روایت اس میں ہے وہ اس سے دوسری حدیث سے

بہتر ہے۔ بلکہ اس سے اس سے بڑھ کر یہ کہ اس حدیث سے بہتر ہے چنانچہ

حافظ ابن کثیر اپنی کتاب ”علوم حدیث“ جو مقدمہ اس صلیحہ کے نام سے مشہور

ہے میں فرماتے ہیں۔ امام بخاری و مسلم سے اپنی اپنی کتاب میں تمام صحیح احادیث

کو بیان کیا ہے۔ اور یہ سب اس لیے کہ چنانچہ امام بخاری نے اس سلسلے میں یہ

قوس لگائی ہے کہ میں نے اپنی اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کو بیان کیا ہے لیکن

محدثوں نے اس سے بہتر ہے بہت سی احادیث صحیح و سقیمہ کو بیان کیا ہے، اسی طرح امام

”علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تصانیف میں سے ہے چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں۔“

شیخ یوسف بن عبد اللہ کا جواب:

شیخ یوسف بن عبد اللہ اوائل اپنی کتاب ”شرط المسند“ میں ظہور پر مہدی کی روایت کے صحیح میں یہ بات ہے کہ اس کا جواب ایسے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

”یہ دعویٰ امام بخاری اور امام مسلم سے امام مہدی کی شان میں

وارد شدہ احادیث کو بیان نہیں کیا (اس لیے امام مہدی کا ظہور نہیں

ہوگا) تو ہم کہتے ہیں یہ غلطی ہے۔ احادیث اور سنن صرف بخاری و مسلم

میں ہی نہیں بلکہ بخاری و مسلم سے علاوہ احادیث کے دیگر صحاح

جات مثلاً سنن مسند احمد اور صحاح دیگرہ میں بھی بہت سی صحیح

احادیث موجود ہیں۔“

علامہ ابن کثیر کی تحقیق:

علامہ ابن کثیر اس پر کلام کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”امام بخاری اور امام مسلم نے اس بات کا التزام نہیں کیا کہ وہ ان

تمام احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کریں گے جس کی صحت کا

فیصلہ ہو چکا ہے بلکہ امام بخاری اور امام مسلم نے ایسی بہت سی

احادیث کو بھی صحیح قرار دیا ہے جن کو انہوں نے اپنی کتابوں میں ذکر

نہیں کیا جیسے امام ترمذی وغیرہ امام بخاری سے کسی حدیث کی صحت

نقل کرتے ہیں لیکن وہ روایت بخاری میں نہیں ہوتی بلکہ حدیث کی

دوسری کتابوں میں ہوتی ہے۔“ (الشرط المسند ص ۳۱۱)

مرتب کتاب البرہان شیخ جاسم کی مصنفیت

اسی طرح شیخ جاسم کتاب برہان نامہ ۱۳۲۰ھ پر ابوہاشمؑ کے مومن کے تحت رقمطراز ہیں۔

امام بخاری و امام مسلم بھی حدیث مہدی سے حافل نہیں رہے چنانچہ اس سے متعلق انہوں نے حضرت ابو یوسفؑ کی روایت ذکر کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”کیف انہ اذ اول اس مریعہ فیکم واما مکم مکم“
”تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریمؑ نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگرچہ صحیحین کی اس روایت میں امام کے نام کی تصریح نہیں کی گئی بلکہ یہ حدیث مطلق ہے لیکن اس قسم کی روایت حدیث میں امام مہدیؑ کے نام کی قید موجود ہے چنانچہ ابن ماجہ، روایتی، ابن خزیمہ، ابویوف، حاکم اور ابویوسف نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”عطبار رسول اللہ ﷺ و ذکر الدجال و قال فتصی المصیبة الحبت کما یصی لکبر حبب الحدید ویدعی دلتک الیوم“ یوم الخلاص“ قال ام شریک فایں العرب یا رسول اللہ یومئذ؟ قال ہم یوم تغلب و جلہم بیت المفسس و لمانہم المہدی و جل صالح الخ“

(کتاب برہان نامہ ص ۱۳۱)

”ایک دن حضور ﷺ نے ہمیں ظہر دیتے ہوئے اجاب کا ذکر کرو

کیا اور فرمایا کہ یہ منورہ سے گندے لوگ (مناقی اور کافر) اس طرح نکل جائیں گے جس طرح مٹی سے گندے ہاتھ (مٹی) رنگ (رنگ) دور ہو جاتا ہے۔ اور اس دن کو ”یوم الخلاص“ (پہنکارے اور خدا کی طرف) کہا جائے گا۔ مشرف (نامی ایک صحابی) نے یہ بھی کہ یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ عرب اس وقت قوزے ہوں گے اور اس میں سے مٹی اثریت مقدس میں ہوں گے اور ابن کا امام ”مہدی“ نامی ایک صالح آدمی ہوگا۔“

معلوم ہوا کہ امام مہدیؑ سے متعلق روایات صحیحین میں بھی ۲۰ جوں ہیں صیحا۔ گزشتہ صفحات میں آپ اس کی تفصیل پڑھا آئے ہیں۔

اسر دوم:

محققین کا بتنا ہے کہ مروی حدیث مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہو اور اس کے نقل کرنیوالے آئی کثرت کے ساتھ ہوں۔ ان کو بھونا قرار دیا جائے تو اس حدیث کو خبر متواتر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس اصول کو پیش نظر رکھ کر آپؑ غور فرمایا کہ ظہور مہدیؑ کی روایات اس قدر زیادہ سندوں سے مروی ہیں کہ ان کے راویوں میں تیس خلفائے راشدین، پانچ اہل بیت امامین اور ان کے ملاوۃ مزید ۲۹ صحیل القدر صحابہ، صحیبات پیغمبر رضوان شامل ہیں لہذا ظہور مہدیؑ کی روایات پر تواتر کا حکم لگنا ہے جا نہیں ہے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ خبر متواتر میں راویوں کا ثقہ اور عاں ہونا شرط نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر مہدیؒ نے کسی روایت پر خبر متواتر کا حکم لگانے سے بچے جس کی تعریف میں چار شرائط ذکر کی ہیں

عدد کثیر

راویوں کی ایک کثیر تعداد اس کو نقل کرے۔

احالۃ العادۃ تو اطرہم و تو الفہم علی الکذب

عادۃ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہونا کمال ہو۔

روواذلك عن مذهب من الابتداء الى الانتهاء
شروع سے آخر تک راویوں کی تعداد یکساں ہو۔

وكان مستند المذهب هم الحسن

سنن ترمذی کی حدیث ہے۔ (یہاں یہ ذکر ہے کہ اسے راویوں میں حقیقی کا فائدہ ہے۔)
اس چاروں شرطوں میں سے کسی ایک کی کمی ہو تو اسے مستند نہیں سمجھا جاتا۔
اس سے کہ یہ بھی مہدی کی روایات قابل قبول ہوں گی۔ یہ مسئلہ وہاں تک پہنچ
ہوئی ہیں۔

امروم

جن راویوں پر علامہ ابن خلدون سے جرح کی ہے ان کی روایوں کی کڑ جگہ
توثیق بھی غلطی سے کسی حد سے ہو سکتی ہے۔ قول یا کفر متفقہ ہو گئے ہیں لہذا دلیل
کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ علامہ ابن خلدون سے جو یہ قاعدہ مقرر کیا ہے۔

﴿الجرح مقدم علی التعديل﴾ (مقدمین علامہ ابن خلدون ص ۳۲)

”جرح، تعدیل پر مقدم ہوا کرتی ہے۔“

جن کوئی راوی ایسا ہے کہ بعض علماء نے اس پر تنقید کی ہو اور بعض علماء نے اس
کی توثیق کی ہو تو جرح کو تعدیل پر مقدم سمجھا جائے گا۔ اور تو یہ قاعدہ حوالہ دہی مافی ہے۔ ثانیاً
اس سلسلے میں مصنفین نے کافی ”فیصل بحث“ کی ہے۔ پہلا یہ کہ مسلمان میں حدیث اصل
سے لہذا کسی کو قابل ترجیح قرار دیا جائے گا۔ اس پر کسی کی جرح ہو جو ہو، جس کی وجہ
سے اختلاف پیدا ہو جائے تو پھر اس صورت میں بھی حدیث توثیقی ہے البتہ جرح میں
اختلاف ہے اور قانون یہ ہے کہ:

﴿المیقن لا یزول بالشک﴾

”یقین کی وجہ سے یقین زائل نہیں ہوتا۔“

اور اسی لیے کہ جب کسی راوی پر جرح کی گئی ہو اور اس شخص کی مافی تو ترجیح

اصح سے ہو جائے تو اس سے باوجود نقصان نہیں ہوتا اور روایت مقبول قرار پاتی ہے۔ لہذا
تنبیہ مہدی کی روایات بھی مقبول ہوں گی۔

کیا ہر جرح مقدم ہوتی ہے؟

ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو اگرچہ ”الجرح مقدم علی التعديل“ کا قاعدہ
اصول حدیث میں مسلم ہے لیکن باوجود اس کے ساتھ چنانچہ علامہ ابن خلدون مسند ترمذی اپنی
مشہور کتاب شرح غلطہ الفکر میں تحریر فرماتے ہیں:

﴿والجرح مقدم علی التعديل و اطلق ذلك جماعة

ولكن محله ان صلوا مینا من عارف بالاسباب لانه ان کان

غير مفسر لمرقدح فی من ثبت عدالتہ وان صلوا من

غير عارف بالاسباب لمر بعدہ به ایضاً﴾

(تسویل شرح غلطہ الفکر ص ۴۴)

”اور جرح مقدم ہوا کرتی ہے تعدیل پر محدثین کی ایک جماعت

نے تو اس قاعدے کو مطلق رکھا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جرح،

تعدیل پر اس وقت مقدم ہوگی جب کہ وہ جرح واضح ہو (مسمیہ نہ

ہو) اور جرح کرنے والا اسباب جرح کو جانتا بھی ہو (فن جرح و

تعدیل میں ماہر ہو) اس لیے کہ اگر جرح واضح نہ ہو (مسمیہ نہ ہو)

تو کسی عادل راوی کے بارے میں اس جرح سے کوئی عیب ثابت

نہ ہوگا، اسی طرح اگر جرح کرنے والا اسباب جرح کو نہ جانتا ہو،

جب بھی وہ جرح مستخرج نہیں ہوگی۔“

اس قاعدے کے پیش نظر احادیث مہدی پر جرح مبہم کو مگر قبول ہو سکتی ہے پھر

علامہ ابن خلدون کا بھی یہ اعتقاد تھا کہ اگر وہ احادیث مہدی پر محدثانہ انداز

سے تنقید کرنے لگے ہیں اور ان سلسلے میں وہ اصول حدیث نے قاعدہ سے بھی استدلال کر

کے ہیں تو سرور مقررہ کی بات سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ اپنے دامن و اس کی حرمت کی حیثیت بھی معلوم ہو جاتی۔

امر چہارم:

محدثین سے اس بات کی صداقت کی ہے کہ اگر کوئی ضعیف حدیث مختلف سندوں سے مروی ہو تو وہ ہمارے قبول ہوگی جب تحقیق علیہ مصنف کی کافی سطح دستیابی ہوگی۔ تو مختلف ذریعہ کی کافی دستیابی ہے۔ بالخصوص اس وقت جب کہ کئی مشائخ و محدثین و فقیہان ہجلی ہو۔

امر پنجم:

اہل علم نے اس بات کی صداقت کی ہے کہ اگر کوئی مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرتا ہے تو وہ اپنے اس حدیث کے صحیح ہونے کا علم لگاتا ہے، پھر اس سے استدلال کرتا ہے اس صوبہ کے پیش نظر جب سند میں کچھ شکوک کی معتقد رہے تو سب سے اس مسئلہ کی وارد شدہ احادیث کو صحیح قرار دے دیا پھر بعد میں سند کے ضعیف ہونے سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔

امر ششم:

علامہ ابن خلدون نے اگرچہ روایات ظہور مہدیؑ کے ثبوت کا انکار کیا ہے لیکن بہت سی روایات نقل کرنے کے بعد وہ اس میں جرح کا کوئی پہلو نہ نکال سکے۔ ان میں سے بعض روایات میں تو امام مہدیؑ کا نام صراحتاً موجود ہے مثلاً ص ۳۱۶ پر سلیمان بن عیسیٰ کی روایت عامر بن عوف سے نقل کر کے عامر کا یہ قول ذکر کیا ہے

«حدثني صحيح الاستاذ ولم يعثر جاهد»

(امام اس حدیث میں ص ۳۱۶)

اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس میں نقل کیا

نہیں۔

اور یہ بات پیچھے بیان ہو چکی ہے کہ روایت کے صحیح ہونے سے یہ یہودی نہیں کہ اس کو امام مہدیؑ کی روایت مسلمہ کی ہے نقل کیا ہو لہذا سلیمان کی روایت مقبول ہے۔ اگرچہ علامہ ابن خلدون نے یہ حدیث اس میں جرح کا پہلو نکالنے کی کوشش کی ہے۔

«سلیمان بن عیسیٰ لم يعثر جاهد»

«سلیمان بن عیسیٰ سے حدیث سند سے کی مصنف نے روایت نہیں کی۔»

لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ اس روایت کی صداقت کے ممکنات میں سے ہونے سے اس روایت پر جرح نہیں کی جاسکتی اور اس حدیث میں جرح ملایا جاسکتا ہے پھر مزید یہ کہ خود علامہ ابن خلدون نے ان حبان سے نقل کیا ہوتا اس طرح نقل کیا ہے۔

«لكن ذكره ابن حبان في الشقات ولم يروا»

احمد انکلمہ فیہ (بحرہ ۱۱)

«لیکن ابن حبان نے سلیمان بن عیسیٰ کی روایت میں شمار کیا ہے اور کسی سے بھی ان کے بارے میں کوئی کلام منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا

(جو سلیمان کے مجروح ہونے پر دلالت کرتا ہو)»

ی طرح ص ۳۱۹ پر بخاری کی روایت نقل کر کے حاکم بن عیسیٰ کا یہ قول ذکر کیا

«صحيح على شرط الشيخين»

«بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔»

اگرچہ ان روایات میں بھی علامہ ابن خلدون نے عیب مروی شمار کرتے ہیں شیعہ ہونے کا شبہ نکالنے کے لیکن حضرت اہل علم جانتے ہیں کہ حدیث کے صحیح ہونے کا دارالحدیث روایت کی چابی اور اس کی قوت حاکم پر ہے، پھر امام مسلم علی حدیث کے نقادین ہیں اس کا شمار سے روایت کا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے شیعہ ہونے کو مسترد قرار نہیں دیتے۔

یہ تفصیل تو ہمیں روایات سے متعلق تھی کہ جن میں امام مہدی کا نام صراحتاً
موجود ہے اور بعض روایات ایسی ہیں جن میں امام مہدی کے نام میں صحت کیلئے جیسے
۳۱۶ پر امام علی کی روایت کو ابن سعد سے نقل کے حامل کا یہ قول ذکر کیا ہے

﴿هذا الصحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه﴾

(مقدمہ جلد ۱ ص ۳۱۶)

”یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے
اس کی تخریج نہیں کی۔“

جرح مبہم پر تعدیل مقدم ہوتی ہے:

اسی طرح ص ۳۱۷ پر طبرانی کی روایت نقل کر کے اس پر بھی کوئی جرح نہیں کی
ابن ابی شیبہ کی اس عبارت سے شہد ہوتا ہے کہ اس حدیث کو ابو حنیفہ سے ایک
جماعت نے نقل کیا ہے اور ابو الواصل کے علاوہ ابو حنیفہ اور ابو سعید کے درمیان کوئی
روایت نہیں جبکہ ابو الواصل کی روایت میں ابو حنیفہ اور ابو سعید کے درمیان حسن بن
یزید موجود ہے اور اس پر ذہبی نے جرح کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو محدثین
کے یہاں فقہ راوی کی زبردست مقبول ہے اور ثانیاً یہ جرح مبہم ہے اور جرح مبہم پر تعدیل
مقدم ہوا کرتی ہے اور پھر تعدیل بھی خواہ علامہ بن خلدون نے ابن حبان کے حوالے
سے نقل کی ہے۔

﴿لكن ذكره ابن حبان في الثقات﴾

(مقدمہ جلد ۱ ص ۳۱۷)

”حسن بن یزید کو ابن حبان نے ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔“

اس کی مثال یہ ہے کہ ”حدیث ترمذی حبیب بن ابراہیم کی روایت میں عیاش کے
بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ کا یہ قول منقول ہے کہ وہ مجہول ہے لیکن انہوں نے اسی

صحت کی وضاحت نہیں کی جس کی وجہ سے یہ جرح مسترد ہو جاتی ہے کہ عیاش نے
اس کو قبول نہیں کیا اور فرمایا

﴿ربذ بن عیاش کذا وکذا فان لم یعرفه ابو حنیفة فقد

عرفه غيره﴾

”زید بن عیاش جیسے ایسے راوی ہیں، اگر انہیں امام ابو حنیفہ نے

نہ تو دوسرے امر تو انہیں جانتے ہیں۔“

معلوم ہوا کہ جرح مبہم پر تعدیل مقدم ہوا کرتی ہے خواہ جرح وہ بھی ہو پر
اس روایت میں بھی علامہ بن خلدون نے ابو الواصل کی روایت کے متعلق وہی جرح کا
پہلو کھانسنے کی کوشش کی ہے کہ ان کی روایت اصحاب سے نہیں لی، اس کا جواب آپ
سیدنا ابن عیینہ کے متعلق یہاں ردہ تفسیرات میں پڑھتے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ
علامہ بن خلدون نے خود ہی تصدیق فرمائی ہے کہ ایک طرف راوی کی جرح نقل
ہوتی ہے اور دوسری اس کی توثیق نقل رہا اثر کر دیتے ہیں چنانچہ یہاں بھی اسوں
نے ایسا ہی کیا ہے۔

﴿وذكره ابن حبان في الثقات في الطبقة الثانية وقال فيه

يروى عن انس روى عنه شعبة وعطاء بن بشير﴾

(مقدمہ جلد ۱ ص ۳۱۷)

”ابن حبان نے ابو الواصل کو ثقہ راویوں کے دوسرے طبقے میں

ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو الواصل حضرت انس سے روایت کرتے

ہیں اور ان سے شعبہ اور عطاء بن بشیر روایت کرتے ہیں۔“

جب ابو الواصل کی روایت ابو حنیفہ کی حدیث شعبہ سے ہے یا ہے تو

پھر صحیح ہے نہ نہیں ان کی روایت وراثت کی قابل ذرا بات نہیں۔

علامہ ابن خلدون کا احادیث مہدی پر تبصرہ:

علامہ ابن خلدون نے درود اور احادیث میں پانچ تفسیریں نقل کیں ہیں۔
جہاں صحیح روایتیں ہیں وہاں صحیح بھی تفسیر لکھی ہے۔ نیز آج کے دور میں جو روایات
سے احادیث مہدی پر ہیں تجزیہ اور تبصرہ کیا ہے۔

«فہذہ جملة الاحادیث التي عرجها الائمة في شان
المہدی وخروجہ آخر الزمان وہی کما رايت لہ
یخلص منها من النقد الا القلیل والافل منه»

(مقدمہ ص ۲۲۴)

”یہ وہ تمام احادیث ہیں جو ائمہ حدیث نے امام مہدی اور ان کے
آخر زمانے میں ظہور سے متعلق بیان کی ہیں اور ان روایات میں
— صحیح — آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ بہت مخرج و تنقید سے نچ
گئی ہیں۔“

یہاں بھی وہ ان موصوف — حسب حالت — و مقتضا ہاتوں کو جمع کر دیا ہے کہ
یہ طے نہ ہو کہ حدیث صحیحہ و قلیل بتا رہے ہیں اور دوسری طرف خود ہی ان کی تعداد پانچ
چودہ حدیث ہیں۔ اور ان غرض اس کی بات و تہنیت بھی یہاں ہے تب بھی یہ روایات کم
ارم نہ ہوں گے۔ اسے تلب تو کہیں کی اور یہ بات کسی بخانی نہیں کہ شریعت میں خیر واحد
نہایت سے۔ مہدائے ابن خلدون کے ان روایات کا قلیل ہونا پچھ مہم نہیں، مخصوص
یہ کہ ان میں روایات کا قلیل ہونا چوتھی معنی نہیں ہوتا جس کا کنارہ کی حد تک نہ پہنچے
بہت حدت نہ ہو اور امام مہدی سے متعلق روایات کا جتنی حکم ہے پھر جب ان قلیل
روایات کا یہ — روایات کثرت سے موجود ہوں تو وہ — بھی زیادہ قوی ہو کر
سب میں حکم پائے جانے کا جب بن جاتی ہیں۔

مہم، تفسیر کے وقت مفسر پر محمول ہوتا ہے

علامہ ابن خلدون نے بعض احادیث کے بارے میں یہ بھی کہا ہے
«لہ یقع فیہا ذکر المہدی ولا دلیل بقوم علی انہ
المراۃ مہا» (مقدمہ ص ۲۲۱)

”اس حدیث میں نہ تو امام مہدی کا نام مذکور ہے اور نہ کوئی ایسی
دلیل قائم ہے جو اس مقام پر امام مہدی — — — پر
دلائل کرے۔“

سوال کا جواب یہ ہے کہ کسی حدیث میں امام مہدی کا نام نہ ہوئے ہے۔ چھ
ضرور واقع نہیں ہوتا اس لیے کہ بقول علامہ ابن خلدون ہے، اس پر کوئی دلیل قائم نہیں،
دلیل قائم ہو جائے تو پھر لاری طور پر اس حدیث — بھی امام مہدی مراد ہوں گے
چنانچہ آپ گذشتہ اوراق میں یہ بات پڑھا آئے ہیں کہ حدیثیں کا اس بات پر اجماع ہے
— اس کی روایت کی سند یا متن میں ایسا ہو اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر موجود ہو
اور قرآن سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ وہاں حدیثیں تھیں تو اس قسم سے مراد وہ تفسیر ہی
ہوئی اور یہ قاعدہ علامہ ابن خلدون کو بھی تسلیم ہے۔ حنا ص ۳۱۳ پر انہوں نے ابو داؤد
کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے جس کی سند میں ہے

«صالح ابی الخلیل عن صاحبہ عن ام سلمہ»

اس سند میں ”صاحب“ کا لفظ مبہم ہے۔ اور دوسری روایت میں یہ سند اس
طرح مذکور ہے:

«ابی الخلیل عن عبداللہ بن العمار عن ام سلمہ»

اور پھر علامہ نے یہ کہا ہے کہ یہاں قسم سے بھی مفسر مراد ہے جب اس
مہم میں مفسر پر محمول کیا جا سکتا ہے تو احادیث مہدی میں ایسا کیوں نہیں کیا جا سکتا؟

کوئی صاحب عقل کی غور و فکر سے کام لے تو روایات سے منہ نہیں مٹاتا۔ امام مہدیؑ کے نام کی صداقت سے اور جس میں نہیں ہے، اس کے خلاف کے شمار سے اس قدر قریب اور متحد نظر آئیں گے کہ یہ شعر ان پر صادق آئے گا۔

من تو شدم، تو من شدی، من تو شدم تو جان شدی
ناکس نگو، بعد از من من دگر تو دگر

اور پھر تمام محدثین کا اس روایت کو "ناکس مہدی" کے تحت ذکر کرنا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اس ہمہ احادیث سے امام مہدیؑ ہی مراد ہیں اور اگر صرف ان روایات ہی کو لے لیا جائے جس میں صریحاً امام مہدیؑ کا نام مذکور ہے، وہ بھی کافی ہیں کیونکہ یہ تو ابھی بیان ہوا کہ ایسے امور میں خبر واحد بھی حجت ہے۔

اہم ہضم:

بعض متکبرین تلوار مہدیؑ نے حدیث "لامہدی الا عیسیٰ ابن مریم" سے استدلال کیا ہے کہ مہدیؑ تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے بالفاظ دیگر یہ کہ انہوں نے مہدیؑ اور عیسیٰؑ ایک ہی شخصیت کو قرار دینا چاہا لیکن یہ استدلال درست نہیں اس لیے کہ بقول علامہ ابن عدونؒ ہی کے یہ روایت ضعیف اور مضطرب ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو اوصاف بیان کیے گئے ہیں مثلاً آسمان سے رول وغیرہ، اس میں اور امام مہدیؑ کے اوصاف، مثلاً مدینہ منورہ میں ولادت کا ہونا وغیرہ میں تو برے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام دو الگ شخصیتیں ہیں کیونکہ اس حدیث کو اس کے حقیقی معنی پر محسوس کرنا صحیح اور مشکل ہے لہذا اس کو مجاری معنی پر محسوس کیا جانے کا چنانچہ علماء کرام نے اس حدیث کی متعدد توجیہات ذکر کی ہیں۔

فی حدہ

حدیث "لامہدی الا عیسیٰ ابن مریم" ان توجیہات حضرت ترمذیؒ نے اپنے رسالہ منورۃ العین میں تحریر فرمائی ہیں اور یہاں پہنچ کر حضرت ترمذیؒ کی علامہ ابن عدونؒ پر تنقید مکمل ہوں، لہذا بقول کو قصد ترک کر دیا گیا ہے۔ اس منہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مذکور میں دیگر علماء کرام ان توجیہات بھی بیان کر چکے ہیں، اور وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبیؒ تحریر فرماتے ہیں
"و لا یحتمل ان یکون قوله عليه الصلوة والسلام
"و لا مہدی الا عیسیٰ" ای لا مہدی کاملاً معصوماً الا
عیسیٰ (۱۲۰۳ ص ۷۰۲)

"اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان
"و لا مہدی الا عیسیٰ" سے یہ مراد ہو کہ کامل اور معصوم مہدی
صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔"

اور یہ بات درست ہے کیونکہ امام مہدیؑ ہی ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اور اسی معصوم عن الخطا نہیں ہو سکتا۔

(۲) علامہ سید برقیؒ اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں
"ولا یقول للمہدی الا بمشورۃ عیسیٰ علیہ السلام ان
فلنا انه وزیرہ، او لا مہدی معصوماً مطلقاً الا عیسیٰ
علیہ السلام" (۱۲۰۳ ص ۷۰۲)

"امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشورہ کیے بغیر کوئی کام
نہیں کریں گے جبکہ ان کو وزیر مانا جائے یا یہ مراد ہے کہ مہدی
معصوم صرف حضرت عیسیٰؑ ہی ہوں گے۔"

﴿ حدیث "لامہدی الاعیسیٰ بن مریمہ" کی توجیہات ﴾

(۱) مہدی، "مہد" سے مشتق ہے جس کے معنی "گود" کے آتے ہیں، اس صورت میں حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے گود میں کلام کرنے والے نبی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(۲) بعض علماء نے یہاں "مہدی" کا لغوی معنی مراد ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی چیز مطلق ذکر کی جائے اور اس میں کوئی قید نہ ہو تو وہاں اس کا کمال فرد مراد ہوتا ہے، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ کمال مہدی (ہدایت یافتہ) تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

اس اجمال کی وضاحت یہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے اپنے بعد کسی بھی نبی کے آنے کی نفی فرمادی اور فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو اس سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو کہ میرے بعد تو کوئی مستقل نبی آئے گا اور نہ تابع ہو کر۔ اس حدیث کو بیان کر کے گویا یہ بتانا مقصود ہے کہ میرے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آئے گا۔ ہاں تابع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور چونکہ مستقل نبی میں "ہادی" ہونے کی شان نمایاں ہوتی ہے اور تابع میں "مہدی" ہونے کی اس لیے حدیث میں "مہدی" کا لفظ ذکر کر دیا۔

(۳) اس حدیث کی تیسری توجیہ بیان کرتے ہوئے حضرت تھنونی فرماتے ہیں کہ یہ توجیہ میں اعتبار رسانی سے لگتا ہوں کہ اس قسم کے الفاظ جہاں کہیں استعمال ہوں، اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں آپس میں بہت زیادہ متحد ہیں اور یہ اتحاد کبھی حقیقت کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی اس اعتبار سے کہ یہ دونوں چیزیں زمانے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ مہدی اور عیسیٰ زمانے کے اعتبار سے قریب قریب ہوں گے۔

(۴) علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "احوال علماء" میں ۳۰۰ علماء کا ذکر کیا ہے۔ حوالے سے اس حدیث کی توجیہ یہاں کی ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے۔ عام مہدی کا وجود برحق ہے اور وہ مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں آئے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں آتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کسی اور نے یہ مہدی ہونے کی ٹہنی کی جائے۔

(۵) سید بریلوی نے اس حدیث کی ایک توجیہ یہ بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی مہدی نہیں ہوگا۔ (الاشارہ ص ۲۳۶)

(۶) اس حدیث کی ایک توجیہ یہ بھی موسیقی سے کہ عبارت میں مضاف محذوف ہو "لامہدی الاعیسیٰ بن مریمہ علیہ السلام" کی یہ مہدی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوں گے۔

(۷) اس حدیث کی ایک توجیہ یہاں سے ہوتی ہے حضرت تھنونی نے فرمایا ہیں "میرے نزدیک توجیہ حدیث کی یہ ہے کہ یہ ترکیب مستقل ہوتی ہے کمال تشابہ کے لیے، پس مطلب یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں میں باہتمام صفات کمال سے ایسا تشابہ ہوگا کہ یہ مہدی میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ کسی کا قول ہے۔"

من تو شدم تو من شدم، من تو شدم تو جاں شدم
تا کس گویا بعد از من دیگرم تو دیگری

(شہاب قادریت ص ۱۱۸)

﴿ شیخ یوسف بن عبد القدیر کی تحقیق و تنقید ﴾

علامہ ابن خلدون کے کلام پر حضرت تھنونی کی اس تفصیلی تنقید سے بعد چودھویہ علماء کے حوالہ جات بھی مطالعہ فرماتے جا میں تاکہ یہ کام پیدا نہ ہو کہ شاید حقد میں علامہ ابن خلدون سے اس طعن کا کوئی دھن نہیں یا چنانچہ میں نے شیخ یوسف بن

”نہیں یہ مؤرخ سرے سے ہی ظہور مہدی کے انکار کی طرف مائل ہو گیا۔“

اور علامہ اس غلطی سے جو علامہ نے امام مہدی کے لیے جا ہی استعمال کیے ہیں اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ظہور مہدی و یہ حقیقت قرآن میں آتے رہتے پتا چہ نہیں ہے اس نفل میں حدیث مہدی پر تنقیدیں اس کی بدنامی انہوں نے ان الفاظ سے کی ہے:

”الفصل الثانی والخمسون فی امر العاطمی وما یذهب الیہ الناس فی شانہ وکشف الغطاء عن دلک“

مقدمہ مہدی ص ۱۳

اور جا ہی انہوں نے امام مہدی سے یہ فاطمی بنی کا خط استعمال کیا ہے جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ علامہ بن خلدون نے یہ خط فاطمہ نے اپنی تائید کے لیے اس قسم کی حدیث تھری ہیں حالانکہ یہ بات چھپے سرچھی ہے کہ حدیث مہدی محمد بن حشیش سے تواتر معنوں کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اس لیے اس کے انکار کی گنجائش نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے

”من کذب بالحدیث کذب کفر ومن کذب بالحدیث کذب“

کفر کہ جو اس نے لکھا ہے کہ حدیث میں ۱۰۹

جس نے خرافات اپنی تدریس میں اس سے مراد یہ ہے جس نے

ظہور مہدی کا انکار کیا ہے بھی مراد

یہاں نظر سے حقیقی نظر نہیں بد میں نہ اہمیت کے پیش نظر اس کے انکار کو

خبر سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے تارک نہ کوئی چھوڑے گا کہ بائبل کا ہے۔

”شیخ احمد شاہ کی تنقید“

شیخ احمد شاہ، علامہ ابن خلدون پر تنقید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”ان ابن خلدون لہو بحسن قول المحدثین الجرح مقدم على التعديل ولو طبع على فو لہم وفہہا ما ان شہنا مما قال ولہیکون قرار عرف، ولكنہا اراد تضعیف احادیث المہدی بما غلب علیہ من الراى المباسی فی عصرہ“ (تفتیح تہذیب ص ۱۹۷-۱۹۸)

”علامہ بن خلدون محدثین کے اس قول طرح مقدم ہوتی ہے تعذیل کو صحیح طرح سمجھیں گے کہ وہ اس سلسلے میں محدثین کے قواسط مطلع ہوں گے نہیں سمجھتے تو وہ بھی ایسی بات کہتے جو انہوں نے بدعتی سے بدعتین اصل میں اس کا رد ہی حدیث مہدی کو ضعیف قرار دینے کا تھا جس کی حیثیت حدیث کے سامنے میں یہاں اس کا اس اطار میں قابل ہونا تھا، مگر چہ انہوں نے حدیث مہدی پر پڑھا اور کھڑا تھا۔“

اس کے بعد شیخ احمد شاہ نے وضاحت کی ہے کہ علامہ ابن خلدون نے

حدیث مہدی پر جو محمد بن حشیش کی تنقید ہے اس میں ان سے کلام مر جاں و نقل طبع سے سلسلے

میں بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں لہذا علامہ بن خلدون کی تنقید کا کوئی اعتبار نہیں۔

﴿وَمَا مِثْلُ الذُّرِّيَّةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذِي فَضْلٍ عَظِيمٍ﴾

”میں نے اس سے پہلے تو اسے بھیجی تھی تو اس نے آپ سے سب سے پہلے میں سے بہترین کو بھیج دیا۔“

فرمایا ہے، کیا مولانا کے نزدیک یہ برکت و تصرف نہیں تھا؟ اگر مولانا امام مہدیؑ کی نسبت و تصرف کا مذاق اُتاتے ہیں تو یہ وہی امام مہدیؑ کے بڑے گروہ کے افراد و فرقہ و انتہا پرکاشوں کے قرائن ہیں۔ ایسے لوگ ایسا ہی طرح سے مذاق اُتاتے ہیں کہ ان کے مذاق میں سب سے زیادہ اہل ایمان کا اس موقع پر اہمال میں مذاق اڑانے والے ”عسکر اسلام“ بے جیسے ہیں۔

ع تصویر تو اسے چرخ گرداں تھوڑا

اسلام مہدیؑ کے بارے میں مولانا کی یہ بھی سچے ارشاد ہوتے ہیں کہ ”میں نے اپنے آپ کو اس سے قبل حدیث میں طر کا بیڑا نہ کیا۔ وقت کے تمام مہم جدید پر میں و مجتہد نہ سمجھتا تھا۔ مگر اس کے بارے میں مسائل مہم و امور جو سمجھتا تھا، عقل و فہم کی ریاست سیاسی تھی۔ اور عقلی مہمت کے قہار سے وہ تمام یہاں پر نہ تھا۔ گاہ کہ اسے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ مجھے حدیث سے کہ اس کی بدقولی کے خلاف مولوی اور مولوی صاحبان ہی سب سے پہلے عروش برپا کریں گے۔“

یہاں اس امر سے بحث نہیں۔ ایک مضمون چاہی کہ وہ مستقل میں سے اس کے بارے میں مولانا کو اپنی نگاہ اور انداز سے پیشانی کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ یا مولانا امام مہدیؑ کے بارے میں ”مختصر سچے“ کے قصودات کو اپنی نگاہ سے مستثنیٰ نہ ہونے میں کوئی پیشینہ یا تو شبہ و گمان سے ہی ہوتی ہے یا درست مجتہد سے یا جو لوگ طر نجوم نے ایسے ہی سیدھی مانتے ہیں، مولانا

اسلام مہدیؑ کے بارے میں مولانا کا یہ کہنا کیا ہے؟ اس کے بارے میں مولانا کی حدیث سے اس کے بارے میں بحث نہیں تاکہ امام مہدیؑ کی حدیث سے خلاف غریب مولانا اور مولانا کی سب سے پہلے میں شائش برپا کریں گے۔ یا مولانا کے خیال میں امام مہدیؑ کی پادشاهی میں مسائل میں ہوں گی یا ایک نظام میں آکر ہیں۔ مسائل میں ہوں گی تو وہ مجددوں کے باوجود مولانا کی اصطلاح کے مطابق ”مجدد“ اور ”مہم“ میں مہم و نہ مہم ہیں۔ یا اسے عقلی امور میں اس کی تو مولانا کیسے حدیث سے غریب مولانا اور مولانا کی نگاہ سے یہ کہے؟

ان تمام امور سے قطع نظر جو بات میں مولانا سے یہاں دریافت کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بقول مولانا کے ”امام مہدیؑ“ کی نسبت و تصرف کی تو ضرورت نہ ہوگی۔ نہ اس میں تسبیح و تہلیل اور کفار و کافروں کے قتل کا بعد قتل مولانا کے امام مہدیؑ ایک دائرہ قمر سے یہاں کے علوم جدیدہ میں اس و مجتہد نہ سمجھتا تھا۔ عقلی مہمت کے قہار میں ان کی محرم چٹکی کی طرح اس کی یہاں پر نہ تھا۔

اس لیے کہ مولانا کی نسبت اس کی میں آکر کسی چیز کی کہ ہے؟ یہ مولانا نہیں جو مولانا کے امام مہدیؑ کے لیے بھی ہیں یہ ایک اسے مانتا ہے جو مولانا میں بھی پائی جاتی ہیں وہ خدا کے نسل سے جدید ہیں مگر اسے یہ بھی میں تمام علوم جدیدہ میں اس و مجتہد نہ سمجھتا تھا۔ عقلی مہمت کے قہار میں ان کی نگاہ سے صرف ان کی نگاہ سے یہاں کے قہار سے مولانا کا اس کا ایسے و سیاسی تمدنی ساری نہیں بھی سوں کے اس سے فائدہ پر عقلی تمدنی ہیں۔ آکر کیا بات ہے؟ امام مہدیؑ کے بارے میں اس کی رعایت کے ساتھ تصنف مولانا کے بارے میں آپ کا حدیث کھولنے والے سے اس کے کسی باوجود کی

پر بھی انہیں توجہ مبذول کرنی پڑی۔ ہذا خرمہرے مطالعہ کے بعد انہیں احساس ہوا کہ یہ بات۔ صرف عقیدہ ہے۔ قابل نہیں ہیں بلکہ بقول ان کے یہ بادی و مجوسی اثرات کے تحت وضع کی گئی تھیں۔

پیرانہ کلمہ جس صاحب سے اس۔ جان تہ یوں کی ادوری جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور چودھری صاحب کو بھی اس میں شامل کرنا چاہتے تھے) اس بارے میں علامہ اقبال سے رہنمائی چاہی تو اس کے جواب میں علامہ نے تحریر فرمایا:

”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں، میں زیادہ سے زیادہ آپ کو صرف اپنا عقیدہ دیتا سکتا ہوں اور بس۔“

میرے نزدیک مہدی، مسیحیت اور مجددیت کے متعلق جو احادیث میں دوین، انجیلی نجات کا خیمہ ہیں۔ ان کی نسبت قرآن میں صحیح اس پر اس سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔“

پیرانہ کلمہ جو علامہ نے

یہی بات علامہ نے اپنے خطبات ”تکلیل جدیدہ الہیات اسلامیہ“ کے پانچویں خطبہ کے آخر میں کہا ہے۔

(اس خطبہ میں علامہ نے فرمایا ہے)

اس خطبہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے قادیانی تحریک کے خلاف اپنی کتاب *Tractors Is am E Qadianism* کے صفحہ ۳۳-۳۵ (جس کے ناشر آغا شورش کا شمیری مکتبہ چٹان لاہور

ہیں پراپر لکھتے ہیں ”الح“ (انکار مہدی مسیح ص ۱۱۰)

نوٹ: علامہ قسطنطنیہ میں قادیانیوں کے ساتھ مل کر رہے تھے۔

Of the two forms which the modern revival of Pre Islamic Magianism has assumed, Bahaism appears to me to be more honest than Qadianism, for, former openly departs from Islam, whereas the latter apparently retains some of the more important externals of Islam with an its inwardness wholly inimical to the spirit and aspiration of Islam.

Its ideas of a jealous God with an inexhaustible store of earthquakes and plagues for its opponents its conception of the prophet as a soothsayer its ideas of continuity of the spirits of Massiah are so absolutely Jewish that the movement can easily be regarded as a return to early Judaism.

The idea of the continuity of the spirit of Massiah belongs more to Jewish mysticism than to positive Judaism Professor Buber who has given an account of the movement initiated by the Polish Massiah Baalshem tells us that it was thought that the spirit of the Messiah descended upon the earth through the prophets and even through a long line of holy men stretching into the present time the Zaddiks (Sadiqs).

Hetical movements in Muslims Iran under the

pressure of Pre-Islamic Magian ideas inverted the words *buraz* *Hu ul Zill* to cover this idea of a perpetual reiteration. It was necessary to invent new expressions for a Magian idea in order to make it less shocking to Muslim conscience. Even the phrase promised *Mass ah* is not a product of Muslim religious consciousness.

It is a bastard expression and has its origin in the Pre-Islamic Magian outlook. We do not find it in early Islamic religious and historical literature. This remarkable fact is revealed by professor Wen-Sinck's Concordance of the Traditions of the Holy Prophet, which covers no less than 11 collections of the traditions and 3 of the earliest historical documents of Islam.

One can very well understand the reasons why early Muslims ever used this expression. The expression did not appeal to them probably because they thought that it implied a false conception of the historical process.

The Magian mind regarded time as a circular movement, the glory of elucidation the true nature of the historical process as a perpetually creative movement was reserved for the great Muslim thinker and historical Ibn Khaldun.

Page No. 34-35

دو نئے فرقوں میں سے جو کہ اسلام سے قبل مجوسیت کے جدید مذہب کو قبول کر

چکے ہیں، یہاں لازم اور کاویا نہت ہیں۔

مجھے قادیان سے زیادہ دیانت دار بہادر سے لوگ اچانک آتے ہیں۔ وہ کہہ پہلے فرشتے تھے تو اس طور پر اسلام سے روٹ بیٹھ گیا ہے جبکہ اس وقت تک کہ اسلام کے اہم علماء کی اعمان کو اختیار کرتا ہے وہ اس طور پر اسلامی جذبات اور روح سے مکمل مخالف ہے۔

اس فرقے کے نظریات، جیسا کہ یہ نظریہ کہ عارفانہ سے جس نے پاس اپنے مخالفین کے لیے رٹوں اور دباؤں سے احتیاجی خرائے ہیں، وہ بھی تو بھولی جیسا کرتے ہیں، اور مسیح کی روٹ کے تسلسل کا نظریہ، مکمل طور پر یہودیوں جیسے عقائد میں اور یہ یہ سنا آسان ہے کہ یہ لوگ یہودیت کی ابتدا کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

مسیح کی روٹ کے تسلسل کا نظریہ مثبت یہودیت کی نسبت یہودی صوفی اور ست زیادہ تعلق رکھتا ہے، پرہیزگار جس سے پالش مسیح ہاشم کی شہادت اور تحریک کی ہر قتالی سے وہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ تصور یا کیا ہے کہ مسیح کی روح عباد (عظیم انسان) کے درمیان زمین پر تاروں ہوئی (اور یہ سند اب تک جاری ہے) یہاں تک کہ اس وقت پاک آسمانوں کی ایک بڑی تعداد اس کو چھینا رہی ہے جس کو "صدیق" کہتے ہیں۔

عاجی تو نہیں جو کہ ایران کے مسلمانوں میں اسلام سے قبل کوئی نظریات کے وجود سے تحت چھین اسہوں نے بدوری، صوفی اور ظنی جیسے الفاظ وضع کیے تاکہ اس دینی تولید کے نظریے پر پورا اتر سکیں۔

یہ بہت ضروری تھا کہ انہوں تصورات کے لیے جدید خیالات کو وضع کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کے ضمیر کو زیادہ نقصان نہ پہنچے (تبدیل مسلمانوں میں ان حیات اور روٹ کیا جائے) یہاں تک کہ یہ عہد بھی کہا گیا کہ مسیح اسانی مذہبی شعور پیدا کر نہیں۔ یہ ایک غلط طہار سے جس کی ابتداء اسلام سے قبل کوئی نظریہ میں ہوئی۔

اسم اس کو ابتدائی اسلامی مذہبی اور تاریخی ادب میں نہیں پاتے۔ یہ قابل غور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام اس مسئلے میں کہ

(۱) امام مہدیؑ سے متعلق اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے؟

(۲) ظہور مہدیؑ سے منکر تے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ یہ جس علماء نے احادیث

میں مذکور علامات قیامت کے طور پر ظہور مہدیؑ کا تصحیح انکار کیا ہے ان کے انکار کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۳) بہت سے عمومی حلقوں، خواہم در چند دینی جماعتوں کے حوالے سے ظہور

مہدیؑ کے بارے میں متناقض فتاویٰ جمع کیے جا رہے ہیں مثلاً، کئی شخص کا خواہ

مہدیؑ ہونے کا دعویٰ رہنا یا انھیں بڑے بڑے نیک بداروں کے توارثن

کا مہدیؑ ہر دینا بعض دینی جماعتوں کا اپنی جماعت کے بارے میں امام

مہدیؑ کے نمکے قطعیں ہونے کا دعویٰ کر دینا، اس بارے میں ہمیں کیا عقائد

رکھنے چاہئیں؟

(۴) کوئی شخص قرآن و سنت کی قیامت پر عمل نہ کرے لیکن ظہور مہدیؑ کے

وقت امام مہدیؑ کا قائل نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

بیّنوا توجہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

(۱) امام مہدیؑ کا ظہور احادیث آئینہ و سچے سے ثابت ہے۔ اس سند میں جو

احادیث و آثار وارد ہوئے ہیں وہ نئی سے نئے ہیں۔ چنانچہ محدثین کی ایک

جماعت نے فرمایا ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور کے بارے میں قطعی احادیث

منقول ہوئی ہیں، وہ مجموعی الفاظ سے تو اتر معنوی کا حامل ہوتی ہیں۔ ان احادیث

میں کو ضعیف اور موضوع بھی ہیں، لیکن ان کی ایک بہت بڑی تعداد صحیح و

قابل حجت ہے۔

ذیل میں اس مسئلے کی چند احادیث و آثار ملاحظہ ہوں۔

(۱) عن حابر بن عبد اللہ رضى الله عنه قال

واسمعت النبی ﷺ يقول لا تزال طائفة من امتی

یقاتلون علی الحق، ظاہرین الی یوم القیامة، قال

فیقول عیسیٰ بن مریم علی اللہ علیہ وسلم، فیقول

امیرہم: تعال، فصل لنا فیقول: لا، ان بعضکم علی

بعض امراء، نکرمة اللہ علیہ الامۃ کہ اس طرح لانا احادیث

مسند ۳۳/۲۳۳ و الامام مسلم فی صحیحہ

۲/۲۹۳ مع فتح الملہم، والامام ابن حبان فی صحیحہ

۸/۲۸۹ وغیرہم

اس حدیث میں "یوم" سے مراد امام مہدیؑ ہیں۔ چنانچہ مسند حارث بن ابی اسلمہ میں یہی حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

﴿ہرول عیسیٰ بن مریم، لبقول امیرہم المہدی﴾
 (البحر المہدی فی المناقب، ص ۱۴۸ بطذکرہ سند و حدیث)
 وقال العلامة شیخہ احمد عثمانی فی فتح
 المبین (۲/۳۵۴)

﴿قوله لبقول امیرہم﴾ هو امام المسلمین المہدی
 الموعود المسعودی و یظاہراً (ترجمان السنۃ، ۳/۳۷۸)

(۲) عن ابی سعید و حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قالَا
 ﴿ان رسول اللہ ﷺ یكون فی آخر الزمان حنیئاً
 یقسم المال ولا یعدہ﴾ أخرجه احمد بن حنبل ۳۳۹/۱۷
 و مسلم فی صحیحہ ۳۲۹/۹ مع تكملة فتح الملہم، و الترمذی فی
 شرح السنۃ ۸۶/۱۵ وقال هذا حدیث صحیح، و غیرہم

یہاں مکی سعید سے مراد حضرت امام مہدیؑ ہیں۔ چنانچہ مکی وصف اور حدیث
 میں (حن میں سے چھ کلمہ آئے ہیں) اس حدیث کے مانع امام مہدیؑ کے بارے
 میں آیت ہے اور مکی حدیث کے بعد محدثین نے اس حدیث کا اثر مہدیؑ کے تحت
 لایا ہے۔ جیسے امام جریر بن محمد، کتاب الخصال (۳۵۷) میں، ابو جریث شریک
 (۸۶/۱۵) میں، امام بیہقی حروف ۲، ردی فی حق امیر (۳۴) ضمن نادی
 للفتاویٰ میں۔

وفی تكملة فتح الملہم (۳۲۹/۹)

﴿وذهب جمع من العلماء الى أن المراد منه خليفة الله
 المہدی الذي سيجرح فی آخر الزمان﴾ (و یظاہراً
 ترجمان السنۃ ۳/۳۷۸)

(۳) عن عبد لله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال
 ﴿قال رسول اللہ ﷺ لولم یبق من الدنیا لا یوم
 لطول اللہ ذلک الیوم، حتی یبعث رجل من اهل بیتی،
 یواطی اسمہ اسمی، واسم ابیہ اسم ابی﴾
 (أخرجه أبو داؤد فی سننہ ۳۰/۵ واللفظ لہ، و الترمذی فی
 سننہ ۵۰۵۰۴ وقال حسن صحیح، و ابن حبان فی صحیحہ
 ۲۶۱/۸، و الحاكم فی المستدرک، ۳/۳۸۹)

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ:

﴿ان السی ﷺ قال ان فی امی المہدی یجرح،
 یعیش عیشاً وسیعاً أو سعاً زید الشاک قال فبحی
 الیہ رجل، لبقول: یا مہدی، اعطنی اعطنی فبحی لہ
 فی لوبہ ما استطاع ان یحملہ﴾

(رواہ الترمذی فی سننہ ۵۰۶/۳، و قال حدیث حسن، و قد روی عن غیر
 وجو عن فی سعید عن فی بن عقیل و احمد فی سننہ ۴۵۵/۱۷
 و الحاكم فی المستدرک ۶۰۱/۴، و فی سننہ جعفر بن شعیب
 فی رد القمی آخر حدیث الامام، و لکنہ منہج بشرافہ و مطبوعہ
 ذلک مخرجه الحاكم فی المستدرک ۶۰۱/۴)

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

﴿ان رسول اللہ ﷺ قال یجرح فی آخر امی
 المہدی، یسقیہ اللہ الفیث، و یتخرج الارض نباتہا،
 و یعطی المال صحاحاً و تكثر المالیۃ، و تعظم الامۃ﴾

(قال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه)

(٦) وعن علي رضي الله عنه:

«عن النبي ﷺ قال لو لم يبق من الدهر الا يوم بعث الله عز وجل رجلاً من اهل بيتي، يملؤها عدلاً كما ملئت جوراً»

(رواه احمد في مسنده ١٦٣/٢، وابوداود في مسنده ٣١/٥ وسكت عنه هو والمصنفين وابن القيم كذا في معصرني ٥٥٥/٦ وله شاهد من حديث في سجد العلوي عن ابن حبان في صحيحه ٢٩١/١٨)

(٧) وعن أم سلمة رضي الله عنها:

«عن النبي ﷺ قال يكون اختلاف عند موت حبيزة، فيخرج رجل من اهل المدينة هارباً الى مكة، فياتيه ناس من اهل مكة، فيخرجونه وهو كاره، فيباهونه بين الركن والمقام، ويبعث اليه بعث من اهل الشام، فيخسف بهم باليداء بين مكة والمدينة، فاذا رأى الناس ذلك، أتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق، فيباهونه ثم ينشأ رجل من قريش أخواله كلب، فيبعث اليهم بئاً فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب، والخبة لمن لم يشهد غزوة كلب، فيقسم المال، ويعمل في الناس سنة نبيهم ﷺ، ويلقى الاسلام بحجرانه الى الأرض، فيلبث سبع سنين، ثم يتولى ويهلى عليه المسلمون»

(أخرجه احمد في مسنده ٢٨٩/٢٢، وابوداود في مسنده ٣٢٥، وابن

حبان في صحيحه برفعه ٩٤٥، وقال ابن القيم في المنار المصبى من ١٣٥، والحدث حسن، وعظه معايعروا بلال فيه صحيح)

(٨) وعن أبي هريرة رضي الله عنه:

«إن رسول الله ﷺ قال: يباح لرجل بين الركن والمقام، ولي يستحل البيت الا أهله، فاذا استحلوه فلا تسأل عن هلكة العرب، ثم تأتي الحبيشة، فيخربونه خراباً لا يعصره بعده أبداً، وهم الذين يستخرجون كثرة»

(أخرجه احمد في مسنده ٢٨٩/١٣، وابن حبان في صحيحه ٢٩٢/٨، والحاكم في المستدرک ٣٩٩/٣)

ومن عليه ابن حبان ذكر الموضع الذي يباح فيه المهدي، وكذا ذكره غير واحد من المحققين والعلماء في اخبار المهدي)

(٩) وعن ثوبان رضي الله عنه قال:

«قال رسول الله ﷺ: يقتل عند كنزكم ثلاثة، كلهم غليلة، ثم لا يصير الى واحد منهم، ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق، فيقتلونكم قتلاً، ثم يقتله قوم ثم ذكر شيئا لا أحفظه، فقال: فاذا رأيتموه، فابعوه ولو حرجاً، على الثلج، فانه حبيزة لله المهدي»

(أخرجه ابن ماجه في مسنده ١٣٦٤/٢، والحاكم في المستدرک

٥١٠/٣، وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وقال البوصيري في الرواة ٢٠٣/٣ هذا اسناد صحيح، وحاله لقاب

وقال ابن كثير في البداية والنهاية ٣٦/١ = هذا اسناد قوي صحيح)

(١٠) وعن أبي هريرة رضي الله عنه:

«عن النبي ﷺ قال يكون في امتي المهدي ان قصر
فبيع والافتحان والا فتسع، تسعم امتي فيها عمة لم
يصحوا مثلها، يرسل السماء عليهم مغرورا، ولا تدخر
الأرض شيئا من النبات والمال كلوس، يقوم الرجل،
يقول يا مهدي، اعطني، فيقول خذ»

(قال الطبرسي في المجمع ٣١٤٤ ورواه الطبرسي في الأوسط
ورواه لقا)

(١١) وعن مجاهد قال:

«حدثني فلان رجل من اصحاب النبي ﷺ ان
سهمي لا يخرج حتى تنزل نركبه، فاد فبنت
السفن الركبة، غصب عليهم من في السماء ومن في
الأرض، فأتى الناس المهدي، فرفوه كما ترف العروس
الى زوجها ليلة عرسها، وهو يملأ الأرض قسطا وعدلا،
ويخرج الأرض نباتها، وتمطر السماء مطرها، وتعم
امتي في ولايته عمة لم تنعمها قط»

(أخرجه ابن أبي شيبة في مصنفه ١٩٩/١٥ ورواه لقا
ابنات، وهو معروف في النسخ، مرفوع في النسخ فبنت كما لا يخفى)

(١٢) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال:

«قال رسول الله ﷺ يخرج رجل يقال له السقياس،
في عمق دمشق، وعامة من ينحه من كلب فيقتل حتى

يقتر بفلان النساء ويقتل الصبيان، فتجتمع لهم قيس،
فيقتلونها حتى لا يجمع دم قلعة، ويخرج رجل من أهل
بني في الحرة، فيلع السقياس، فيبعث اليه جنذا من
جنده، فيهرمهم، فيسير اليه السقياسي بمن معه، حتى
اذا صار بيضاء من الأرض، خسف بهم فلا ينجو منهم
الا المخبر عنهم»

(أخرجه الحاكم في المستدرک ٥٦٥/٣ وقال هذا حديث
صحيح الاسناد على شرط الشيخين)

(١٣) وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه يقول

«يكون فئة بعصدها من منها كما بعصده النعم
في المعدن، فلا تسموا أهل الشام، وسوا ظلمتهم، فان
فيهم الأمثال، وسيرسل الله اليهم سب من السماء،
فيغرقهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم، ثم يبعث
الله عند ذلك رجلا من عترة الرسول ﷺ في آت
عشر الفان ان قتلوا وعصمة عشر الفان كثروا

يقاتلهم أهل سبع رايات ليس من صاحب راية الا وهو
يطمح بالملك فيموت ويهرمون ثم يظهر الهدى
فيورد الله الى الناس الفهم ويعتصم فيكونون على
ذلك، حتى يخرج الدجال»

(أخرجه الحاكم في المستدرک ٥٩١/٣ وقال هذا حديث
صحيح الاسناد ولم يخرجاه)

(۱۳) وعن أبي معبد نافذ. مولى ابن عباس

﴿عن ابن عباس قال لا تمص الأياد واللآلى حتى يلى
منا أهل البيت ففى لم تلبسه الفتن ولم يلبسها قال
قلنا يا ابن العباس، تعجز عنها منبحكم وبأهلها
شأنكم؟ قال: هو أمر الله، يؤتبه من يشاء﴾

(رواه ابن ابی شیبہ فی مصنفہ ۱۹۶/۱۵، ورجلہ قات)

(۱۵) وعن سالم بن أبي الجعد:

﴿عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال بأهل الكوفة،
أنتم أجمع الناس بالمهدى﴾

(رواه ابن ابی شیبہ فی مصنفہ ۱۹۶/۱۵، وساندہ حسن ان
شاء اللہ)

(۱۶) وعن ابن سيرين قال:

﴿والمهدى من هدة الأمة، وهو الذى يؤم عيسى ابن
مريم﴾ (رواه ابن ابی شیبہ فی مصنفہ ۱۹۸/۵، وسندہ صحیح)

(۱۷) وعن قتاده رحمه الله قال:

﴿قلت لسعيد بن المسيب: المهدى حق هو؟ قال:
حق قلت: ممن هو؟ قال: من قریش. قلت: من أبى
قریش؟ قال: من بنى هاشم. قلت: من أبى بنى هاشم؟
قال من أبى عبدالمطلب قلت من أبى بى
عبدالمطلب؟ قال: من ولد فاطمة﴾

(رواه محمد بن حماد فی کتاب الفتن ۳۶۸/۱، وأبو عمرو الدانی فی
کتاب الفتن الواردة فی الفتن ۱۰۵۶/۳، وسندہ صحیح)

(۱۸) وعن ابراهيم بن ميسرة قال:

﴿قلت لطاوس عمر بن عبد العزيز المهدى؟ قال قد
كان مهدياً، وليس به، ان المهدي اذا كان، زيد المحسن
فى أحسناته، وتب عن المسمى من إساءته، وهو يذل
المال، ويشتد على العمال، ويرحم المساكين﴾

(رواه ابن ابی شیبہ فی مصنفہ ۱۹۹/۱۵، وسندہ حسن، واللہ اعلم)

(۱۹) وعن عبد الله بن شوذب قال:

﴿وفيل لمطر عمر بن عبد العزيز مهدى؟ قال لقد
بلغنا عن المهدى شىء، لم يبلغه عمر؟ قال يكفر المال
فى زمان المهدي فيأته رجل فبأسأله، فيقول له ادخل
فعد، فبأحد لم يعرج، فبى الناس شباعاً قال فبدم،
فيقول أما من بين الناس، فبرجع اليه فبأسأله أن بأخدمه
مأعطاه فبأبى، فيقول: أنا نعطي ولا فأخذ﴾

(رواه أبو عمرو الدانی ۱۰۶۳/۳، وسندہ حسن، محمد بن حماد فی الفتن)

(ابن ۳۵، ورجل صدقہ قات)

یہ چند احادیث و آثار ہیں جو امام مہدی کے بارے میں وارد ہوئے ہیں۔ اور
در اصل یہ دریا کا ایک چھوٹا حصہ ہیں۔ اور اگر اس مسئلہ کی تمام احادیث و آثار و تتبع کیا
جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔

ان روایات کی بنیاد پر جمہور اہل امت والجمہ مت کا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی
قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔

دلیل میں چند علماء اور محدثین کے اساتذہ کرامی اور امام مہدی کے بارے میں
ان کے اقوال، مسلک اور طرز عمل ذکر کیے جاتے ہیں:

الأرض عدلاً، وأنه يخرج مع عيسى عليه السلام،
فيساعده على قتل الدجال باب البهار في فلسطين،
وأنه يؤم هذه الأمة، وعيسى يهلى خلفه، في طول من
قصته وأمره ﴿

(راجع فتح الباری ۳/۶، والحاوی للفتاویٰ ۱۶۵/۲)

(۹) وقال الإمام أحمد بن محمد بن محمد بن سليمان الخطابي
(توفي ۳۸۸ھ) في شرح حديث كافي الرضا (۲۹۶/۴)
في قوله "يتفارب الزمان" أراد به زمان المهدي لوقوع
الأمس في الأرض، فاستلذ العيش عند ذلك لا تبسط
عبدله، فستقصر مدته، لأنهم يستقصرون مدة أيام
الرخاء وإن طالَّت ﴿

(۱۰) امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحلی کہ انیس پوری متوفی ۴۵۵ھ
انہوں نے اپنی مشہور کتاب "المستدرک علی الصحیحین" میں امام مہدیؑ
پر متعدد احادیث ذکر کر کے ان کی صحیح کی ہے۔

(۱۱) امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ
انہوں نے ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے جس میں امام مہدیؑ سے متعلق
چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

قال الحافظ البيهقي في حطة رسالته "العرف الوردي
(۱۳۳/۲ ضمن الحاوی للفتاویٰ)۔

في هذا جرح جمع في الأحاديث والآثار الواردة في
المهدي، لم يثبت فيه إلا بعض التي جمعها الحافظ

ابو نعیم، وردت عليه مالهة ﴿

(۱۲) حافظ ابو حنین احمد بن محمد بن منوی متوفی ۳۳۶ھ

آپ نے بھی امام مہدیؑ کے بارے میں یہ روایت فرمائی ہے۔ چنانچہ
حافظ ابن حجر فتح الباری میں (۲۱۳/۱۳) فرماتے ہیں

فيقال أبو الحسن ابن النجاشي في الجزء الذي جمعه
في المهدي، يحتمل في معنى حديث "يكون اثنا عشر
خليفة" أن يكون هذا بعد المهدي الذي يخرج في
آخر الزمان ﴿

(۱۳) حافظ ابو عمر عثمان بن سعيد المقرئ الدانی متوفی ۴۴۳ھ

آپ نے اپنی کتاب السنن وروای فی السنن، باب ما رواه
ابن فضال "باب ما رواه ابن مہدی کے نام سے قائل ہیں کہ اس میں امام مہدیؑ سے
بارہ سے کثیر احادیث و آثار ذکر کیے ہیں۔

(۱۴) امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی متوفی ۴۵۸ھ

انہوں نے اپنی کتاب السنن میں اس حدیث کی روایت فرمائی ہے۔ نیز
ابن عبد اللہ فرماتے ہیں (کما نقله عنه ابن القيم في المدار العقب
(۳۳۱/۲)

فيصريح به يحيى حديث "للمهدي الاعيسى" محمد بن
عالم هذا، وقد قال الحاكم أبو عبد الله هو مجهول،
ولقد اختلف عليه في اسناده، والأحاديث على
خروج المهدي أصح أسناداً ﴿

(۱۵) وقال الامام القاسمي عباص بن موسى (متوفى ۲۵۳ھ)

في كتابه المنشاء بحقوق المصطفى (۱۶۰/۳-۱۶۲) مع شرحه للمصنفين

﴿واخبر بملك بني أمية، وولاية معاوية ووصاه

وعروج المهدي﴾

(۱۶) امام عبد العظيم بن عبد القوي منذري متوفى ۶۵۶ھ

سوں نے اپنی کتاب "مختصر من بی ۱۰۰" میں امام مہدی کے بارے میں امام ۱۰۰۰ فی روایت ردہ فی حادیث یہ سبوت یا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ احادیث ان کے نزدیک قابل اعتبار نہ تھیں۔ یہ روایت سند میں کلام ہوتا وہ اس کو ضرور ذکر کرتے ہیں۔

(۱۷) امام شمس الدین محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ

"پہلے اپنی کتاب "النداء" توفی ۶۷۱ھ میں "سورۃ حشر" میں امام مہدی کے خرم و علامات قیامت میں سے شریا ہے، مختلف ابواب سے تحت ان کا تفصیل سے آیا ہے، اور اس سلسلہ کی متعدد حادیث جمع کی ہے۔ مختلف فصل کے شروع میں وہ فرماتے ہیں۔

﴿وأساقوله في حديث أبي هريرة بن عمار لرحل بن لركم

والصفا، فهو المهدي الذي يخرج في آخر الزمان على

ملائكة، ويملك الدنيا كلها، والله أعلم﴾ (۶۰۷)

اور حدیث "لامہدی الاخی" پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿والاحاديث عن النبي ﷺ في المصير على خروج

المهدي من عترته من ولد فاطمة، ثابتة، أصح من هذا

الحديث، فالحكم لها دون غيره وباحتمال أن يكون معنى

قوله لا مهدي الا عيسى بن مريم كاملاً معصوماً الا

عيسى، وعلى هذا تجمع الاحاديث﴾

(۱۸) وقال الامام تقي الدين أحمد بن عبد الحلیم بن نعيمه

(متوفى ۷۲۸ھ فی کتاب "شہاج التہذیب" ۲۱۱/۳۰)

﴿ان الاحاديث التي يحتاج بها على عروج المهدي

احاديث صحيحة، رواها أبو داود والترمذي وأحمد

وغیرهم، وهذه الاحاديث غلط فيها طوائف

طائفة أنكروها، واحتجوا بحديث ابن ماجه لامهدي

الاعيسى وهذا الحديث ضعيف، وليس مما يعتمد

عليه، الثاني أن الاثنى عشرية الذين ادعوا أن هذا

هو مهديهم اسمه محمد بن الحسن

الثالث: أن طوائف ادعى كل منهم أنه المهدي

المشروب﴾

(۱۹) امام شمس الدین محمد بن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ

انہوں نے اپنی مشہور تصنیف "اسرار صغیر فی مہجۃ الصغیر" کے اخیر میں امام مہدی کے بارے میں مفصل کلام کیا ہے۔ اس میں وہ متعدد احادیث نقل کیے ہیں۔ بعد رقمطراز ہیں۔

﴿وهذه الاحاديث اربعة اقسام: صحاح، وحسان

وغرائب، وموضوعة

وقد اختلف الناس في المهدي على اربعة اقوال أحدها

أنه المسيح بن مريم، وهو المهدي على الحقيقة

واحتج أصحاب هذا بحديث محمد بن خالد الحنظلي

المستقدم، وقد بہد حالہ وانہ لا یصح، و لو صح لم یکن فیہ حرجہ

الناسی انہ المہدی الذی ولی من بنی العباس، وقد انتہی زمانہ، واحتج أصحاب ہذا القول بما رواہ ف ذکر احادیث، ثم قال وهذا الذی قبلہ لو صح، لم یکن فیہ دلیل علی أن المہدی الذی تولی من بنی العباس

هو المہدی الذی یخرج فی آخر الزمان القول الثالث: انہ رجل من اہل بیت النبی ﷺ، من ولد الحسن بن علی، یتخرج فی آخر الزمان، وقد امتلأت الارض جوراً وظلماً، فیملاها قسطاً وعدلاً، واكثر الاحادیث علی هذا الدل

(۲۰) حافظ ابو القاسم احمد بن محمد بن علی بن شیعہ متوفی ۳۷۷ھ

نہیں ہے۔ یہ مشہور و معروف کتاب اہل بیت و نہایت اہم کتاب ہے جس میں کتاب احسن و موافقہ مستفیض باب میں امام مہدیؑ کی تاریخ و حالات کا بیان ہے۔

فحصل فی ذکر المہدی الذی یكون فی آخر الزمان، وهو احد الصلحاء الراشدين والامة المہدیین، وليس بالمستظر الذی ترعم الروافض وتترحن ظهورہ من سرداب فی سامرا، فان ذاک مالا حقیقۃ لہ ولا عن ولائہ اماما مذکورہ، فقد بطلت بہ الاحادیث المرویۃ عن رسول اللہ ﷺ انہ یكون فی آخر الدهر و اظہر ظهورہ یكون قبل لول عیسیٰ ابن مریم، کما دلت

علی ذلك الاحادیث

پر آپ نے اس سے اس حدیث کا حوالہ دیا ہے کہ: "ان میں سے سے متعدد احادیث کو صحیح اور قابل اعتبار قرار دیا ہے۔"

آپ نے امام حسنؑ کے بارے میں یہ مستقل رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔ چنانچہ مہدیؑ کے متعلق قرآن و حدیث سے ہوتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿والمقصود أن المہدی المملوح الموعود بوجودہ فی آخر الزمان، یكون أصل عروجه وظهورہ من ناحية المشرق، ویایع لہ عند البیت کما دل علی ذلک علی الحديث. وقد اوردت فی ذکر المہدی جرۃ اعلیٰ حدة ولله الحمد﴾

(۲۱) حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ثمالی متوفی ۸۰۷ھ

آپ نے مجموعہ "امام مع جود" میں امام مہدیؑ کے متعلق یہ حدیث کی تصحیح کی ہے۔

(۲۲) وقال الامام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی

(متوفی ۸۵۲ھ) فی فتح الباری (۱۳/۲) فی شرح حدیث اسیر مرفوعاً لا یأتی علیکم زمان الا لادی بعدہ شرمہ و سدد من حیال فی صحیحہ ہاں حدیث اسیر علی عمومہ بالاحادیث الراودۃ فی المہدی وانہ یملا الارض عدلاً بعد ان ملئت جوراً (سفل ذلک عن ابن حبان، وافرہ علیہ وهو دلیل علی اعتقادہ صحۃ ذلک کما لا یخفی)

(۲۳) وقال الامام ابو عبد الله محمد بن حنفية الانسي

(متوفى ۱۶۷ هـ) في شرحه لصحيح مسلم انكم كنتم

تسمعون ۲۶۱ في شرح حديث كيف انتم في قول عيسى بن

مريم فيكم وامامكم مكرم مكرم

فيكونه وامامكم مكرم فلهذا في الآخر من ربه

حبيب بن عيسى فيقول مبرهم الحديث

قلت في من العربي وقليل بعثي امكم من قريش

وقليل بعثي لامام المهدي. لدى صح فيه حديث

لترمدي من طريق ابن مسعود وبنو هريرة وقال

ابن العربي وما قيل به لمهدي من بني جعفر لا يصح

وامام هو لمهدي لاني في حواله من

(۲۴) حافظ جمال الدين عبد الرحمن بن ابني بركسيه في متوفى ۹۱۱ هـ

آپ نے بھی ممدن پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں سورت رند

احادیث و آثار اور حدیث جمع ہیں اور اس کا نام احرف ہندی فی اخبار

ہندی رکھا ہے۔

(۲۵) صاحب خزائن علی بن حسام الدین المتقی البندی متوفی ۹۷۵ هـ

انہوں نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔

قال في حرمي لاسي لاشرط لاسي

والقد ذكر الشيخ علي المنقي في رساله له في

امير المهدي في رساله حرج رجل بالهد دعوى له

المهدي لصغر واتبعه خلق كثير وظهر امره وظهر منه

ثم انه مات بعد مدة وان اتباعه لم يرحوا عن اعتقاد

هم قلت وقد سمعت كثير من القادمين من بلاد الهند

الى الحرمين بهم لى لان على ذلك الاعتقاد

(۲۶) امام ابو العباس احمد بن محمد بن حجر في متوفى ۹۷۳ هـ

آپ نے بھی ممدن پر حدیث پر رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس کا نام

في قول المتوفى في حدیث ممدن

اس مقدمہ میں آپ نے

لمحاض في عدة طرق انه من ولد فاطمة كما ياتي واما حرج

المهدي من ولد العباس عيسى "فذكر حديث ثم قال

وهذه كذا ساقى عائذ ولا من انه من دريه من ولد

فاطمة لان حديثه كبر واصح من ان بعض الاتمه لفاطمة

ان كونه من دريه من ولد لموافق عنه

(۲۷) وقال العلامة ملا علي القاري

(متوفى ۱۰۱۳) في شرحه

فخر بن لعنه ان المهدي عنه السلام يظهر ولا في

الحرمين الشريفين ثم ياتي بيت المقدس فياتي الدجال

ويحضره في ذلك الحال فيقول عيسى عليه السلام من

المازلة الشرف في دمشق الشام ومحيي ابي قتال الدجال

فيمنه مصرية في الحال فيجتمع عيسى عليه السلام

بالمهدي وصي لاه عنه وقد اقيم الصلاة فيسير المهدي

لهمسي بالعهده فمع ممدن من هذه الصلاة اقيم لك

فان اولي وبهدي به

وقال أيعاضى المرقاة (۳۱/۹)

قوله ليرى عيسى بن مريم، بقول خبرهم "ابى المهدى" ﴿

(۲۸) وقال العلامة عبد الرؤف المناوى:

(توفى ۳۵۶ھ) ان يرضى القدرين مع مع (۲۷۹/۶)

﴿و أخبار المہدی کثیرہ شہیرہ، افرہا غیر واحد فی

التألیف قال السہودی، وبتحصل مما ثبت فی الأخبار

أنه من ولد فاطمة ولى أبى داؤد أنه من ولد الحسن

نبيه - أخبار المہدی لا یصار ضہا خبر - لامہدی

الاعیسی بن مریم، لأن المراد به كما قال القرطبی:

لامہدی كاملاً معصوماً الاعیسی وقال المناوی

ایضاً (۳۰/۵)

﴿ان نزول عیسی لقتل الدجال یكون فی زمن المہدی،

و یصلی عیسی خلفه، كما جاء به الأخبار و جرم به

جمع من الأخبار﴾

(۲۹) علامہ محمد بن عبد الرسول بن عبد اسید برزنجی متوفی ۱۰۳۰ھ

آپ نے اپنی کتاب "اشادہ شاہد" میں ارکان امام مہدی کو قیامت

کی علامات میں سے شریعت پر ایمان کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ یہ انہوں نے

احادیث مہدی کو حوالہ فرمایا ہے۔

قال فی (ص ۸۷)

﴿الباب الثالث فی الاشراف العظام والامارات القریة

التي تعقبها الساعة، وهي کثیرة، فمنها المہدی،

آپ نے یہاں پر بیان کیا کہ "ان کے بعد امام مہدیؑ کی آمد ہوگی۔"

وهو اولها واعلم أن الاحادیث الواردة فيه على اختلاف

رواياتها لا تكاد تنحصر، فقد قال محمد بن الحسن

الاسودی فی كتاب مناقب الشافعی "قد تواترت

الأخبار عن رسول الله ﷺ بذكر المہدی، وأنه من

اهل بيته ﴿

وقال ایضاً (ص ۱۱۴)

﴿قد علمت أن أحادیث وجود المہدی، وخروجه آخر

الزمان، وأنه من عنرة رسول الله ﷺ من ولد فاطمة

عليها السلام بلغت حد التواتر المعنوی، فلا یحیی

لأنكارها﴾

(۳۰) علامہ محمد بن احمد غفر بنی متوفی ۱۱۸۸ھ

ہوں۔ عقیدہ میں شہرت، کتاب لیسامع الاسرار لہیہ و سوطع

الاسرار لاثربہ، جو ائمہ اربعہ سے منقول ہے، میں "مہدیؑ کی آمد کی

وقیامت کی علامات کبریٰ اور اہل بیت و ائمہ کے مقام میں سے شریعت پر

انہوں نے احادیث امام مہدیؑ کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

قال فی (۸۴/۲)

﴿قد كثرت الأقوال فی المہدی، حتی قيل لامہدی

الاعیسی، والصواب الذي عليه أهل الحق أن المہدی

غير عیسی، وأنه یخرج قبل مولد عیسی عليه السلام،

وقد كثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر

المعنوی، وشاع ذلك بين علماء السنة حتی عد من

معتقديهم وقد روى عن ذكر من الصحابة وغير

طریقہ مذکور بتاتے ہیں کہ یہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے تھا۔
 ان کی نظر میں یہ مذکور ہو گیا تھا کہ وہاں کے لوگوں نے
 اس نے منہ سب معلوم ہوا کہ اس کے متعلق بعض مسلمانوں میں
 جائیں کہ شبہات کا شیعہ کا مختصر و مجمل جواب ہو جائے

اس طرح ان صحیحین کا تعلق باقیوں ہونا تھا کہ اس طرح ان میں
 ایمانی ہے۔ اور جس طرح بعض متکثرین تھے صحیحین کا تو قائل تھا کہ ایمان نہیں
 سمجھا گیا ہی طرح متکثر غیر ظہور مہدی کا تو قائل تھا کہ ایمان نہیں ہو گا۔ بلکہ
 مراد جماعت سے ایمان جمہور کا ہے اور یہ جمہور کا تو مقدمہ جمہور کے قابل
 اعتبار نہیں سمجھا گیا، سو یہ ایمان دونوں قسموں سے چنانچہ ان تک علماء
 معتبرین و ائمہ محدثین مستثنیٰ میں سے کسی سے اس کی مخالفت نہیں لی۔ بعد
 حسب تہدیک مورخ مذکور ترمذی و ابویوسف و ابوہریرہ و ابوہریرہ و ابوہریرہ و ابوہریرہ
 ابوہریرہ نے جماعت کثیرہ سے دوسرے طریقہ متکثرین کو قائل کیا۔

(الحمد للہ ولہ العز والکبریٰ ۶: ۳۳۹-۳۴۰)

(۳۰) وقال الامام العلامة المحدث الكبير العقیہ راہد الکوثری

(متوفی ۱۲۳۷ھ) فی کتابہ نظرۃ عارۃ فی حقائق متکثرات من مکتب علیہ السلام
 نقل لا خفاء (ص ۱۲۲):

﴿و اما ما تواتر احادیث المہدی والدجال والمصیح،
 فلیس بموضع ریۃ عند اهل العلم بالحديث،
 وتشکک بعض المتکلمین فی تواتر بعضها، مع
 اعتزال المہم بحروب اعتقاد أن أشرار الساعة کثرا حق،
 فمن لفة غیر نهم بالحديث﴾

(۳۱) وقال العلامة المحدث الكبير شيخ الاسلام سراج احمد عسائی
 (متوفی ۱۳۶۹ھ) فی فتح مبینہ (۲۹۳۲) ج ۱ ص ۱۷۸
 عیسیٰ بن مریم، بقول امیرہم "ما نصہ"
 ﴿قوله بقول امیرہم "هو امام المسلمين المہدی
 الموعود المصعود"﴾

(۳۲) وقال العلامة المحدث محمد ادریس الکابردی

فی التعلیق الصبیح (۱۹۸۶) (متوفی ۱۳۳۹ھ)

﴿وبالجملة ان احادیث ظهور المہدی قد بلغت فی
 الکثرة حد التواتر، وقد نقضها الامة بالقول، فیجب
 اعتقادہ، ولا یسوغ رده و انکارہ، کما ذکرہ
 المتکلمون فی العقد الملامہ لی صاحب عقادہ
 علی المسلم﴾

یہ تیسری صدی ہجری سے ہے۔ پندرہویں صدی ہجری تک ہے چند علماء
 مت، اکابر محدثین کے اس میں درجہ ہجری کے ظہور، حدیث مہدی کے
 بارے میں اس نے قائل و عقائد سلف اور مقلدوں میں یہ تفسیر ہے
 اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ:

(ا) امام ترمذی متقی، ابن حبان، حاکم، بیہقی، منذری، ابن تیمیہ میں قرآن و
 قرطبی، ابن کثیر، بیہقی، ابن جریر، ابن خردادبہ، شافعی، صدیق، ابن حبان وغیرہم محدثین
 نے احادیث مہدی کوئی تردید نہ کی، بلکہ جہت کہا ہے۔

(ب) امام ابوہریرہ، ابن کثیر، ابن خردادبہ، شافعی، صدیق، ابن حبان وغیرہم
 راہ و ترمذی وغیرہم نے احادیث مہدی و تواتر قاریات۔ یا علماء میں تردید نہ کی، بلکہ
 حال اندین سیوطی نے مکتوبات میں اس کے متواتر ہونے کا نقل کیا ہے اس کی راست

۱۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۲۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۳۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۴۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۵۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔

۱۲۱۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۲۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۳۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۴۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۵۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔

۱۲۶۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۷۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۸۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۹۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۳۰۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔

ان کا اسم گرامی محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ آپ اہل بیت اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ آپ کے ہاتھ پر بیت اللہ اور مقام ابراہیمی کے درمیان بیعت ہو جائے گی۔

آپ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کچھ پہلے ظاہر ہوں گے، پھر نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دونوں کی ملاقات ہوگی اور عیسیٰ علیہ السلام آپ پر اقتدار میں یہ مبارک وقت میں آئے گا۔ آپ کے ظہور سے پہلے دنیا میں ظلم و ستم کا دور دورہ ہوگا اور آپ کی پوری دنیا میں صلہ و مصافحہ قائم رہے گی آپ کے زمانے میں دنیا میں مال و دولت کی انتہائی فراوانی ہوگی اور آپ کے عہد میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا۔

۱۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۲۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۳۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۴۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۵۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔

۱۲۱۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۲۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۳۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۴۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۵۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔

۱۲۶۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۷۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۸۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۲۹۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔
 ۱۳۰۔ مہدی کی ولادت کے بعد اس کی زندگی میں جو کچھ ہوگا وہ اس کی ولادت سے پہلے ہی متعین ہو جائے گا۔

مصنف ابن ابی حنیہ: ۱۹۵/۱۵۔ المغنی للشمس بن حماد: ۳۷۸-۳۷۵/۱۔ سنن ابی داؤد: ۳۲-۲۹/۵۔ سنن الترمذی: ۵۰۵-۵۰۶/۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۶۶/۲۔ مستدرک حاکم: ۳۶۵/۳۔ مجمع ابن حبان: ۲۹۲-۲۹۰/۸۔ مجمع الزوائد: ۳۱۸-۳۱۴/۷۔ شرح اللقی: ۸۷-۸۴/۱۵۔ البدایہ والنہایہ: ۳۹-۳۲/۱۰۔ العرف النورانی فی اخبار المہدی: ۱۳۳/۲۔

صحنہ اربعہ: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ سنن دارقطنی: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ سنن ابی یوسف: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ سنن ابی حنبلہ: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ سنن الترمذی: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ مستدرک حاکم: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ مجمع ابن حبان: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ مجمع الزوائد: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ البدایہ والنہایہ: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔ العرف النورانی فی اخبار المہدی: ۱۰۰-۱۰۱/۱۔

اشراف السلاطین للبرنجی ص ۸۷-۹۶۔ الاذیہ لما کان وما یكون
 بیننا یدی السلاطین لصدیق حسن ص ۱۱۲-۱۳۸۔ الفرد علی من کذب
 و ما یثبت سببہ و اوراق فی سببہ و مقیدہ و من سببہ و ما فی
 المہدی المفسر کلام العبد الحسن بن محمد العباد۔ اشراف السلاطین لیسف
 و بل ص ۲۵۹۔ و ما یثبت سببہ و مقیدہ و ما فی
 و ما یثبت سببہ و مقیدہ و ما فی و ما یثبت سببہ و مقیدہ
 و ما یثبت سببہ و مقیدہ و ما فی و ما یثبت سببہ و مقیدہ

مید محمد علی عبد

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۳/۶/۱۴

بائیں اشراف السلاطین

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان مقام اس مسئلے میں کہ

(۱) امام مہدیؑ سید عالم ہوں۔ مہدیؑ کا شمار مہدیوں کا شمار ہے یا حیثیت عتہ ہے یا نہ
 انہوں نے اپنی حشرات میں بہت وصاوت سے ان کا کیا یا سے شریک
 طور پر طاعت کی ہے

”و علاوہ علیٰ ہذا ان المحققین من الاشرافہ لم یعدوا بروا المسیح
 و اتیان المہدی من حمیدہ صاحب اعتماد علی اہل اللہ فہم
 بدکرہما صاحب المواقف و بعد علیہ لشرایح و کدک لہ
 بدکرہما العبد و لم یعد علیہ المحقق الدوامی اذ فیہب المہدی
 الامتس لہ یدمر فی العبود کما حقہ واللہ اعلم (۱)۔ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱
 نیز وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ تمہارے کہتے ہیں کہ مہدیؑ کے تعلق و وصیت
 باہل میں سے اسلام ہے۔ پس وہ میں ان کا میں نام میں نہیں ملتا ہے
 کے بعد جو نام میں صحیفہ مدیونہ میں ملتا ہے میں میں ملتا ہے
 سے ایک بیویوں و بیٹیوں کا نام میں میں ملتا ہے میں میں ملتا ہے

(۲)۔ کلام مہدیؑ ص ۱۰۰

(۲) اسی طرح علامہ اقبالؒ نے یہ بات کہ امیر ہے یا نبی مہدیؑ کی سببیت و
 مہدیؑ کے تعلق جو وصیت میں وہ یہ کہ ان کی وصیت کا تعلق میں وہ یہ
 تخیلات اور قرآن کی صحیح اہمیت سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہے۔

(۱)۔ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱

میں امت کا ہر قوم سے اپنی خدمات نہیں محدود بہت عام ہے۔
پانچویں خطبہ کے آخر میں لکھی ہے۔ (ص ۲۴۱-۲۴۲)

(۳) امام مہدیؑ کی آمد کے بعد امت میں اصلاحی کام ہونے لگے۔ امت میں
خیر و برکت ہوئی۔ پھر امت میں پانچویں خطبہ میں لکھا ہے۔
یہ خدمت ہے۔ پانچویں خطبہ میں لکھا ہے۔ پانچویں خطبہ میں
لکھا ہے۔ مسلمانوں کے لیے مسلمانوں کے لیے یہی ہیں اور اس پر ایمان
میں نہ ہوئی یہ صبر نہیں ملتا تو چوتھے پانچویں خطبہ میں لکھا ہے۔
بغداد میں پانچویں خطبہ میں لکھا ہے۔ پانچویں خطبہ میں لکھا ہے۔
سراغ میں لکھی ہے۔ (مجموعہ خطبات مہدیؑ ص ۱۵)

آج کل سے جو کچھ کہیں ہیں وہ سب سب کے سب پر تعمیلی تفکرات
ہوئے ان کے انکار کی حقیقت واضح فرمادی۔

بیہوا تو جروا

ایک خطبہ

الجواب حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

(۱) مولانا حمید اللہ مدنی مرحوم حضرت شیخ الحدیث مشہور شاہراہی
ہند کے عظیم مجددین میں سے ہیں جنہوں نے اسلام و مسلمانوں کے لیے رسول
قرآن کی ہیں، عظیم کارنامے انجام دیے ہیں اور اوصاف میں ہے کہ آپ صاحب
تکلیفیں اور صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ علمائے اہل حق و انصاف پسند حضرت نے ہمیشہ
ان کی خدمات و کارناموں کی قدر کی ہے اور ان کے لیے احترام کرتے رہے۔
لیکن اس سب سے باوجود یہ بات بھی اپنی جگہ ہائیک و حقیقت ہے۔
مولانا مرحوم کچھ شاندار نظریات و رائے افکار و تقررات بھی رکھتے تھے جو سمجھ و شعور
عقیدہ سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ ہمارے متعدد اکابر نے اس کی وضاحت کی ہے
ذیل میں اس سلسلہ کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

حضرت اقدس شیخ الاسلام صاحب دہلویؒ نے ایک مقام میں لکھتے ہیں
”تمام اہل فہم و رہب قلم و علم سے پروردگار دوست سے کہہ سکتا
مرحوم کی حقارت کو کچھ کر سکتا تھا۔ اس پر وہ اتنی بات قائم
نے فرمائی کہ جب تک اس کو اصول اور مسلمات اسلامیہ اور ضروریات
دین و عقائد، مثال اہل سنت و جماعت کے درمیان تو ہر پرچہ نہ
میں۔ اور اہل بدعت و انحراف کے خلاف اس کی کام و حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ

حضرت شیخ الحداد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اسلاف و اکابر دوح بندہ کا مسلک بھی نہ سمجھیں جب تک اس کوئی پر اس کو کس نہ لیں۔"

[illegible][illegible]

“وأبدي من الآراء العنصرية، والأفكار الشاذة في
السياسة والاجتماع والثقافة والإصلاح ما لم توافق
أكثر أصدقائه، وقادة المسلمين وزعمائهم، واتبع
الطريق بينه وبين العلماء والزعماء. وكان يرى اقتباس
الحط الملاطيسي، واتخاذ لباس الأفريقي تعاديا من
فرع لباس وطني.”

ای طرح دست نہ تا ملحق شدتی پہنی صاحب مظلوم شہدائے کربلا میں
(ص ۸۹) فرماتے ہیں

”اسی طرح مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم چونکہ حضرت شیخ ابن ہند کی تحریک کے رنگین رنگین رہے ہیں اور آزادی ہند کے لیے انہوں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں، اس لیے علماء دیوبند نے اس جہت سے ہمیشہ ان کی قدر وانی کی ہے، اور جہاں آزادی ہند کے لیے علماء دیوبند کی جدوجہد کا ذکر آتا ہے وہاں مجاہدین کی فہرست میں مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم کا نام بھی شامل ہوتا ہے۔

لیکن مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم کے نظریات میں دینی اقتدار سے وہ تعلق نہ تھا جو علماء دین بدکار طرز اختیار رہا ہے۔ اسی لیے وہ بعض عقائد و احکام میں وقتاً فوقتاً جاوے اعتدال سے بہت جاتے تھے۔ احقر نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ

اللہ علیہ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کسی ایسے ہی نظریے کا اعلان کر دیا تھا جو جمہور علمائے امت کے خلاف تھا تو حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نشان و نشانِ موت کھو ش کیا۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں علی الاعلان اپنی غلطی کا اعتراف اور تدامت کا اظہار کیا۔

(ب) اسلام کے پہلے دور میں مہدیؑ کا کہیں نام تک نہیں ملتا، اس دور کے بعد جو کتابیں صحیح اور ضعیف حدیثوں کی جمع شدہ ہیں ان میں تلاش کرنے سے ایسی کتابیں روایتیں ملتی ہیں۔

پچھلے صفحات میں ہم نے امام مہدیؑ کے بارے میں متعدد احادیث اور آثار صحابہ و تابعین صحیح اور قابل اعتماد اسناد سے ذکر کر چکے ہیں ان میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ لوگ اس زمانہ کے اکابر سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا عمر بن عبد العزیز مہدیؑ ہیں۔ یہ سب اس کی واضح دلیل ہے کہ قرون اولیٰ میں یہ شائع واقع تھا، اور کیوں نہ ہو جبکہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ظہور مہدیؑ ثابت ہے۔

نیز ہم یہ بھی ذکر کر چکے ہیں کہ فہیم بن حماد کی التعلیق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد، ترمذی ابن ماجہ، مسند احمد وغیرہ میں احادیث مہدیؑ کی ایک بڑی تعداد مذکور ہے۔ نیز صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، مسند رک حاکم وغیرہ کے مصنفین نے احادیث مہدیؑ کی روایت کی ہے جن کے مصنفین نے صحت کا التزام کیا ہے۔ جبکہ اول الذکر کتابیں نیز صحیح مسلم بالکل حقیقہ میں ائمہ کی تصنیفات ہیں۔

لہذا ان سب کے ہوتے ہوئے مذکورہ قول کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اس کا قائل حقیقت سے بالکل ناواقف ہے، اور اپنی لاعلمی کو دوسروں پر جھٹ بانا چاہتا ہے۔

(ج) ”مگر ان میں سے صحیح ایک بھی نہیں ہے۔“

احادیث مہدیؑ کے بارے میں امت کے ہاتھ اور اکابر محدثین کے اقوال و ارشادات آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ لہذا مذکورہ بات پر مزید تبصرہ کی چنداں حاجت نہیں ہے۔ (د) علامہ اقبال مرحوم عقائد و اعمال اہل السنۃ والجماعہ کے سلسلہ میں قدوہ اور کسوٹی نہیں ہیں۔ نہ وہ احادیث کی تصحیح و تضعیف کے میدان میں قابل استناد ہیں۔ بالخصوص امت کے جمہور محدثین و علماء نے جن احادیث کو صحیح مانا ہے علامہ کا ان کو رد کرنا کوئی حیثیت اور وزن نہیں رکھتا۔ بلکہ محض اپنے خیال و وہم سے اس طرح احادیث کو رد کر دینا

نہایت جہالت اور فطرتاً ہی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن کی صحیح اسپرٹ سے ان احادیث کو کوئی سروکار نہیں، تو اس کے بارے میں مختصر عرض یہ ہے کہ امت کے جمہور علماء جن کے فہم قرآن پر امت کو اعتماد ہے، انہوں نے ان احادیث میں قرآن کی صحیح اسپرٹ کے خلاف کوئی بات محسوس نہیں کی۔ یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ احادیث نبویہ جو دراصل قرآن ہی کی تشریح ہیں، وہ قرآن کی صحیح اسپرٹ کے خلاف ہوں۔

(در اصل اس موقع میں ہمیں علامہ مرحوم کی اس بات پر عملدرآمد ہونا چاہیے جو آپ نے اس خطا کے شروع میں فرمائی ہے کہ:

”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں۔“

(۳) ”انظار مہدی و مسیح“ اس وقت ہمارے پاس نہیں ہے۔ معلوم نہیں اس کے مصنف نے مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی یہ بات کہاں سے نقل کی ہے اور اس کی سندی حیثیت کیا ہے۔

ہاں یہ بات اپنی جگہ مشہور اور بالکل درست ہے کہ مولانا مرحوم بہت مسائل میں جمہور امت کے خلاف شاذ نظریات اور تقررات رکھتے تھے۔ چنانچہ ان میں سے بعض مسائل میں ان کے موقف کی رد میں حضرت ائمہ علامہ محدث کبیر مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ نے ایک مقالہ بھی تالیف فرمایا ہے، جو مشکلات القرآن (از امام انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ) کے مقدمہ تہجد البیان میں شامل ہے۔ اسی طرح دوسرے حضرات علماء نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

جہاں تک اس اقتباس کا تعلق ہے تو اس اقتباس کے مطابق دینی مسلمات میں سے کسی چیز کا انکار محض اس وجہ سے کر دینا کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے، نہایت خطرناک و زاتحانہ اور گمراہ کن ہے۔ اگر ہر چیز کا ثبوت اس پر موقوف ہے کہ قرآن کریم میں اس کا صراحتاً ذکر ہو تو پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا اصلوات والسلام کی کون سی

ضرورت پائی رہ جاتی ہے۔

ایسے موقع پر ہمیں آپ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بار بار پڑھنا چاہیے:

عن المقدم بن معدی کرب قال:

﴿محرم رسول اللہ ﷺ یوم غیر اشہاء، ثم قال:

یوشک أحد أن یکذبني وهو متکي، علی أریکته یحدث

یحدثني، فيقول: بینا و بینکم کتاب اللہ فما وجدنا فيه من

حلال استحلناه وما وجدنا فيه من حرام حرّمناه الا وان

ما حرم رسول اللہ مقل ما حرم اللہ﴾

واخرجه الامام احمد في في مسنده: ۳۲۹/۲۸ بسند صحيح، وابن

سنان في صحيحه: ۱۰۶/۱ والحاكم في المستدرک

۱/۱، ۱۹۱/۱ وقال: (الاه صحيح)، والله اعلم بالصواب

سید احمد علی مدنی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۱۸/۶/۲۳

فہرست مآخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	تفسیر ابن کثیر	علامہ ابن کثیر
۲	بخاری شریف	امام بخاری
۳	مسلم شریف	امام مسلم
۴	ترمذی شریف	امام ترمذی
۵	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد
۶	سنن ابن ماجہ	امام ابن ماجہ
۷	مسند ابویعلیٰ	امام احمد بن علی البغوی
۸	مشکوۃ المصابیح	خطیب تبریزی
۹	مرقاۃ المفاتیح	ملا علی قاری
۱۰	العلیق الصبح	مولانا محمد ادریس کاندھلوی
۱۱	مظاہر حق جدید	مولانا عبداللہ جلاویہ قازمی پوری
۱۲	ترجمان السنہ	مولانا سید بدر عالم میرٹھی
۱۳	مصنف لابن عبدالرزاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی
۱۴	بذل الجہود فی حل ابی داؤد	مولانا غلیل احمد سہارنپوری
۱۵	کتاب الفتن	شیخ نعیم بن حماد
۱۶	الاشیاء الاشرار الساد	سید محمد بن رسول البرزنجی
۱۷	اشیاء الساد	شیخ یوسف بن عبداللہ الوائیل

۱۸	کتاب المہربان فی علامات مہدیؑ	شیخ علی تقی ہندی
۱۹	القول المختصر فی علامات المہدیؑ المفسر	علامہ ابن حجر عسقلانی
۲۰	مقدمہ ابن خلدون	علامہ ابن خلدون
۲۱	امداد الفتاویٰ	مولانا اشرف علی تھانوی
۲۲	آثار القیام فی شیخ الکرامہ	نواب صدیق حسن خان
۲۳	علامات قیامت اور نزول مسیح	مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
۲۴	عقیدۃ المسلم فی ضوء الکتاب والسنۃ	تاج محمد بن عبدالرحمن العروس
۲۵	الحادی للفتاویٰ	علامہ جمال الدین سیوطی
۲۶	حکامہ الاسلام	مولانا محمد ادریس کاندھلوی
۲۷	الذکر	امام قرطبی
۲۸	اختلاف امت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
۲۹	آپ کے مسائل اور ان کا حل	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
۳۰	شرح تفسیر المفسر	علامہ ابن حجر عسقلانی
۳۱	احساب قادیانیت	مفتی علامہ کرامی تحریرات کا مجموعہ
۳۲	حضرت امام مہدیؑ	مولانا ضیاء الرحمن فاروقی
۳۳	انتظار مہدیؑ و مسیح	تنہا عیادی بھیجی
۳۴	ظہور مہدیؑ ایک اعلیٰ حقیقت	مولانا حمید قر
۳۵	ماہنامہ ابلاغ	ترجمان دارالعلوم کراچی

کتابوں کی لائبریری میں

مثالی ادارہ اپنے رکشش ملکات اور مجتہدین سموز
واقعات، ہزاروں کتابوں کی کتب خانہ میں کتابوں کا
مثالی مشمول اور سیکڑوں کتابوں کے مطالعے کا چور

مؤلف
مولانا مفتازون مفاویہ

بیش العلوم

پتہ: آفس ۲۰۰ - جامعہ روز پورک پانی انارکلی، لاہور فون: 7352482
دکان نمبر ۱۱۱، محلہ کیمٹ غزنی شریف، لاہور فون: 7352482
www.baitululoom.com

